مخزن المعارف

(جلد اول)

مولف

غلامِ علی

انجمنِ تحفظِ بنیادی عقائد شیعہ پاکستان

مخزن المعارف

(جلد اول)

مولف

غلامِ علی

انجمنِ تحفظِ بنیادی عقائد شیعہ پاکستان

پیشِ لفظ

ہر حمد خلاقِ اعظم، رزاق عالمین، معبودِ اکبر، مسجودِ حقیقی رب الا رباب، مسبب الاسباب، ربِ توحید، مولائے کُل امام حق علی المرتضیٰ جل جلالہ جل شانہ کے لیے۔۔۔۔۔

بے حساب و بے شمار درود و سلام محمدؐ و آلِ محمدؐ پر۔۔۔۔

مودتِ معصومینؑ ۲۔۱، بحرالفضل، مرگ بر مقصرین، مومن کا عقیدہ، فیضانِ ولایت، اسیرِ ناموسِ تبرا، عقائدِ جعفریہ، ناموسِ رسالت اور مسلمان، بے عجز بندگی کہ علیؑ کو خدا کہوں (جلد ۱)، معراج العزا، لمحہِ فکریہ، قندیلِ معرفت، گنجینۂ مودت، تذکرہِ حق، Blasphemy And Muslims، فضائل حیدری، عظمتِ نادعلی، جو مجھ پر بیتی، معدنِ بقا، کلماتِ حق، فضلِ ذوالجلال، شمعِ عشق، عقیدے کی جنگ، اعتقاداتِ شیعہ، عرش، علی اللہ جل جلالہ جل شانہ، بے عجز بندگی کہ علیؑ کو خدا کہوں (جلد ۲)، ضامنِ توحید، سکون عالمین، ضربِ مختار، سلطانِ واحد، ابوالاسلام، جامِ انوار، ربِ العزا، پوسٹ مارٹم، توحید درِ زندان اور انا عبدِ علی المرتضیٰ، مسکنِ نبوت و ولایت، حمدِ علی، گوہرِ ولایت، Divine Reality Of Welayat E Mutliqa، رب الانبیا کے بعد " مخزن المعارف " میری چوالیسویں کتاب کی صورت میں بارگاہِ محمدؐ و آلِ محمدؐ میں حاضر ہے۔۔۔ اس کتاب میں میں نے فضائلِ معصومینؑ، اقوالِ معصومینؑ اور عقائدِ حقا کی تشریح کو جمع کر کے شائع کیا ہے۔۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ ہر دور کے منکر، مقصر اور منافق ملاؤں اور مولویوں نے فضائلِ معصومینؑ چھپانے اور گھٹانے کی ناپاک کوششیں کیں۔۔ ہر دور کے بدبخت دین فروش مولوی فضائلِ معصومینؑ کو لوگوں سے چھپاتے رہے اور اپنی پرستش پر لوگوں کو مجبور کرتے رہے۔۔

ہر باطل قوت کی یہ کوشش رہتی ہے کہ لوگوں کو معصومینؑ کی اطاعت سے دور کر کے باطل پرستی کی دعوت دی جائے۔۔۔ میری روزِ اول سے یہی کوشش رہی ہے کہ وہ فضائل واقوالِ معصومینؑ جنکو منکر، مقصر اور منافق چھپاتے ہیں ان کو اپنی کتابوں کے ذریعے دنیا کے سامنے لاتا رہوں۔۔ یہی وہ نوکری ہے جو مولاؑ مجھ سے لے رہے ہیں۔۔۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ معصومینؑ کے فضائل کا انکار یا معصومینؑ کے فضائل پر شک صرف وہی شخص کرتا ہے جو اصلاً ونسلاً حرامی ہوتا ہے۔۔۔ کوئی حلال زادہ محمدؐ وآل محمدؐ کے فضائل اور مناقب پر شک نہیں کر سکتا۔۔ میری ہر کتاب میں معصومینؑ کے فضائل اور معصومینؑ کی عظمت بیان کی گئیں ہیں۔۔۔ گویا میری ہر کتاب ایک میزان کے مانند ہے۔۔۔ جو حلال زادے معصومینؑ کے فضائل کا انکار نہیں کرتے وہ میر کتب کو تحفۂ عظیم سمجھتے ہیں اور جو حرامزادے لوگ معصومینؑ کے فضائل پر شک کرتے ہیں یا ان کا انکار کرتے ہیں ان کو میری کتب بہت ناگوار گذرتی ہیں۔۔ یعنی اگر حرامی اور حلالی کی پہچان کرنی ہو تو میری کتب سامنے رکھ دیں۔۔ اگر بندہ حلالی ہوگا تو فضائل پڑھ کر سبحان علی کہے گا اور اگر حرامی ہوگا تو فضائل معصومینؑ میں نقص نکالے گا۔۔ یعنی مولاؑ نے میری کتب کو حلالی اور حرامی کے بیچ میزان بنا دیا ہے۔۔ اور یہ سب مولاؑ کا ہی کرم ہے مجھ پر۔۔۔ یہ بھی ایک سچائی ہے کہ جو بھی شخص حق بیان کرتا ہے جو بھی بندہ معصومینؑ کی عظمت بیان کرتا ہے اور معصومینؑ کے دشمنوں پر تبرا کرتا ہے اس کو زمانے کے یزید بہت تکالیف پہنچاتے ہیں۔۔ ہر دور میں معصومینؑ کے حقیقی غلاموں کو وقت کے یزیدوں نے بڑی تکلیفیں پہنچایں ہیں۔۔ میرے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہو رہا ہے۔۔

مجھے فضائلِ معصومینؑ بیان کرنے کی وجہ سے اور دشمنانِ معصومینؑ سے دشمنی رکھنے کی پاداش میں جتنی اذیتیں اور تکالیف اس دور کے یزیدوں نے پہنچائی ہیں ان کا بیان کرنا یہاں ممکن نہیں یہ ایک قصۂ طولانی ہے جسے انشاء علیؑ کبھی بعد میں رقم کروں گا۔۔ یہاں بس اتنا بتاتا چلوں کہ حق کو کبھی زندان کی کال کوٹھری میں قید نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی عقیدۂ حق کو قبر میں دفن کرنا ممکن ہے۔۔ انسان کو تو مارا جاسکتا ہے مگر عقیدے کو نہیں مارا جاسکتا۔۔ میرے مولاؑ نے مجھے یہ نوکری عطا کی ہے کہ میں عقیدہ حق کا پرچار کروں اور جب تک مولاؑ نے توفیق دی میں یہ کام کرتا رہوں گا۔ منکر، مقصر، منافق اور باطل پرست قوتوں سے نہ میں کل ڈرا تھا نہ آج ڈرا ہوں نہ آگے کبھی ڈروں گا۔۔ ظالم یزیدی چاہے جتنا ظلم کر لیں مجھے حق گوئی سے نہیں روک سکتے۔۔ یہاں یہ بات بھی واضح کردوں کہ یہ میری چوالیسویں کتاب ہے اور آج تک میری جتنی کتابیں شائع ہوئی ہیں سب کی سب میری ذاتی سرمائے سے شائع ہوئی ہیں اور میں نے آج تک اپنی کسی کتاب کو بیچا نہیں ہے۔۔ کسی بھی انسان نے آج تک میری کتب کی اشاعت کے سلسلے میں کوئی تعاون نہیں کیا اور یہی بات میرے لیے باعثِ فخر ہے۔۔ میری تمام تر کتب کی نشر و اشاعت میں صرف اور صرف مولاؑ کی مدد شاملِ حال رہی ہے۔۔ اور مولاؑ کی مدد سے ہی میں لکھنے اور بولنے کے قابل ہوں۔۔ مولاؑ کا فرمان ہے کہ اپنے فقر پر فخر کرو۔۔ سو میں بھی اپنے فقر پر فخر کرتا ہوں۔۔

آخر میں بارگاہ محمدؐ وآل محمدؑ میں دعا گو ہوں کہ میری اس کتاب کو بھی میری پچھلی کتابوں کی طرح اپنی بارگاہ میں اعلیٰ و بلند درجہ عطا فرمایں اور میری اس کاوش کو بھی میری پچھلی کاوشوں کی طرح اپنی بارگاہ میں قبول، منظور اور مقبول فرمایں۔۔

آمین یا علیؑ رب العالمین۔۔

ناشرِ تبرا

غلامِ علی

Contact:www.twitter.com/ghulameali90

خطبۂ امیر المومنین مولا علیؑ در بارہٗ معرفتِ سجدہ

خالق حقیقی ربِ ال ارباب مسبب ال اسباب مولائے کائنات امام علی ابن ابی طالب جل جلالہ نے فرمایا:

عظیم ہے ہر وہ ذات جس نے مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔بلند و بالا ہے ہر وہ ہستی جس نے مجھے سجدہ کیا۔۔۔قابل عزت ہے ہر وہ مقام جس نے مجھے سجدہ کیا۔۔۔اعلیٰ ہر وہ رتبہ جس نے مجھے سجدہ کیا۔۔۔خالق نے خلق ہونے سے پہلے مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔رازق نے رزق دینے سے پہلے مجھے سجدہ کیا۔۔۔رب نے ربوبیت پانے سے قبل مجھے سجدہ کیا۔۔۔مخلوق نے اپنی پیدائش سے قبل مجھے سجدہ کیا۔۔۔جنت و جہنم نے اپنے وجود میں آنے سے قبل مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔عرش نے فرش ہوکر اور فرش نے عرش ہوکر مجھے سجدہ کیا۔۔۔آسمان نے آسمان ہونے سے قبل اور زمین نے زمین ہونے سے قبل مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔رات نے دن بن کر اور دن نے رات بن کر مجھے سجدہ کیا ۔۔۔ملایکہ کے انوار نے اپنی خلقت کے ہزار سال پہلے مجھے سجدہ کیا۔۔۔ ہر جاندار نے جان پانے سے قبل مجھے سجدہ کیا۔۔۔آدمؑ کے روح ربی نے آدمؑ کی تخلیق سے قبل مجھے سجدہ کیا۔۔۔حق نے اپنی تمام تر حقانیت کے ساتھ مجھے سجدہ کیا۔۔۔

تمام تر خدائیٔ نے ہمہ وقت مجھے سجدہ کیا۔۔۔ازل نے ابد تک اور ابد نے ازل سے مجھے سجدہ کیا۔۔۔بے نیاز نے نیازمند ہوکر نیازمند نے بے نیاز ہوکر مجھے سجدہ کیا۔۔۔وقت نے وقت سے پہلے اور زمان نے زمان سے پہلے مجھے سجدہ کیا۔۔۔تمام نبیوں کی نبوتوں نے مجھے سجدہ کیا۔۔۔

رسولوں نے رسالت پانے سے قبل مجھے سجدہ کیا۔۔۔پیغمبروں نے اپنی خلقت سے قبل مجھے سجدہ کیا۔۔۔

ظاہر نے پوشیدہ ہوکر اور پوشیدہ نے ظاہر ہوکر مجھے سجدہ کیا۔۔۔موت نے زندگی پانے سے قبل اور زندگی نے موت سے قبل مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔درد نے دوا پاکراور دوا نے درد لے کر مجھے سجدہ کیا ۔۔۔جنات نے اپنے تمام تر اسرار کے ساتھ مجھے سجدہ کیا۔۔۔انسان نے اپنی تمام تر عقل وفہم کے ساتھ مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔شعور نے بے شعوری میں اور بے شعوری نے شعور میں مجھے سجدہ کیا۔۔۔ہر واجب نے واجب جان کر ہر فرض نے فرض مان کر مجھے سجدہ کیا۔۔۔نور نے، روح نے، جسم نے، جان نے اپنی تخلیق سے بیشتر مجھے سجدہ کیا۔۔۔کافر نے مسلمان نے ہر انسان نے مجھے سجدہ کیا۔۔۔آبی نے خاکی نے فرشی نے عرشی نے سبھی نے مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔

ہر سجدے نے ادا ہونے سے قبل مجھے سجدہ کیا۔۔۔بیت اللہ نے محترم ہونے سے قبل مجھے سجدہ کیا ۔۔۔قیامت وصاحب و مالک قیامت نے ہمیشہ مجھے سجدہ کیا۔۔۔علم نے، عالم نے معلم نے ہر گام مجھے سجدہ کیا۔۔۔ہواؤں نے فضاؤں نے گھٹاؤں نے مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔مٹی نے، پانی نے، آتش نے ،سنگ نے مجھے سجدہ کیا۔۔۔ستارے نے، جابر نے، جبار نے، قہار نے، واحد نے مجھے سجدہ کیا۔۔۔احد نے، رحمٰن نے، رحیم نے مجھے سجدہ کیا۔۔۔

شکور نے، غفور نے، ظہور نے، غیور نے مجھے سجدہ کیا۔۔۔ ہر عبادت نے، ریاضت نے، کرامت نے مجھے سجدہ کیا۔۔۔۔ساجد نے ،مسجود نے ،عابد نے ،معبود نے مجھے سجدہ کیا۔۔۔تورات نے، زبور نے ، انجیل نے، قرآن نے مجھے سجدہ کیا۔۔۔

آفتاب نے، ماہتاب نے، دریا نے، کوہ نے مجھے سجدہ کیا۔۔۔عزت نے توقیر نے،حرمت نے ، شہرت نے مجھے سجدہ کیا۔۔۔تخت نے،تاج نے،سلطنت نے، حکومت نے مجھے سجدہ کیا۔۔۔معراج نے اپنے عروج پر مجھے سجدہ کیا۔۔۔ہر ہلاک ہونے والے نے ہلاکت سے بچنے کے لیے مجھے سجدہ کیا۔۔۔اذان نے، نماز نے ،کلمے نے مجھے سجدہ کیا۔۔۔ہر عاشق نے، ہر موالی نے،ہر مومن نے مجھے سجدہ کیا۔۔۔عیسیٰؑ نے،موسیٰؑ نے، شعیبؑ نے مجھے سجدہ کیا۔۔۔ابراہیمؑ نے،اسماعیلؑ نے، یوشعؑ نے مجھے سجدہ کیا۔۔۔دانیالؑ نے،سلیمانؑ نے،خضرؑ نے، ادریسؑ نے مجھے سجدہ کیا۔۔۔روشنی نے تاریکی مٹا کر اور تاریکی نے روشنی میں آ کر مجھے سجدہ کیا۔۔۔کائنات کے ہر زرے زرے نے ہمیشہ سے مجھے سجدہ کیا۔۔۔کسی نے جان کر کسی نے انجانے میں مجھے سجدہ کیا۔۔۔مگر مومن کہلایا وہ جس نے مجھے پہچان کر مجھے جان کر سجدہ کیا۔۔۔کافر ہے وہ جس نے میرے سوا کسی کو سجدہ کیا۔۔۔۔

(حوالہ: کتاب عرفان العقاید جلد ۲،صفحہ ۹۲،مولف مولوی عبدالعلی)

فرمانِ جناب سلمان فارسیؑ دربارۂ حقیقت ِ رزاق

جناب سلمان فارسیؑ فرماتے ہیں میرے مولا علیؑ رزاق متین ہیں۔۔۔علیؑ ایسے رزاق ہیں جو رزاقوں کب بھی رزق عطا فرماتے ہیں۔۔۔عالمین میں ایسا کوئی جاندار و بے جان نہیں جسے علیؑ رزق عطا نہ کرتے ہوں۔۔۔میرے مولاؑ موجودات کو رزق عطا کرنے میں کوئی تفریق نہیں کرتے۔۔۔علیؑ اپنوں کو بھی رزق عطا کرتے ہیں بیگانوں کو بھی۔۔۔وہ مومن کو بھی رزق دیتے ہیں کافر کو بھی۔۔۔کائنات میں جو جو موجود ہے علیؑ اس کو رزق عطا کرتے ہیں۔۔۔ملائکہ کو، جنات کو، انسانوں کو ،حیوانوں کو علیؑ کے طفیل ہی رزق ملتا ہے۔۔۔آسمانوں کو، زمینوں کو،عرش کو،فرش کو، سمندروں کو، دریاؤں کو،فصلوں کو، درختوں کو ہر محتاج رزق کو علیؑ ہی دینے والے ہیں۔۔۔جو مانگتا ہے علیؑ اس کو بھی رزق دیتے ہیں اور جو نہیں مانگتا علیؑ اس کو بھی رزق دیتے ہیں۔۔۔

علیؑ حیات کو رزق دینے والے ہیں۔۔۔علیؑ موت کو رزق دینے والے ہیں۔۔۔علیؑ روح کو رزق دینے والے ہیں۔۔۔علیؑ جسم کو رزق دینے والے ہیں۔۔۔علیؑ عقل کو رزق دینے والے ہیں۔۔۔علیؑ شعور کو رزق دینے والے ہیں۔۔۔علیؑ آب کو رزق دینے والے ہیں۔۔۔علیؑ خاک کو رزق دینے والے ہیں۔۔۔علیؑ عبادت کو رزق دینے والے ہیں۔۔۔علیؑ علم کو رزق دینے والے ہیں۔۔۔جس جس نے جہاں جہاں سے پایا ہے وہ علیؑ سے پایا ہے ۔۔۔پس لازم ہے کہ جس جس نے جہاں جہاں علیؑ سے پایا ہے وہ علیؑ کی بارگاہ میں شکر ادا کرے۔۔۔ بیشک رزاق شکر گذار بندوں کو دوست رکھتا ہے۔۔۔

(حوالہ: کتاب عرفان العقاید جلد ۲،صفحہ ۱۷)

فرمانِ جناب قمبرؑ دربارۂ حقیقتِ خالق

حضرت قمبرؑ فرماتے ہیں ہروہ شہ جو موجود ہے اور ہروہ شہ جوظاہری طور پر موجودنہیں ہے ان سب کے خالق مولاعلیؑ ہیں۔۔۔ ہر شہ جوخلق ہوئی ہے اسے علیؑ نے خلق کیا ہے۔۔۔ جو جو خلق ہو چکا جو جو خلق ہورر ہا ہے اور جو جو خلق ہونے والا ہے ان سب کے خالق اعظم مولاعلیؑ ہیں۔۔۔علیؑ چاہیں تو خود خلق کرتے ہیں اور جب چاہتے ہیں کسی کو بھی فنِ خاقت عطافرمادیتے ہیں۔۔۔

کائنات میں ایسی بہت سی اشیا ہیں جنھیں علیؑ نے براہ راست خلق نہیں کیا مگران اشیا کے خالقوں کے ذہنوں میں علیؑ نے راز خاقت نازل فرمادیا اور ایک معمولی بشر کو بھی خالق بنادیا۔۔۔علیؑ وہ ہیں جو خالقوں کو خلق کرنے کا ہنر عطا کرتے ہیں۔۔۔علیؑ خالقوں کے بھی خالق ہیں اور وہ جسے چاہتے ہیں خالق بنادیتے ہیں۔۔۔

(حوالہ: کتاب عرفان العقاید جلد ا، صفحہ ۳۹)

معراج اور عزادری

آیت اللہ العظمی رہبر معظم مولا محمد رسول اللہ جل جلالہ نے فرمایا شب معراج میں آسمانوں کا سفر طے کرتے ہوئے عرش پر پہنچا وہاں ایک پردہ تھا جس کے پیچھے میرے رب موجود تھے میں نے چاہا کہ اپنے رب سے گفتگو کروں۔۔۔تو پردے کی پشت سے آواز آئی اے حبیب رک جایئے تھوڑا ٹھہریے آپ کے رب عبادت میں مصروف ہیں۔۔۔پھر میں نے سنا کہ ہر طرف سے یا حسینؑ حسینؑ کی صدایں آنے لگیں اور گریہ وزاری کا ماحول پیدا ہوگیا۔۔۔

کچھ دیر بعد میں نے اپنے رب سے پوچھا یہ کیسی صدایں تھیں یہ گریہ وزاری اور عزاداری کون کر رہا تھا؟ میرے رب نے فرمایا ہم، ہمارے فرشتے اور ہماری تخلیق کردہ لاتعداد مخلوقات ہمہ وقت محوِ عزاداری حسینؑ ہیں۔۔حسینؑ کے غم میں عزاداری کرنا ہماری عبادت ہے۔۔۔یہ وہ عبادت ہے جو ہم پر لازم ہے۔۔۔اے حبیب حسینؑ آپ کی آل سے ہیں اور کربلا میں شہید کیے جایں گے اور ہر مخلوق پر حسینؑ کے غم میں ماتم کرنا اور گریہ وزاری کرنا لازم ہے۔۔۔ہم تب سے حسینؑ کی عزاداری کر رہے ہیں جب کوئی خاقت خلق نہ ہوئی تھی اور کسی موجود کا وجود نہ تھا۔۔۔عزاداری حسینؑ ہی وہ عبادت ہے جس نے خدا اور خدائی کے وجود کو زندہ رکھا ہے اور رزق حیات فراہم کیا۔۔۔۔رسول اللہؐ فرماتے ہیں کہ اپنے رب کے اس کلام کے بعد میں بھی محوِ عزاداری حسینؑ ہوگیا اور کافی دیر تک شب معراج پر عزاداری قایم رہی۔۔۔۔

(حوالے: حیاتِ انبیا جلد ۸ صفحہ ۴۲)

رنگِ کائنات

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم مولا محمد رسول اللہ جل جلالہ فرماتے ہیں کہ اللہ نے مجھے بتایا کہ حسینؑ میرا خون ہیں یعنی ثار اللہ ہیں اور اگر کربلا میں حسینؑ شہید نہ ہوتے اور میرا خون خاکِ کربلا پر نہ بہایا جاتا تو آج کائنات بے رنگ ہوتی۔ کائنات میں جتنے رنگ ہیں وہ میرے خون کے سبب ہیں۔۔۔ میں نے اپنے خون سے کائنات کی بے رنگ تصویر میں رنگ بھرا ہے۔۔۔

(حوالہ: کائنات کربلا صفحہ ۹۹۵)

عبدالحسینؑ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا علی رضا جل جلالہ نے فرمایا مولا حسینؑ کے غم میں گریہ و ماتم کرنا عزاداری کرنا بندگی کا ثبوت اور عبدیت کی معراج ہے۔۔ ہر عابد جب اپنی عبدیت کے نقطۂ کمال پر پہنچ جاتا ہے تو وہ عزادار بن جاتا ہے۔۔۔ عزاداریِ مولا حسینؑ وہ عبادت ہے جو معبود پر بھی واجب ہے ۔۔۔

(حوالہ: کائنات کربلا صفحہ ۹۹۷)

آلِ زینبؑ جل جلالہ

حضرت ابو بصیرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک روز دیکھا کہ امام جعفر صادق جل جلالہ کربلا کی طرف رخ کیے ہوئے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ اے آل زینبؑ تم پر سلام، اے آل زینبؑ تم صدا سلامت رہو۔۔۔۔ مین نے مولاؑ سے پوچھا کہ یا مولاؑ یہ آل زینبؑ کون ہیں جن پر آپ سلام کررہے ہیں اور ان کی سلامتی کے لیے دعا کر رہے ہیں؟ مولا صادقؑ نے فرمایا آل زینب دراصل عزاداری حسینؑ ہے۔۔۔ جناب بی بی زینبؑ عزاداری کی ماں ہیں۔۔ بی بی زینبؑ نے عزاداری کو خلق کیا اس کی پرورش کی اس کو پالا اس کی نگہداشت کی اس کو رزق فراہم کیا اور اسے قائم رکھا ہوا ہے۔۔ بی بی زینبؑ خالقِ عزاداری حسینؑ بھی ہیں۔۔ پروردگارِ عزاداری حسینؑ بھی ہیں۔۔ رازق عزاداری حسینؑ بھی ہیں۔۔ ضامن عزاداری حسینؑ بھی ہیں۔۔ ربِ عزاداریِ حسینؑ بھی ہیں۔۔۔۔

(حوالہ: مقتل ابو بصیر صفحہ ۱۰۵۰)

عزادار کا رتبہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا تقی جل جلالہ نے فرمایا مولا حسینؑ کے غم میں خلوص نیت کے ساتھ عزاداری کرنے والے عزادار کا رتبہ پچاس ہزار عام عبادت گذار انسانوں کے رتبے سے برتر ہے۔۔غمِ حسینؑ میں ایک بار کی گئی سینہ زنی اور گریہ وزاری کا ثواب دس ہزار رکعت اول وقت نماز ادا کرنے سے بھی زیادہ ہے۔۔۔غم حسینؑ میں طے کیے گئے مختصر ترین سفر کا ثواب پانچ ہزار حج ادا کرنے سے بھی زیادہ ہے۔۔۔اور عزاداری مولا حسینؑ کے درمیان جو لوگ زخمی ہو جاتے ہیں ان کا رتبہ اتنا ہی بلند ہے جتنا شہدائے بدر و احد کا ہے۔۔۔

(حوالہ: عرفان العقائد جلد۲، صفحہ ۸)

عزاداریِ مولا حسینؑ کے دشمنوں پر لعنت

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا جعفر صادق جل جلالہ فرماتے ہیں کہ مولا حسینؑ کی عزاداری کے دشمن دراصل اللہ کے دشمن ہیں۔۔۔عزاداری حسینؑ کے دشمنوں پر اللہ لعنت بھیجتا ہے

۔۔۔عزاداریِ مولا حسینؑ کے منکر اور دشمن یزید اور ابن زیاد کی باقیات ہیں۔۔لوگوں کو عزاداریِ حسینؑ سے روکنا یا اس کے خلاف زبان درازی کرنا گناہِ کبیرہ ہے اور کافروں کا شیوہ ہے۔۔۔جو شخص مولا حسینؑ کی عزاداری نہیں کرتا یا عزاداری سے روکتا ہے وہ خارج از اسلام ہے۔۔۔عزاداریِ مولا حسینؑ عظیم اور بلند ترین عبادت ہے اور عزاداری سے انکار کرنے والے اور عزاداری سے عداوت رکھنے والے جہنمی ہیں۔۔۔

(حوالہ: آداب شریعت صفحہ ۸۱)

غمِ حسینؑ میں خون کا پرسہ

ایک صحابی نے مولا امام حسن عسکری جل جلالہ سے سوال کیا کہ کچھ لوگ عشقِ مولا حسینؑ میں اپنے جسم کے بعض حصوں کو کاٹتے ہیں زخمی کرتے ہیں اور عشقِ حسینؑ میں اپنے جسم سے خون نکالتے ہیں۔۔ کیا یہ عمل جائز ہے؟؟ مولا امام حسن عسکریؑ نے فرمایا یہ بہت احسن عمل ہے اور اللہ کی پسندیدہ عبادت ہے۔۔۔ تمام معصومینؑ اس عبادت کو انجام دیتے رہے ہیں اور مومنوں کو بھی چاہیے کہ اس عبادت کی طرف رجوع کریں۔۔ عشقِ وغمِ مولا حسینؑ میں عزاداری کرنے کی کوئی بندش یا پابندی نہیں ہے ہر کوئی اپنے عشق اور مودت کے مطابق اس عبادت کو انجام دیتا ہے۔۔۔ اس عبادت سے بڑھ کر دوسری کوئی عبادت نہیں ہے۔۔۔

(حوالہ: اسرارِ شہادت، صفحہ ۱۰)

اندازِ عزاداری

آیت اللہ اعظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا موسیٰ کاظم جل جلالہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور کہا کہ دنیا میں بہت سے لوگ مولا حسینؑ کے غم میں عزاداری کرتے ہیں ان سب کے عزاداری کرنے کے اندز اور طریقے جدا جدا ہوتے ہیں۔۔ عربوں کا عزاداری کرنے کا انداز الگ ہوتا ہے تو عجم والوں کا جدا ہوتا ہے۔۔۔ مولا یہ فرمایں کہ عزاداریِ مولا حسینؑ صحیح طریقہ کیا ہے؟ مولا موسیٰ کاظم نے فرمایا عزاداری کرنے کے تمام انداز اور طریقے درست ہیں۔۔ ہر کوئی اپنے اپنے طریقے سے مولا حسینؑ سے اپنی محبت کا اظہار کرتا ہے ان سب کے اندازِ عزاداری مولا حسینؑ کی بارگاہ میں پسندیدہ ہیں۔۔۔ کائنات کی ہر مخلوق اپنے رنگ اور ڈھنگ سے عزاداری کرتی ہے۔۔۔ کسی کے بھی اندازِ عزاداری پر اعتراض کرنا غلط ہے۔۔۔ عزاداری پر اعتراض کرنے والے شیطان کے چیلے ہیں۔۔۔

(حوالہ: آداب شریعت صفحہ ۷۸)

(۱۷)

حضرت نوح کی عزاداری

کتاب حیاتِ انبیا جلد ۶ میں درج ہے کہ جب اللہ نے حضرت نوحؑ کو کشتی بنانے کا حکم دیا کہ سب سے پہلے کشتی میں ایک عزاخانہ بنایا جائے جہاں امام حسینؑ کا ذکر اور عزاداری کی جا سکے۔۔۔اس عزاخانے کی دیواروں پر تمام معصومینؑ کے نام لکھے گئے اور اس عزاخانے کی اوپری جگہ پر حضرت عباسؑ کا علم پاک بھی نصب کیا گیا۔۔۔جب طوفان آیا تو حضرت نوحؑ اپنے اصحاب کے ہمراہ اس عزاخانے میں آئے اور اللہ سے دعا کی کہ کربلا کے ۷۲ شہدا کے صدقے میں اس سفینے کے ہم ۷۲ مسافروں کو اس طوفان اور مصیبت سے محفوظ رکھیں۔۔اس کے بعد حضرت نوحؑ نے مولا حسینؑ کی مجلس پڑھی اور ان کے اصحاب نے گریہ و ماتم کیا۔نوحؑ اور ان کے ساتھی جب تک اس کشتی میں رہے مسلسل محوِ عزاداری حسینؑ رہے۔۔یہ واحد عبادت ہے جو اس کشتی میں انجام دی گئی۔۔

حضرت موسیٰؑ کی عزاداری

جناب ابو ذر غفاریؓ نے مولا علی جل جلالہ سے سوال کیا کہ اللہ جب حضرت موسیٰ سے ہمکلام ہوا تو سب سے پہلے کیا گفتگو کی؟ مولا علیؑ نے فرمایا اللہ نے سب سے پہلے موسیٰؑ کو مولا حسینؑ کی شہادت کی خبر دی اوان کے مصائب بیان کیے۔۔۔ موسیٰؑ جب بھی کوہ پر اللہ سے ہمکلام ہونے جاتے تھے تو اللہ مولا حسینؑ کے مصائب بیان کرتے تھے اور موسیٰؑ مولا حسینؑ کے مصائب سن کر آہ زاری کرتے ماتم وگریہ کرتے۔۔ مولا حسینؑ کے مصائب سن کر موسیٰؑ بے انتہا غمناک ہو جاتے اور اکثر شدتِ غم سے حضرت موسیٰؑ کی حالت غیر ہو جاتی اور وہ بے ہوش ہو جاتے۔۔۔ حسینؑ کے غم میں رونا اور غم منانا موسیٰؑ سمیت تمام انبیا کے کارہائے نبوت میں شامل تھا اور تمام انبیا کسی نہ کسی صورت میں مولا حسینؑ کی عزاداری قائم کرتے رہے ہیں۔

(حوالہ: حیات انبیا جلد ۶ صفحہ ۶۱)

اُم العبادات

آیت اللہ العظمیٰ رہبرِ معظم امام حق مولا علی نقی جل جلالہ نے فرمایا عزاداریِ مولا حسینؑ اُم العبادات ہے۔۔۔عزاداری تمام عبادتوں کی ماں ہے اور تمام عبادتوں سے برتر اور بہتر ہے۔۔۔کوئی عبادت عزاداری مولا حسینؑ سے برتر نہیں ہے۔۔۔مولا حسینؑ کی عزاداری تمام عبادتوں کی پرورد گار ہے۔۔غمِ حسینؑ میں عزاداری کرنا ہر حال، ہر صورت ہر وقت اور ہر مقام پر لازم اور واجب ہے۔۔۔ مولا حسینؑ کے غم عزاداری کرنا اعلیٰ ترین عمل اور بزرگ ترین عبادت ہے۔۔عزاداری وہ عبادت ہے جس کو انجام دینا اللہ پر بھی لازم ہے۔۔۔عزاداری مولا حسینؑ کے مقابلے میں کسی دوسری عبادت کی کوئی اہمیت نہیں یہاں تک کہ نماز و روزہ جیسی عبادتیں بھی درجے میں عزاداری سے کمتر ہیں۔۔

(حوالہ: آداب شریعت صفحہ ۴۰)

اللّٰہ کا رب

آیت اللہ العظمٰی رہبرِ برحق مولا علی رضا جل جلالہ نے فرمایا اللہ ربِ کائنات ہے اور مولا حسینؑ اللہ کے رب ہیں۔۔۔ حسینؑ اللہ کو پالنے والی ذات ہیں۔۔۔

حسینؑ نے اللہ کو وجود عطا کیا، حسینؑ اللہ کو رزق فراہم کرتے ہیں، اللہ کا تمام تر علم حسینؑ کا دیا ہوا ہے، حسینؑ اللہ کو قوتوں سے نوازتے ہیں، حسینؑ ہی اللہ کے تمام تر انوار کے خالق ہیں۔۔۔ اللہ نے جو کچھ حاصل کیا وہ حسینؑ سے حاصل کیا۔۔۔ اللہ کے پاس جو کچھ ہے وہ حسینؑ کا دیا ہوا ہے۔۔۔ اللہ کے پاس جو کچھ نہیں ہے وہ حسینؑ کے پاس موجود ہے۔۔ اللہ جو چیز اپنی مخلوق کو عطا نہیں کرسکتا وہ حسینؑ عطا کرتے ہیں۔۔۔ اللہ جس چیز پر قادر نہیں ہے اس پر حسینؑ قادر ہیں۔۔ اللہ کا وجود، اللہ کی تمام طاقتیں، اللہ کا اقتدار مولا حسینؑ کی مرہونِ منت ہے۔۔۔ حسینؑ کے بغیر اللہ کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔۔

مولا حسینؑ نے اللہ کو اپنا اکبر عطا فرمایا اور اللہ کو اکبر بنا دیا۔۔ اللہ کی اکبریت مولا حسینؑ کی دین ہے۔۔۔ اگر حسینؑ اللہ کو اکبر عطا نہ فرماتے تو اللہ اکبر نہ بن پاتا۔۔ اللہ مولا حسینؑ کا عبد ہے اور مولا حسینؑ اللہ کے معبود ہیں۔۔۔ اللہ حسینؑ کا عبادت گذار ہے اور اللہ کی تمام تر عظمت اور بزرگی اس کی عبدیت میں پوشیدہ ہے۔۔۔ اللہ کی شان ہی یہ ہے کہ وہ حسینؑ کا عبد ہے یہ عبدیت ہی اللہ کی معراج ہے۔۔ تمام کائنات خود کو اللہ کا حقیقی عبد بنانے کی کوشش میں مصروف رہتی ہے اور اللہ حسینؑ کا عبد بن کر حسینؑ کی عبادت میں مصروف رہتا ہے۔۔ مولا حسینؑ عالمین کے سب سے بڑے سخی ہیں اور اللہ مولا حسینؑ کے در کا سب سے بڑا گداگر ہے۔۔۔

(حوالہ: کتاب مناقب حسنین، صفحہ ۶۸)

اللہ کی حقیقت

مولا علی جل جلالہ جل شانہ ایک روز مدینے میں مسجد نبوی میں جلوہ افروز تھے کہ ایک شخص ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ اے علیؑ میرے چند سوال ہیں جن کا جواب میں آپ سے حاصل کرنا چاہتا ہوں ۔۔مولاؑ نے فرمایا اے مسلمان جو پوچھنا چاہتا ہے پوچھ لے۔۔اس شخص نے سوال کیا کہ مولاؑ یہ بتایں کہ اللہ کون ہے۔۔۔؟؟؟

مولا علیؑ نے جواب دیا کہ اللہ میری تخلیق کردہ ذات ہے اور میرے عجائبات میں سے ایک ہے۔۔۔پھر اس شخص نے سوال کیا کہ اللہ کی بزرگی کتنی ہے۔۔؟ مولاعلیؑ نے جواب دیا کہ اللہ کی تمام تر بزرگی میرے قدموں تک محدود ہے۔۔۔جتنی بزرگی میرے قدموں کی ہے اتنی ہی بزرگی اللہ کی ہے۔۔۔پھر اس شخص نے سوال کیا کہ یہ بتایں کہ اللہ کی عظمت کتنی ہے۔۔؟ مولاعلیؑ نے اپنی نعالین پاک کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا اے مسلمان یقین کر کہ اللہ اپنی تمام تر عظمت کے باوجود علیؑ کی ان جوتیوں سے زیادہ عظیم نہیں ہے۔۔جتنی میری یہ جوتیاں عظیم ہیں اتنا ہی اللہ عظیم ہے۔۔۔پھر اس شخص نے سوال کیا کہ بتایں اللہ کی عبادت کیا ہے۔۔۔؟ مولاؑ نے فرمایا اللہ ہمہ وقت میرے اور میرے خاندان کے ذکر میں مصروف رہتا ہے۔۔یہی اس کی عبادت ہے۔۔پھر اس شخص نے سوال کیا کہ یہ بتایں کہ اللہ کتنا بڑا رازق ہے۔۔؟ مولاعلیؑ نے فرمایا جتنا رزق میں ایک لمحے میں اللہ کو عطا کرتا ہوں وہ پورے سال میں اتنا رزق مخلوق میں تقسیم کرتا ہے۔۔۔پھر اس شخص نے سوال کیا کہ یہ بتایں اللہ کا علم کتنا ہے۔۔؟

مولا علیؑ نے فرمایا میں نے اللہ کو تمام عالمین کا علم عطا کیا ہے۔۔۔اس کو ہر چیز کا علم ہے۔۔مگر یاد رکھو اس کا علم بھی ایک حد رکھتا ہے اور محدود ہے۔۔اور جہاں اللہ کے علم کی حدیں ختم ہوتی ہیں وہاں سے میرے علم کی حدیں شروع ہوتی ہیں۔۔جو چیز اللہ نہیں جانتا وہ میں جانتا ہوں۔۔جو کام اللہ نہیں کرسکتا وہ میں کرسکتا ہوں۔۔جو اللہ کے لیے نہیں ہے وہ میرے لیے ہے۔۔جو اللہ کے پاس نہیں ہے وہ میرے پاس ہے۔۔۔پھر شخص نے سوال کیا کہ مولاؑ یہ بتایں اس وقت اللہ کہاں ہے۔۔؟ مولا علی جل جلالہ نے فرمایا میرے گھر کی دہلیز کے باہر جو اس وقت تمام دنیا سے بے نیاز ہو کر تمام تر انہماک کے ساتھ جھاڑو لگا رہا ہے وہی تیرا اللہ ہے۔۔۔اس وقت وہ اسی روپ میں نازل ہوا ہے۔۔

وہ شخص دوڑتا ہوا گلی میں آیا اور مولا علیؑ کے گھر کے قریب پہنچا تو اس نے دیکھا کہ جنابِ سلمانؑ اپنی ڈاڑھی سے مولا علیؑ کے گھر کے باہر جھاڑو لگا رہے ہیں۔۔۔اس شخص نے سوال کیا کہ اے سلمانؑ کیا تو میرا اللہ ہے۔۔؟؟

جنابِ سلمانؑ نے فرمایا میں نے تو ایسا کوئی دعوا نہیں کیا۔۔اس شخص نے کہا کہ میں ابھی مولا علیؑ کے پاس سے آیا ہوں اور انہوں نے فرمایا ہے کہ اللہ میرے گھر کے باہر جھاڑو لگا رہا ہے۔۔۔جنابِ سلمانؑ نے فرمایا اے مسلمان تو ایک بشر ہے۔۔تیری آنکھ صرف مجھے یہاں جھاڑو لگاتے ہوئے دیکھ سکتی ہے۔۔بے شک مولا علیؑ نے صحیح فرمایا ہے اس وقت واقعی اللہ یہاں جاروب کشی میں مصروف ہے مگر تیری آنکھ اس کا مشاہدہ نہیں کرسکتی۔۔

اے شخص تجھے تو ابھی اللہ کی صحیح معرفت بھی نہیں ہے۔۔اگر میں نے ہی اس وقت تجھے اپنا حقیقی جلوہ دکھادیا تو تو مجھے اپنا اللہ سمجھ بیٹھے گا مگر یہ جان لے کہ میں تیرا اللہ نہیں ہوں ہاں اللہ کا ہم منصب ضرور ہوں۔۔۔

(حوالہ: کتاب معرفتِ رحمان، صفحہ ۱۰۷)

حسینؑ کو سجدہ

ایک روز حضرت ابوبصیرؓ مولا امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور امامؑ سے رسول اللہؐ کے دوش پر مولا حسینؑ سوار تھے اور رسول خداؐ کو ۷۲ بار سبحٰن ربی الاعلی وبحمدہ کہنا پڑا تھا۔ مولا امام جعفرِ صادقؑ نے رسول اللہؐ کے اس سجدے کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مولا حسینؑ رسول اللہؐ کے دوش پر حاکمِ کائنات کی حثیت سے سوار ہوئے اور اس وقت رسول اللہؐ نے اللہ کو سجدہ نہیں کیا بلکہ نبوت نے امامت کو سجدہ کیا۔۔ اور صرف رسول اللہؐ نے ہی نہیں خود اللہ نے اس کے تمام ملائکہ اور اللہ کے تمام انبیا نے مولا حسینؑ کی حاکمیت کو تسلیم کرتے ہوئے انہیں سجدہ کیا۔۔ اور تب سے اب تک اللہ اس کے ملائکہ اس کے انبیا اور تمام کائنات مولا حسینؑ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہیں۔۔۔ رسول اللہؐ نے مولا حسینؑ کو جو سجدہ کیا وہ تو چند ساعتوں پر محیط تھا مگر اللہ اس کے ملائکہ اور اس کے انبیا تب سے اب تک حسینؑ کو سجدہ کرنے میں مشغول ہیں۔۔

(حوالہ: کتاب مناقب حسنین، صفحہ ۳۸)

واجب القتل لوگ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امامِ حق مولا محمد باقر جل جلالہ نے فرمایا دنیا میں پانچ اقسام کے لوگ ایسے ہیں جو ابلیسی ہیں اور دنیا میں ابلیسیت کو فروغ دیتے ہیں۔۔ یہ لوگ واجب القتل ہیں اور ہمارے شیعوں پر لازم ہے کہ ان سے دوری اختیار کریں اور ان کے خاتمے کی کوششیں کریں۔۔ کسی نے سوال کیا مولاؑ یہ پانچ اقسام کے لوگ کون ہیں۔۔؟

مولاؑ نے فرمایا:

۱۔ واجب القتل ہیں وہ لوگ جو ابوبکر، عمر یا عثمان کو اپنا خلیفہ مانتے ہیں جبکہ یہ لوگ ہمارے دشمن تھے اور ہمارے حق کے غاصب تھے۔۔

۲۔ واجب القتل ہیں وہ لوگ جو ہماری ولایت کے منکر ہیں اور ولایتِ علیؑ کے خلاف زبان درازی کرتے ہیں۔۔

۳۔ واجب القتل ہیں وہ لوگ جو عزاداری مولا حسینؑ کے دشمن ہیں اور عزاداری کو روکنا چاہتے ہیں۔۔

۴۔ واجب القتل ہیں وہ لوگ جو ہمارے فضائل کے منکر ہیں جو ہمارے فضائل پر شک کرتے ہیں اور ان کو ماننے سے انکار کرتے ہیں۔۔

۵۔ واجب القتل ہیں وہ لوگ جو خود کو ہم معصومینؑ کے برابر سمجھتے ہیں اور ہمارے ساتھ شرک کرتے ہیں۔۔ جو کوئی خود کو ہم جیسا سمجھتا ہے وہ ناقابلِ معافی ہے۔۔

مومنوں پر لازم ہے کہ ان پانچ اقسام کے لوگوں پر تبرا کریں ان سے دوری اختیار کریں اور دنیا سے ان کا خاتمہ کریں۔۔

ہمارے شیعوں میں سب سے معتبر لوگ وہ ہیں جو روئے زمین کو ان پانچ اقسام کے لوگوں سے پاک کرنے کی کوشش میں مصروف رہتے ہیں۔۔

(حوالہ: کتاب شریعت امامیہ، صفحہ ۱۸)

حقیقتِ قرآن

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا زین العابدین جل جلالہ ایک مجلس میں تشریف فرما تھے ۔۔ مجلس میں میں قرآن کی تشریح اور تفسیر کے حوالے سے بحث شروع ہوئ تو مولاؑ نے کئ بار فرمایا قرآن شہید ہوگیا، قرآن شہید ہوگیا، قرآن شہید ہوگیا۔۔۔ لوگوں نے مولا سجاد جل جلالہ سے دریافت کیا کہ یہ کون سا قرآن ہے جو شہید ہوگیا؟؟

مولاؑ نے فرمایا جناب سکینہؑ حقیقی قرآن ہیں جنھیں شام کے زندان میں شہید کیا گیا ہے۔۔۔ اب دنیا میں کہیں حقیقتِ قرآن موجود نہیں۔۔۔۔ جنابِ سکینہؑ ہی وہ قرآن حقیقی ہیں جو ہمارے قائم کے پاس ہیں اور ہمارے قائم کے ساتھ ظاہر ہونگی۔۔۔ جب قائم آل محمدؑ ظاہر ہونگے تو وہ حقیقتِ قرآن سے دنیا کو روشناس کریں گے۔۔۔۔

(حوالہ: کتاب الفضائل صفحہ ۸)

اتحادِ بین المسلمین کے حقائق

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا حسن عسکری جل جلالہ سے کسی نے سوال کیا کہ مسلمانوں کے درمیان اتحاد کیسے ممکن ہے اور آج تک مسلمانوں کے درمیان اتحاد قائم کیوں نہ ہو سکا؟؟

مولاؑ نے فرمایا حق اور باطل میں کبھی اتحاد نہیں ہو سکتا۔۔۔ حرامی اور حلالی کبھی دوست نہیں ہو سکتے ۔۔۔ ابوبکر، عمر اور عثمان کے پیروکاروں (سنیوں) اور ہمارے شیعوں کے درمیان کبھی اتحاد نہیں ہو سکتا ۔۔۔ ابوبکر، عمر اور عثمان خارج از اسلام تھے کافر تھے اور نجس العین تھے اور ان تینوں کے پیروکار (سنی) بھی خارج از اسلام ہیں، کافر ہیں اور نجس العین ہیں جس طرح ابوبکر، عمر اور عثمان ہمارے دشمن تھے اور ان تینوں کے پیروکار (سنی) بھی ہمارے اور ہمارے شیعوں کے دشمن ہیں۔۔۔ ابوبکر، عمر اور عثمان کے پیروکار (سنی) کبھی ہمارے شیعوں کے دوست نہیں ہو سکتے۔۔ جو افراد سنیوں سے دوستی رکھنا چاہتے ہیں وہ مذہب شیعہ سے خارج ہیں۔۔ کوئی شیعہ کبھی کسی سنی سے دوستی نہیں رکھ سکتا۔۔
ہمارے شیعوں پر حرام ہے کہ وہ سنیوں سے کسی بھی قسم کا راہ و رسم رکھیں۔۔۔ ہمارے شیعوں پر لازم ہے کہ وہ ابوبکر، عمر اور عثمان اور ان کے پیروکاروں (سنیوں) پر تبرا کریں
اور ان سے دوری اختیار کریں۔۔۔

ابوبکر، عمر اور عثمان کے پیروکار سنی شر اور شیطانیت کے نمائندہ ہیں اور یہ لوگ روئے زمین پر فتنہ قائم کریں گے۔۔۔ شیعوں میں ہمارا پسندیدہ گروہ وہ ہوگا جو سنیوں کے فتنے کے خلاف اٹھ کھڑا ہوگا اور روئے زمین سے ان کا خاتمہ کر دے گا۔۔۔

(حوالہ: کتاب الاحکام، صفحہ ۸۰۱)

شانِ مولا علی جل جلالہ

خالقِ حقیقی ربِ الارباب حاکمِ کائنات امامِ حق مولا علی جل جلالہ نے فرمایا میں وہ ہوں جس نے خدائے قدیم کو وجود دیا اور اس کے منصب پر فائض کیا۔۔ میں نے ہی فکرِ توحید کو پیدا کیا اور توحید کی دلیلوں کو نافذ کیا۔۔ میں وہ علیؑ ہوں جس نے اللہ کو خلق کیا اور اسے اپنا اسم عطا کیا۔۔ میں نے خدا اور اس کی خدائی کو قائم کیا تا کہ وہ میری ستائش اور تعریف کر سکیں۔۔ میں وہ علیؑ ہوں جس نے اللہ کو عزت وجلال سے نوازا اور اسے نور کے پردے میں پنہاں کیا۔۔ اور پھر اس نے میری ربوبیت کی شہادت دی اور میری وحدانیت کا اقرار کیا۔۔ میں ہی وہ ہوں جس نے خالقوں کو خلق کیا اور انہیں رزق سے نوازا۔۔ میں وہ علیؑ ہوں جس نے ربوں کو رب بنایا اور میں ہی ان کا رب ہوں۔۔ میں نے ان سب کو پیدا کیا اور عزت عطا کی تا کہ یہ سب میری عبادت کر سکیں۔۔ میں آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہوں۔۔ میں سطح زمین کا پھیلانے اور درست کرنے والا ہوں۔۔ میں پہاڑوں کو قائم اور بلند کرنے والا ہوں۔۔ میں ہی چشموں اور دریا کو جاری کرنے والا ہوں۔۔ ہواؤں کو چلانے اور روکنے والا میں ہوں آسمانوں کو زینت دینے والا اور روشن کرنے والا میں ہوں۔۔ تاریک راتوں کو منور کرنے والا اور روشن کرنے والا میں ہوں۔۔ اجسام کو پیدا کرنے اور انہیں برقرار رکھنے والا میں ہوں۔۔۔

غیب کو خلق کرنے والا میں ہوں۔۔ ہر علم کو پیدا کرنے والا میں ہوں۔۔ لوحِ محفوظ کا خالق میں ہوں ۔۔ صراطِ مستقیم کو وجود میں لانے والا میں ہوں۔۔ جنت اور جہنم کو خلق کرنے والا اور ان کو تقسیم کرنے والا میں ہوں۔۔

میں وہ علیؑ ہوں جس نے آدمؑ، نوحؑ، ابراہیمؑ، عیسیٰؑ، موسیٰؑ، یونسؑ اور سلیمانؑ کو خلق کیا اور انہیں نبوت عطا کی اور پھر انہوں نے میری ہی عبادت کی۔۔ میں ہی دانیالؑ، اسحاقؑ، یوشعؑ، یوسفؑ، داودؑ اور اسماعیلؑ جیسے نبیوں کو پیدا کرنے والا اور انہیں برگزیدہ بنانے والا ہوں۔۔ پس میںؑ سب سے بڑا ہوں اور سب پر حاکم ہوں۔۔ میں وہ ہوں جس نے سورج اور چاند کو خلق کیا۔۔ سورج کو روشنی عطا کرنے والا میں ہوں۔۔ چاند کو منور کرنے والا میں ہوں۔۔ ستاروں کو میں نے پیدا کیا اور انہیں نورانی کیا۔۔ میں بارش برساتا ہوں اور بادل کی کڑک سناتا ہوں۔۔ میں تمام مخلوق کو خلق کرنے والا اور انہیں رزق دینے والا ہوں میں وہ جس سے آسمان اور زمین کی کوئی مخلوق پوشیدہ نہیں ہے میں خدا کو بھی رزق دیتا ہوں اور بندے کو بھی رزق سے نوازتا ہوں۔۔

میں ہی مخلوق کو مارتا ہوں میں ہی زندہ کرتا ہوں میں ہی قبور کا حال جاننے والا ہوں اور میں ہی قبور سے نکالنے والا ہوں۔۔ میں وہ علیؑ ہوں جس نے تمام نبیوں اور رسولوں کو خلق کیا ہے اور انہیں معبوث کیا ہے۔۔ میں نے تمام ملائکہ کو خلق کیا اور ان کو اپنی غلامی میں قبول کیا۔۔ عرش اور فرش پر صرف میرا تصرف اور میری حکمرانی ہے۔۔ میں روزِ قیامت کا خالق و مالک ہوں۔۔

میں شمال سے جنوب تک مشرق سے مغرب تک تمام مومنین کے دل کا حال جانتا ہوں اور خود ان کا حساب کتاب کرتا ہوں۔۔ میں سات آسمانوں کو پیدا کرنے والا اور ان کا رب ہوں۔۔ میں سمندروں کو خلق کرنے والا اور انہیں جاری رکھنے والا ہوں۔۔ میں وہ علیؑ ہوں جس نے انسانوں اور جنات کو اعلیٰ طریقے سے خلق کیا اور انہیں اپنی عبادت پر مامور کیا۔۔ میں تمام نبیوں، ملائکہ، جنات اور مومنوں کا مونس اور مددگار ہوں۔۔

جب جب جس جس نے مجھ سے مدد چاہی میں اس کی مدد کو پہنچا اور مشکلات و مصیبتوں کو ہلاکت کا شکار کیا۔۔ میں تمام عالمین کو پیدا کرنے والا اور پالنے والا ہوں میں ۔۔ میں وہ ہوں جس نے رزق کو خلق کیا اور اسے عالمین کی حیات کا ضامن بنا دیا۔۔ میں قرآن، انجیل، تورات اور زبور سمیت ہزار آسمانی کتب کا خالق اور صاحب ہوں۔۔ میں وہ ہوں جو آسمانوں پر رہنے والوں اور زمین کی تہہ میں بسنے والی مخلوقات کو متوازن طریقے سے رزق دیتا ہوں۔۔ میں ہی معبود و مسجودِ حقیقی ہوں۔۔ میں وہ ہوں جس کی نماز ادا کی جاتی ہے۔۔ درحقیقت میں ہی مومنوں کا صوم و صلوۃ، حج و جہاد، ذکواۃ و ولایت ہوں۔۔ میں ہی دین ہوں میں ہی مذہب میں ہی قبلہ ہوں میں ہی کعبہ ہوں۔۔ میں حیران کن عجائبات والا ہوں۔۔ میں آیتوں کا مالک ہوں۔۔ میں بار بار آنے والا ہوں۔۔ میں ہر دور میں موجود ہوتا ہوں۔۔ میں ہر وقت ہر جگہ حاضر و موجود ہوتا ہوں۔۔ میں وہ ہوں جس کا آخری زمانے میں انتظار کیا جائے گا اور میں خود کو عالمین پر ظاہر کروں گا۔۔ میں تمام کائنات کا مالک اور وارث ہوں۔۔ میں نے اللہ کو ملائکہ کو انبیا کو انسانوں کو حیوانوں کو اور تمام مخلوق کو احسن ترین طریقے سے بنایا تاکہ وہ میری اطاعت اور عبادت کریں۔۔

میں نے کبھی اپنی تمام فضیلتیں بیان نہیں کیں کیونکہ کائنات میں کوئی بھی ایسا نہیں جو میرے تمام فضائل کو برداشت کر سکے۔۔ دنیا میں وہی لوگ اہل ایمان جو میری فضیلتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور کبھی ان کا انکار نہیں کرتے۔۔ اور جو لوگ میرے فضائل کا زرہ برابر بھی انکار کرتے ہیں وہ دنیا میں حرامی اور آخرت میں کافر کے نام سے مشھور رہوتے ہیں۔۔ پوری کائنات میں صرف حرامزادے ہی میرا اور میری فضیلتوں کا انکار کرتے ہیں اور میری عظمتوں پر شک کرتے ہیں۔۔۔

میں نے قدرت کے نظام کو خلق ہی کچھ اس انداز میں کیا ہے کہ کوئی اولادِ حرام کبھی میرے فضائل اور عظمت کو بیان نہیں کر سکتی۔

مجھ علیؑ کا ذکر کرنے کے لیے میری فضیلتوں پر ایمان لانے کے لیے میری عبادت کرنے کے لیے صرف حلالیوں کو مخصوص کیا گیا ہے۔۔اور یہ حقیقت ہے کہ دنیا میں حلالی کم اور حرامی زیادہ ہیں۔۔۔

(حوالہ: کتاب العرفان، مولف احمد رضا شیخ، صفحہ ۷۰)

فضائلِ جنابِ مختارؑ

آیت اللہ العظمیٰ رہبرِ برحق مولا موسیٰ کاظم جل جلالہ سے جنابِ مختارؑ کے فضائل کے بارے میں دریافت کیا گیا تو مولاؑ نے فرمایا مختارؑ ایک فکر کا نام ہے ایک کردار کا نام ہے جو ہر دور میں موجود ہوتا ہے۔۔ روئے زمین پر ایسا کوئی دور نہیں گزرا جب کوئی مختار موجود نہ ہو۔۔ مختار ایک خاص منصب کا نام ہے جو ہم اپنے سچے عاشقوں اور حبداروں کو عطا فرماتے ہیں۔۔ ہر وہ شخص جس نے ہم محمدؐ و آلِ محمدؑ کے عشق کی معراج حاصل کی اور عام دنیا نے اسے دیوانہ سمجھا وہ اپنے دور کا مختار ہے۔۔ ہر دور میں ہمارا حق غضب کرنے والوں کے ساتھ جو نبرد آزما ہوتا ہے وہ اپنے دور کا مختار ہوتا ہے۔۔ جو شخص ہمارے دشمن کے خلاف اعلانِ جنگ کرتا ہے اور ہمارے دشمنوں کو نیست و نابود کرنے کا حوصلہ رکھتا ہے وہ اپنے دور کا مختار ہے۔۔

جو ہم معصومینؑ کی خاطر تمام دنیا سے دشمنی مول لیتا ہے اور ہماری خاطر تمام مصائب و مظالم سہتا ہے وہ اپنے دور کا مختار ہے۔۔ جو اپنی جان، مال، عزت، آبرو یہاں تک کہ اپنے خون کا ایک ایک قطرہ ہمارے لیے نثار کر دیتا ہے وہی اپنے دور کا مختار ہے۔۔

جو آوازِ حق بلند کرتا ہے اور اکثریت اس کی دشمن بن جاتی ہے اور وہ عقلیت میں شمار ہوتا ہے وہی اپنے دور کا مختار ہے۔۔ جو ہر دم ہم محمدؐ و آلِ محمدؑ کا ذکر کرتا ہے اور دنیا اس کی مخالف ہو جاتی ہے اور وہ دنیا کی مخالفت کی پرواہ کیے بغیر ہمارا ذکر جاری رکھتا ہے وہ اپنے وقت کا مختار ہے۔۔

جو شخص اپنے دل میں ہمارے دشمنوں اور منکروں کے لیے رحم نہیں رکھتا اور ہمارے ہر دشمن اور منکر کو فنا کرنے کا عزم رکھتا ہے وہی اپنے زمانے کا مختار ہے۔۔

جو انسان ہماری خطر اپنے اہل و ایال یہاں تک کہ خونی رشتوں تک کو ترک کر دیتا ہے وہ اپنے دور کا مختار ہے۔۔ مختار وہ ہوتا ہے جو ہمارے دشمن اور منکر کو کسی طور معاف نہیں کرتا اور فی الفور اس کو جہنم رسید کرتا ہے چاہے وہ اس کا سگا بھائی ہی کیوں نہ ہو۔۔ مختار وہ ہوتا ہے جو ہماری خاطر ہر رنج والم برداشت کرتا ہے اور تمام مشکلات کے باوجود صرف ہمارا ہی ذکر کرتا ہے۔۔ مختار ہماری ولایت میں شرک کرنے والوں سے نفرت اور ہماری ولایت پر مکمل ایمان رکھنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔۔

اور درحقیقت مختار ہی ہمارا اصلی شیعہ ہوتا ہے۔۔ پس جو مختار سے محبت رکھتا ہے ہم اس سے محبت رکھتے ہیں اور جو مختار سے نفرت کرتا ہے ہم محمدؐ و آل محمدؐ اس سے نفرت کرتے ہیں۔۔۔

(حوالہ: کتاب تاریخ نامہ شیعہ، صفحہ ۸۸۹)

حقیقتِ علیؑ ولی اللہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا جعفر صادق جل جلالہ نے علی ولی اللہ کی تشریح اور تفسیر کرتے ہوئے فرمایا علی ولی اللہ اعلان ہے تمام عالمین کل کائنات پر مولا علیؑ کی مطلقہ حکمرانی ہے۔۔۔اور یہ حکمرانی صرف مخلوق تک محدود نہیں ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ علیؑ اللہ پر بھی حاکم ہیں۔۔۔اللہ اور تمام مخلوقاتِ مولا علیؑ کے تابع ہیں۔۔۔۔مولا علیؑ حاکم ہیں اور اللہ اور اس کی مخلوق محکوم۔۔۔مولا علیؑ مالک ہیں اور اللہ اور اس کی مخلوق ملکیت۔۔مولا علیؑ عالم ہیں اور اللہ اور اس کی مخلوق طالب علم۔۔۔ علیؑ ولی اللہ کے حقیقی اور معنوی معانی ہی یہ ہیں کہ علیؑ وہ حاکم ہیں جو اللہ پر بھی حاکم ہیں اور ان سے بڑا اور کوئی حاکم نہیں۔۔۔

(حوالہ: کتاب معرفتِ علی از زبان معصومینؑ، مولف عبدالعلی، صفحہ ۶۲)

خالقِ خدا مولا علی جل جلالہ

ایک روز حضرت ابوذر غفاریؓ نے حضرت سلمان فارسیؓ سے دریافت کیا کہ اے سلمانؓ یہ بتاؤ کہ خدا کون ہے؟ حضرت سلمان فارسیؓ نے فرمایا خدا میرے مولا علی جل جلالہ کے غلاموں میں سے ایک خاص غلام ہے۔۔ حضرت ابوذرؓ نے پھر سوال کیا کہ سلمانؓ یہ بتاؤ کہ خدا رہتا کہاں ہے؟ حضرت سلمانؓ نے فرمایا خدا مولا علی جل جلالہ کے در پر رہتا ہے۔۔۔ حضرت ابوذرؓ نے پھر سوال کیا کہ خدا کو کس نے بنایا ہے؟ جنابِ سلمانِ فارسیؓ نے فرمایا میرے مولا علی جل جلالہ نے خدا کے وجود کو احسن طریقے سے خلق کیا ہے۔ جنابِ ابوذرؓ نے سوال کیا کہ خدا کی شان کیا ہے؟ جنابِ سلمان فارسیؓ نے فرمایا کے خدا کی شان یہ ہے کہ وہ علی جل جلالہ کا خاص غلام ہے۔۔۔ حضرت ابوذرؓ نے پھر سوال پوچھا کہ سلمانؓ یہ بتاؤ خدا کی عبادت کیا ہے؟ جنابِ سلمانؓ نے فرمایا خدا ہمہ وقت مصروفِ ذکرِ علی جل جلالہ رہتا ہے یہ اس کی عبادت ہے اور وہ علی جل جلالہ کا عبد ہے۔۔۔

حضرت ابوذرؓ نے فرمایا سلمانؓ مولا علی جل جلالہ کے خاص غلام تو ہم دونوں بھی ہیں، مولا علی جل جلالہ کے در کی جاروب کشی تو ہم بھی کرتے ہیں، ہم دونوں بھی ہمہ وقت درِ مولا علی جل جلالہ پر رہتے ہیں، بنایا ہم دونوں کو بھی مولا علی جل جلالہ نے ہے، ہم دونوں کی شان بھی یہی ہے کہ ہم مولا علی جل جلالہ کے خاص غلام ہیں، ہم دونوں بھی ہر وقت ذکرِ مولا علی جل جلالہ کی عبادت کرتے ہیں اور ہم دونوں ہی مولا علی کے عبد ہیں۔۔۔ جنابِ سلمانؓ نے جناب ابوذرؓ کی بات کو بیچ میں روکتے ہوئے کہا کہ اے ابوذرؓ اب یہ سوال مجھ سے نہ پوچھنا کہ خدا میں ہوں یا تم ہو۔۔۔

جناب ابوذرؓ اور سلمانؑ کی اس گفتگو کو ایک شخص نے سن لیا اور چلا اٹھا کہ اے ابوذرؓ اور سلمانؑ تم لوگ یہ کیا باتیں کرر ہے ہو؟؟ کل تک تو تم علی جل جلالہ کو اللہ کہتے تھے آج علی جل جلالہ کو خدا سے بھی بڑھا رہے ہو! جناب سلمانؑ نے فرمایا اے کم ظرف شخص یہ اہل معرفت کی باتیں ہیں انھیں تم جیسے منافق اور بدعقیدہ لوگ نہیں سمجھ سکتے۔۔۔ اس شخص نے کہا اے ابوذرؓ و سلمانؓ خدا تو موت اور زندگی پر قادر ہے خدا تو زندے کو مارتا ہے اور مردے کو زندہ کرتا ہے۔۔کیا تمہارا مولا علی جل جلالہ یہ کرسکتا ہے؟؟

حضرت ابوذرؓ نے فرمایا یہ تو بہت چھوٹا سا کام ہے یہ کام تو ہم دونوں بھی کر سکتے ہیں۔

اس شخص نے کہا اگر تم دونوں نے یہ کر دیا تو میں تمھیں خدا مان لوں گا۔۔۔ جناب سلمانؓ نے فرمایا ہم علی جل جلالہ کے غلام ہیں ہمارا کام خود کو منوانا نہیں ہے بلکہ اپنے مولا علی جل جلالہ کی شان بیان کرنا ہے۔۔مگر اگر اب تو یہ دیکھنا ہی چاہتا ہے کہ مولا علی جل جلالہ نے ہم غلاموں کو کس قسم کے اختیارات سے نوازا ہوا ہے تو دیکھ لے کہ ہم علی جل جلالہ کے غلام بھی موت اور زندگی پر قادر ہیں۔۔۔ یہ کہ کر جناب سلمانؑ نے آسمان کی طرف رخ کیا اور فرمایا اے میرے مولا جل جلالہ میں سلمانؑ آپ کا ایک عدنی غلام ہوں اور آپ کی دی ہوئی قدرت سے آپ کی شان دیکھانا چاہتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ یہ شخص جو آپ کے خلاف زبان درازی کررہا ہے ہلاک ہو جائے۔۔۔ حضرت سلمانؑ کی زبان سے یہ جملے ادا ہوئے اور وہ شخص اسی وقت مر گیا۔۔۔

پھر حضرت سلمانؓ نے جنابِ ابوذرؓ سے کہا کہ ابوذرؓ میں نے اس شخص کو اپنے مولا جل جلالہ کی قدرت سے ہلاک کر دیا اب تم اس کو مولا جل جلالہ کی قدرت سے زندہ کر دو اور اس کو دکھا دو کہ ہم علی جل جلالہ کے غلام بھی موت اور زندگی پر قادر ہیں۔۔۔

حضرت ابوذرؓ نے بھی آسمان کی طرف رخ کیا اور فرمایا میرے مولا علی جل جلالہ اپنی قدرت سے اپنے غلام کے وسیلے سے اس شخص کو زندہ فرما دیں۔۔۔ جناب ابوذرؓ نے یہ کہا اور وہ شخص زندہ ہو گیا۔۔ جنابِ سلمانؓ نے اس شخص سے پوچھا اب بتا ہم علی جل جلالہ کے غلام موت اور زندگی پر قادر ہیں یا نہیں؟؟ وہ شخص اسی وقت جنابِ ابوذرؓ و سلمانؓ کے قدموں میں گر گیا اور کہنے لگا کہ بیشک مولا علی جل جلالہ خدا کے خالق ہیں اور خدا تو آپ جیسے مولا جل جلالہ کے حقیقی غلاموں میں پوشیدہ ہے۔۔۔ حضرت ابوذرؓ نے اس شخص کو قدموں سے اٹھایا اور فرمایا اے شخص ہمارے قدموں میں نہ گر بلکہ فقط علی جل جلالہ کو سجدہ کر کیونکہ صرف وہی لائقِ سجدہ ہیں۔۔ ہم سب ساجد ہیں اور علی جل جلالہ مسجودِ حقیقی ہیں۔۔۔

پھر حضرت سلمانؓ نے فرمایا اے شخص ابھی تو ہم نے صرف موت اور زندگی پر اپنے اختیار کو تمہارے سامنے آشکار کیا ہے۔۔۔ تو نہیں جانتا کہ ہمارے مولا علی جل جلالہ نے ہم کو کتنے اختیارات سے نوازا ہوا ہے۔۔۔

ہم چاہیں تو رات کو دن میں اور دن کو رات میں بدل دیں۔۔۔ جنابِ سلمانؓ کا یہ کہنا تھا کہ دن رات بن گیا اور اسی وقت رات دن میں تبدیل ہو گئی۔۔ پھر جنابِ سلمانؓ نے فرمایا کہ ہم مولا علی جل جلالہ کے غلام چاہیں تو زمین کو آسمان بنا دیں اور آسمان کو زمین بنا دیں۔۔۔

حضرت سلمانِ فارسیؓ کے منہ سے یہ الفاظ نکلے اور زمین کچھ دیر کے لیے آسمان بن گئی اور آسمان کچھ دیر کے لیے زمین بن گیا۔۔۔ پھر حضرت سلمانؑ نے فرمایا کہ ہم علی جل جلالہ کے غلام چاہیں تو نسلِ آدم سے جدا ایک انسانیت خلق کر دیں۔۔

حضرت سلمانؑ نے یہ کہا اور اپنے قدموں کو زمین پر مارا اور زمین پر موجود خاک سے انسان تشکیل پانا شروع ہو گئے۔۔۔ پھر حضرت سلمانؑ نے فرمایا کہ ہم یہ سارے اختیارات ہمارے مولا علی جل جلالہ نے عطا فرمائے ہیں۔۔ ہم ان اختیارات کو کبھی اپنی ذات کے لیے استعمال نہیں کرتے اور ان اختیارات کو صرف اور صرف اپنے مولا علی جل جلالہ کی شان اور ان کے فضائل بیان کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔۔۔ بیشک مولا علی جل جلالہ خدا اور خدائی کے خالق ہیں اور خدا اور خدائی صرف علی جل جلالہ کی مخلوق ہیں۔۔۔ ہم غلاموں کو مولا جل جلالہ نے اتنے اختیارات اور قوتوں سے نوازا ہے کہ بعض اوقات دنیا والوں کو شایبہ ہوتا کہ ہم ہی خدا ہیں مگر خدا اپنی جگہ ہے اور ہم اپنی جگہ پر ہیں۔۔

(حوالہ: کتاب قبلۂ عاشقان، صفحہ ۸۳)

مولا علی جل جلالہ پروردگارِ اعظم

ایک روز حضرت ابو ذرِ غفاریؓ نے مولا علی جل جلالہ سے سوال کیا کہ یا مولا جل جلالہ یہ بتایں کہ اللہ اور مولا میں سے کس کا رتبہ بڑا ہے؟؟ مولا علی جل جلالہ نے فرمایا مولا تمام ذاتوں کا پروردگارِ اعظم ہے۔۔۔مولا خالقین کا بھی پروردگارِ اعظم ہے،مولا رازقین کا بھی پروردگار اعظم ہے،مولا ارباب کا بھی پروردگارِ اعظم ہے اور مولا اللہ کا بھی پروردگارِ اعظم ہے۔۔مولا جب چاہتا ہے بے خود کو خالق ،رازق ،رب اور اللہ کی صورت میں ظاہر کر دیتا ہے مگر وہ ان سب کا پروردگارِ اعظم ہے۔۔۔مولا سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے اور ابو ذرؓ یاد رکھو میں ہی وہ علی مولا جل جلالہ ہوں جو کائنات کے ہر زرے زرے کا پروردگار اعظم ہے ۔۔ میں تمام ذاتوں کا پروردگار اعظم ہوں۔۔۔ میں تمام جانداروں اور بے جانوں کا پروردگارِ اعظم ہوں۔۔۔ میں عرش اور فرش کا پروردگارِ اعظم ہوں۔۔ میں زمینوں اور آسمانوں کا پروردگارِ اعظم ہوں۔۔ میں جنت اور جہنم کا پروردگارِ اعظم ہوں۔۔۔ میں لوح ،قلم اور کرسی کا پروردگارِ اعظم ہوں۔۔۔ میں انسانوں، جنات اور فرشتوں کا پروردگارِ اعظم ہوں۔۔۔ میں موت اور حیات کا پروردگارِ اعظم ہوں۔۔ میں روزِ قیامت کا پروردگار اعظم ہوں۔۔۔۔ میں توحید، نبوت اور امامت کا پروردگارِ اعظم ہوں۔۔۔ میں ہر قدیم اور ہر جدید کا پروردگارِ اعظم ہوں۔۔۔ میں وہ مولاؑ ہوں جو خالقین کا پروردگار اعظم ہے۔۔ میں وہ مولاؑ ہوں جو رازقین کا پروردگارِ اعظم ہے۔۔۔ میں وہ مولاؑ ہوں جو ارباب کا پروردگار اعظم ہے اور میں ہی وہ مولاؑ ہوں جو اللہ کا بھی پروردگارِ اعظم ہے۔۔۔ میں سب سے بڑا ہوں۔۔ میں ہر بڑے سے بڑا ہوں۔۔۔ میں ہر بڑے اور تمام بڑائی پر حاکم ہوں۔۔

(حوالہ: کتاب قبلۂ عاشقان ،صفحہ ۴۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نادِ علی جل جلالہ

نادعلیاً مظہر العجائب

تجدہُ عونا لک فی النوائب

کل ھمٍ و غمٍ سینجلی

بولایتکَ یا علی یاعلی یا علی

ادرکنی ادرکنی ادرکنی

فضائلِ نادعلی جل جلالہ

رسول اللہ جل جلالہ نے نادِعلی کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرمایا: کہ مومن اپنی محفلوں میں اپنی مجلسوں اور اپنے گھروں میں زیادہ سے زیادہ نادِعلی کا وِرد کیا کریں۔۔۔ نادِعلی کلامِ الٰہی کا عظیم ترین حصہ ہے۔۔اور مشکلات و پریشانیوں سے نجات کے لیے بہترین وظیفہ ہے۔۔۔ علیؑ کا وعدہ ہے کہ جو بھی صاف نیت اور پختہ عقیدے کے ساتھ نادِعلی پڑھے گا اس کی مدد کو علیؑ ضرور آئیں گے ۔۔۔جب حضرت آدمؑ کو پریشانی پیش آئی تو انہوں نے نادِعلی پڑھی اور علیؑ نے ان کی مدد کی ۔۔جب حضرت نوحؑ کی کشتی طوفان میں پھنسی ہوئی تھی تو انہوں نے نادِعلی کا وِرد کیا اور علیؑ نے ان کی مشکل کشائی فرمائی۔۔۔جب ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا گیا تو انہوں نے نادِعلی پڑھی اور علیؑ نے آگ کو گلزار بنا دیا۔۔جب حضرت موسیٰؑ طور پر گئے تو انہوں نے نادِعلی پڑھی اور علیؑ نے انہیں اپنے جلوؤں سے روشناس کرایا۔۔جب قربانی کا وقت آیا تو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے نادِعلی کا وِرد کیا اور علیؑ نے ان کو آسانی عطا کی۔۔۔

(حوالہ کتاب: مدحتِ کبریا ، بابِ نادِعلی)

جب حضرت یونسؑ پر پریشانی کی گھڑی آئی تو انہوں نے بھی علیؑ کو یاد کیا اور نادِعلی پڑھی اور علیؑ نے ان کی مدد کی اور پریشانی سے نکالا۔۔

(حوالہ کتاب: مدحتِ کبریا ، بابِ نادِعلی)

جب حضرت موسیٰ دریا کے کنارے پہنچے دریا کو پار کرنا چاہا تو انہوں نے اس وقت نادِعلیؑ پڑھی۔۔علیؑ نے موسیٰؑ کی مدد فرمائی اور موسیٰ کے لیے دریا کا سینہ چیر کر راستہ خلق کیا۔۔اور فرعون کو غرق کیا۔۔۔

(حوالہ کتاب: مدحتِ کبریا ، بابِ نادِعلی)

اور جب عیسیٰؑ کو صلیب کی طرف لے جایا جانے لگا تو انہوں نے اس مشکل میں علیؑ کو یاد کیا اور نادِ علی پڑھی۔۔علیؑ نے عیسیٰؑ کی مدد کی ان کی مشکل کو تمام کیا اور انہیں آسمانوں میں لے گئے۔۔

(حوالہ کتاب: مدحتِ کبریا ، بابِ نادِعلی)

جب حضرت یوسفؑ مشکلات اور پریشانیوں میں گھرے ہوئے تھے تو انہوں نے علیؑ کو مدد کے لیے پکارا اور نادِعلی کا وِرد کیا اور علیؑ نے ان کی مدد کی۔۔

(حوالہ کتاب: مدحتِ کبریا ، بابِ نادِعلی)

ملائکہ کو جب کبھی مشکل اور مصیبت کا سامنا ہوتا ہے تو علیؑ کا ذکر کرتے ہیں۔۔نادِعلی پڑھتے ہیں اور ان کی مشکل اور مصیبت میں علیؑ ان کی مدد کرتے ہیں۔۔

(حوالہ کتاب: مدحتِ کبریا ، بابِ نادِعلی)

اللہ اور اس کے پیغمبروں کو جب بھی کسی مشکل کا سامنا ہوتا ہے تو وہ صرف علیؑ سے ہی مدد مانگتے ہیں اور نادِ علی کا ورد کرتے ہیں۔۔ مجھے خود جب کبھی کسی مشکل اور پریشانی کا سامنا ہوتا ہے تو میں نادِ علیؑ پڑھتا ہوں اور علیؑ کو مدد کے لیے پکارتا ہوں۔۔علیؑ ہمیشہ میری مشکلات اور پریشانیوں کو ختم کرتے ہیں اور میرے مددگار رہتے ہیں۔۔

(حوالہ کتاب: مدحتِ کبریا ، باب نادِ علی)

نادِ علی اور اللہ

حضرت سلمان فارسیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے مولا علیؑ سے نادِ علی کے بارے میں دریافت کیا تو مولاؑ نے فرمایا کہ میں نے جب خدا کو خلق کیا تو خود میں نے نادِ علی پڑھی اور خدا نے خلق ہوتے ہی نادِ علی کا ورد کیا۔۔اور تب سے اب تک اللہ ہر لمحہ نادِ علی کا وِرد کرتا ہے۔۔نادِ علی رازِ خالقتِ خدا ہے۔۔

(حوالہ کتاب: مدحتِ کبریا ، باب نادِ علی)

نماز میں نادِ علی جل جلالہ

حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ جنگِ خیبر کے بعد قنوت میں با آوازِ بلند نادِ علی کی تلاوت فرماتے اور ہم کو بھی اس کی تقلید کرتے تھے۔۔

(حوالہ کتاب: مدحتِ کبریا، باب نادِ علی)

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ اکثر نماز میں بعد از سورۂ فاتحہ نادِ علی پڑھتے تھے ۔۔۔

(حوالہ کتاب: مدحتِ کبریا، باب نادِ علی)

حضرت ابو بصیرؓ سے روایت ہے کہ مولا امام جعفر صادقؑ ہمیشہ نماز کی دوسری رکعت میں بعدِ سورۂ فاتحہ نادِ علی پڑھا کرتے تھے۔۔

(حوالہ کتاب: مدحتِ کبریا، باب نادِ علی)

نادِ علی کا وِرد اور مردے کا زندہ ہونا

حضرت یاسر عمارؓ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا ایک روز ایک عورت ایک جنازہ لے کر جنابِ سلمان فارسیؓ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا کہ اے سلمان یہ میرے بیٹے کی لاش ہے یہ میرا اکلوتا بیٹا تھا اور میرا واحد سہارا تھا۔۔اب یہ مر گیا ہے تو میں بے سہارا ہو گئی ہوں۔۔اے سلمان تم تو علیؑ کے صحابی ہے وہ علیؑ جو زندگی کو موت میں اور موت کو، زندگی میں بدلنے کا دعوا کرتا ہے۔۔وہ علیؑ جو زندہ کو مردہ اور مردہ کو زندہ کرتا ہے۔۔سلمان تم اپنے مولا علیؑ سے کہو کہ میرے بیٹے کو اپنی طاقت سے زندہ کریں ورنہ میرا یقین ان پر سے اٹھ جائے گا۔۔جنابِ سلمانؓ نے اس عورت سے کہا اے عورت مردے کو زندہ کرنا کوئی بہت بڑا مسلۂ نہیں ہے جس کے لیے میں اپنے مولاؑ کو تکلیف دوں۔۔یہ کام تو مجھ جیسا علیؑ کا ایک غلام بھی صرف علیؑ کا نام لے کر سکتا ہے۔۔اور پھر جنابِ سلمانؓ نے نادِ علی کا ورد شروع کیا اور دنیا نے دیکھا کہ نادِ علی ختم ہونے سے پہلے وہ مردہ زندہ ہو گیا۔۔

(حوالہ کتاب: مدحتِ کبریا، باب نادِ علی)

قرآن میں نادِ علی جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبرِ معظم امامِ حق مولا علی رضا جل جلالہ نے فرمایا دورِ بنوامیہ تک نادِ علی قرآن کا حصہ تھی مگر بنوامیہ کے فاسخ ، جابر اور ظالم حکمرانوں نے نادِ علی کو قرآن سے خارج کر دیا اور مسلمانوں کے ساتھ عظیم ترین ظلم کیا۔۔ ہمارے شیعوں پر لازم ہے کہ وہ اپنے قرآنی نسخوں میں نادِ علی کو شامل رکھیں۔۔

(حوالہ کتاب: مدحتِ کبریا ، باب نادِ علی)

معجزہ نادِ علی جل جلالہ

حضرت قمبرؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک روز جنابِ مالک اشترؒ سے پوچھا کہ اے مالک تم جب میدان جنگ میں نبرد آزما ہوتے ہو تو دشمن کی صفوں کی صفوں کو جہنم رسید کر دیتے ہو۔۔ جب تم کو جنگ کرتے دیکھتا ہوں تو تم مجھے مخلوق نہیں دکھتے۔۔ تمھاری جنگ کو دیکھ کر یہ گمان ہوتا ہے کہ کائنات کی کوئی طاقت تمھیں روک نہیں سکتی اور کوئی بازورترین شخص بھی تمھیں شکست نہیں دے سکتا۔۔ تم نے اتنی جنگی مہارت اور طاقت و جوانمردی کہاں سے حاصل کی؟ جنابِ مالک اشترؒ نے فرمایا میں جنگ سے پہلے اور جنگ کے دوران اپنے مولا علیؑ کا نام لیتا رہتا ہوں اور نادِ علی کا وِرد کرتا رہتا ہوں۔۔

نادِعلی کے وسیلے سے میرے مولاؑ نے مجھے اتنی طاقت عطا کی ہے کہ میں چاہوں تو ایک روز میں شمال سے جنوب تک اور مشرق سے مغرب تک لڑوں اور ایسا لڑوں کہ تمام دنیا میں علیؑ کے دشمنوں کی لاشوں کے انبار لگا دوں۔۔ میں چاہوں تو عرب اور عجم میں موجود ہر دشمن علی کے گھر میں صفِ ماتم بچھا دوں ۔۔۔ مجھے مولا علیؑ نے اتنی طاقت اور اختیار نوازا ہے کہ اگر مولاؑ حکم دیں تو ایک روز میں کائنات میں موجود تمام خلقت کو اپنی تلوار سے ہلاک کر دوں اور تب بھی تھکاوٹ محسوس نہ کروں۔۔

جب میں نادِعلی کا وِرد کرتا ہوں تو مولاؑ مجھے وہ طاقت عطا فرماتے ہیں جو دنیا میں کسی دوسرے مرد کو حاصل نہیں۔۔

(حوالہ کتاب: مدحتِ کبریا ، باب نادِعلی)

اسرارِ ناد علی جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا جعفر صادق جل جلالہ نے نادِعلی کے بارے میں فرمایا کہ نادِعلی بزرگ ترین اسرار الٰہی ہے۔۔۔ نادِعلی کے وسیلے سے نظامِ کائنات رواں دواں ہے سورج جب طلوع ہوتا ہے تو نادِعلی کا وِرد کرتا ہوا طلوع ہوتا ہے۔۔ اور نادِعلی کے سبب سے ہی سورج روشنی اور جلال پاتا ہے۔۔ چاند تمام شب نادِعلی کا وِرد کرتا ہے تو روشن رہتا ہے اور دنیا کو روشن رکھتا ہے۔۔ ستارے نادِعلی کا وِرد کرتے ہیں اور نورانی ہو جاتے ہیں۔۔۔

زمین نادِعلی کا ذکر کرتے ہوئے گھومتی ہے اور نادِعلی کے سبب سے یہ حرکت جاری ہے۔۔ آسمان نے نادِعلی کا وِرد کیا اور بلند سے بلند تر ہوتا گیا اور جب تک آسمان نادِعلی پڑھتا رہے گا بلند رہے گا۔۔۔

خاک نادِعلی کا وِرد کرتی ہے اور اپنے سینے سے بہترین فصلوں کو پیدا کرتی ہے۔۔ سمندر کی موجیں ہمہ وقت نادِعلی کے وِرد میں مصروف ہیں اور یہ نادِعلی ہی سمندر میں حیات کا سبب ہے۔۔۔ کلیاں نادِعلی کا وِرد کرتی ہیں اور پھول بن جاتی ہیں۔۔

تخم نادِعلی کا وِرد کرتا ہے اور بڑھ کر پودا بن جاتا ہے اور پودے سے درخت بن جاتا ہے۔۔۔ پہاڑ نادِعلی کا وِرد کرتے ہیں اور اپنی بزرگی کو قائم رکھتے ہیں۔۔ اللہ نے نادِعلی کا وِرد کیا اور بڑا بن گیا اور جب تک وہ نادِعلی کا وِرد جاری رکھے گا بڑا رہے گا۔۔۔

(حوالہ کتاب: مدحتِ کبریا، باب نادِعلی)

معرفتِ ذوالجلال

مولا علی جل جلالہ نے فرمایا۔۔۔

میں ایسا اندازہ لگانے والا ہوں جس نے صنعت کے آثار سے ظاہر کیا آسمان اور سورج اور چاند اور سال اور مہینے اور رات دن کو۔۔ اپنے حکم سے ستاروں کی رفتار کا مدار اس گھومنے والی گنبد کی محراب پر بنایا۔۔۔ چلنے والے ستارے بنائے اور بارہ برج بنائے جو چلنے والے ستاروں کے مخالف چلتے ہیں۔۔۔ فرشتوں سے بھرے آسمان بنائے جو میرا حکم بجالانے میں مشغول ہیں اور جو ہر وقت مجھے سجدہ کرتے ہیں میری تسبیح کرتے ہیں اور میرا ہی ذکر کرتے ہیں۔۔

چار عنصروں کی مختلف چیزوں بنایں وہی آگ، پانی، ہوا اور مٹی کا مدار ہیں۔۔ خاک اور ہوا کے اوپر آگ کو ٹھہرایا۔۔۔ پہاڑ اور زمین پانی کے درمیان ٹھہرے ہوے ہیں۔۔ میں نے بنیاد دھری دنیا کی اور خلق کیا جو کچھ اس میں ہے۔۔۔ میں نے دنیا کو عدم کے پردے سے ظاہر کیا۔۔۔ جنت کے دروازے میری معبودیت کی گواہی دیتے ہیں۔۔۔ میرے ہی حکم سے آسمان، کرسی اور عرش معلق ہیں۔۔۔ میرے ہی امر سے زمین اس طور طبقہ وار ہے۔۔۔ میری عبادت انسانوں اور جنوں پر دل و جان سے فرض ہے۔۔ جمال کے آسمان کا سورج میرا غلام ہے اور جلال کے برج کا چاند میرا سگ ہے۔۔ آسمان جو کہ عجائبات ظاہر کرتا ہے اس کی بلندی میرے سامنے پامال ہے۔۔ عرش میرے محل کی ایک چوکھٹ ہے۔۔ میں عالم قدس کے عبادت خانے کا مسجود ہوں۔۔۔ میرے ایک پروردہ نے میری ولایت کا ایک جام پیا اور وہ اللہ بن گیا۔۔۔ میری ولایت کا جام خدا کا پروردگار ہے۔۔۔ میرا مرتبہ تعریف کی حد سے باہر ہے۔۔۔

میرے فضائل جان کر عقلیں حیران ہوتی ہیں۔۔۔میرے کلام کی شرح ممکن نہیں۔۔۔میرے وصف کے دریا کا کنارہ نہیں۔۔۔علم میری وجہ سے باعزت ہے اور عقل مجھ سے پر رونق ہے۔۔میں لامکان کے محل کی مسند کا بالانشین ہوں۔۔۔میں بلند بارگاہ والا اور اعلیٰ رتبے والا بادشاہ ہوں۔۔۔میں بے مثال اور عظیم الشان شہنشاہ ہوں۔۔۔میں بدعت کی رسموں کو مٹانے والا اور دین کا مددگار ہوں۔۔۔میں سرکشی کے آثار کو مٹانے والا اور ظلم وستم کو قطع کرنے والا ہوں۔۔ میں جاہ وجلال فضل وکمال کا بانٹنے والا ہوں۔۔۔میں رحمت کے انوار کو بکھیرنے والا ہوں۔۔۔میں نے اپنی شان ۱۱۰ آسمانی کتابوں میں بیان کی۔۔۔میں نے قرآن میں، تورات میں، زبور میں، انجیل میں اپنی بزرگی ظاہر کی۔۔۔

مجھ سے صرف جاہل ہی غافل ہیں اور غفلت کی وجہ سے منکری کے سمندر میں ڈوبے ہوئے ہیں۔۔ میرے فضائل کا انکار کرنے والے حرامزادے، بدفعل، منحوس اور بے اصل ہیں۔۔ میں نجات کے راستے کا خالق ہوں اور مومنوں کو نجات کے راستے پر قائم رکھنے والا ہوں۔۔میری ولایت راہ نجات ہے اور جو مجھ سے عشق کرتے ہیں وہی معرفتِ الٰہی حاصل کر چکے ہیں۔۔۔

میں اپنے دشمنوں اور منکروں کو سخت عذاب میں مبتلا کر دیتا ہوں۔۔۔۔میری تلوار دشمنوں اور منکروں کو جہنم تک پہنچانے کے لیے ہر وقت آمادہ ہے۔۔۔اگر میری تلوار کے عکس آسمان کے خیال میں آجائے تو آسمان کے اجزا ایک دوسرے سے جدا ہو جایں۔۔۔۔اگر میری تلوار کا عکس زمین کے خیال میں آجائے تو زمین کے تمام طبقات بکھر جایں۔۔۔میرا حکم بحر و بر کے اطراف ہوا کی طرح جاری ہے۔۔۔میری محبت انسانوں اور جنوں میں روح کی طرح جاری ہے۔۔۔۔میرے علاوہ بزرگ اور برتر کوئی نہیں۔۔۔

کوئی نہیں جو سلطنت میں میری برابری کرے۔۔۔ مجھ سے بڑا سخی کوئی نہیں ہے۔۔۔ حکومت کرنے کا حق صرف میرا ہے میں ہی اصلی حاکم ہوں۔۔۔ دنیا کے ظالم بادشاہوں کے خزانے میری سخاوت کے سمندر کے سامنے ذرے سے بھی کم ہیں۔۔۔ میں غریبوں کا دوست اور مال و دولت جمع کرنے والوں کا دشمن ہوں۔۔۔ میں مفلسوں اور مسکینوں کا مونس ہوں اور امیروں اور صاحب ثروت لوگوں کا مخالف ہوں۔۔۔ میں بے چاروں کا چارہ گر ہوں۔۔۔ میں اپنے بندوں کے مقصد کی تدبیر سے واقف ہوں۔۔۔

میں وہ ہوں جو تاریک رات سے روشن دن برآمد کردیتا ہے اور روشن دن کو سیاہ رات میں فنا کردیتا ہے۔۔ میں نے روح کو عقل کے ساتھ گوندھا اس سے جو بیج پیدا ہوا اس کو بویا اور احسن مخلوق کو اعلیٰ طور پر خلق کیا۔۔۔ میں پیدا کرنے والا ہوں میں مارنے والا ہوں۔۔۔ میں رزق دینے والا ہوں۔۔۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔۔۔ میرے سوا کوئی رب نہیں۔۔۔ میرے سوا کوئی خالق نہیں۔۔۔ میرے سوا کوئی رزق دینے والا نہیں۔۔۔ میں ایمان ہوں۔۔۔ میں امین ہوں۔۔۔ میں سرور ہوں۔۔۔ میں سردار ہوں۔۔۔ میں علم ہوں۔۔۔ میں عالم ہوں۔۔۔ میں اعلم ہوں۔۔۔ میں حکیم ہوں۔۔۔ میں حاکم ہوں۔۔۔ میں گفتار ہوں۔۔۔ میں نصیر ہوں۔۔۔ میں ناصر ہوں۔۔۔ میں منصور ہوں۔۔۔ میں مظفر ہوں۔۔۔ میں غالب ہوں۔۔۔ میں عزیز ہوں۔۔۔ میں عزت ہوں۔۔۔ میں افضل ہوں۔۔۔ میں لطیف ہوں۔۔۔ میں انور ہوں۔۔۔ میں فتوح ہوں میں راحتِ روح ہوں۔۔۔ میں سلیم ہوں۔۔۔ میں سالم ہوں۔۔۔ میں مسلم ہوں۔۔۔ میں قسیمِ قصور ہوں اور قاسمِ ناد ہوں۔۔۔

میں صفور ہوں۔۔۔میں منعم ہوں۔۔۔میں ناعم ہوں۔۔۔میں آدمؑ ،ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ کا رب ہوں۔۔۔میں شیثؑ ،شعیبؑ اور ہودؑ کا پروردگار ہوں۔۔۔میں یوسفؑ،یحییٰؑ اور یعقوبؑ کا رہبر ہوں۔۔۔میں لقمانؑ ،نوحؑ اور اسحاقؑ کا مولا ہوں۔۔۔میں یوشعؑ ،الیاسؑ اور لوطؑ کا معلم ہوں۔۔۔میں سلیمانؑ ،عیسیٰؑ ،موسیٰؑ اور یونسؑ کا رہنما ہوں۔۔۔میں رحمان ہوں۔۔۔میں رحیم ہوں۔۔۔میں جبار ہوں۔۔۔ میں کرار ہوں۔۔۔میں غفور ہوں۔۔۔ میں صراطِ مستقیم ہوں۔۔۔ میں مشکلات کو ہلاک کرنے والا ہوں۔۔۔میں پریشانیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔۔۔میں موت کو مارنے والا ہوں۔۔۔اے ایمان والوں میرے فضائل اور فرامین کو تمام دنیا کے انسانوں تک پہنچادو تا کہ کوئی میری بات سے ناآشنا نہ رہے۔۔۔حقیقتوں سے سب کو واقف کردو تا کہ بعد میں کوئی یہ نہ کہے کہ ہم جاہل تھے اور حقیقت سے ناواقف تھے۔۔۔بیشک جاہلوں کے لیے عذاب عظیم ہے۔۔۔

(حوالہ: کتاب بستانِ ولایت ،صفحہ ۴۶)

عشقِ ذوالجلال

حضرت سلمانِ فارسیؓ نے فرمایا۔۔

جو شخص دل میں مولا علی جل جلالہ کی محبت نہیں رکھتا یقیناً اس کی عبادت ضائع اور باطل ہے۔۔۔مولا علی جل جلالہ کے عشق سے دل ہٹالینا ناممکن ہے۔۔۔مولا علی جل جلالہ کی تعظیم کرنا جان اور عقل پر لازم ہے۔۔۔میں ہمیشہ سے مولا علی جل جلالہ کو سجدہ کرتا ہوں اور ان کے در کی غلامی کو باعثِ افتخار سمجھتا ہوں۔۔۔مولا علی جل جلالہ کے علاوہ کسی کو سجدہ کرنا گناہ ہے اور حرام ہے۔۔۔۔جو مولا علی جل جلالہ کے در کی خاک بن گیا وہ نجات پا گیا۔۔۔۔میں درِ مولا علی جل جلالہ کا ایک گدا ہوں اور اس در کو میں کبھی نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔یہ سچ ہے کہ میں مولا علی جل جلالہ کی صحبت میں بیٹھنے کے لائق نہیں ہوں یہ میرے مولا جل جلالہ کا کرمِ خاص ہے کہ وہ مجھے اپنا حیدار سمجھتے ہیں۔۔۔مولا علی جل جلالہ دین اور دنیا کی سلطنت کے بڑے جلال والے سلطان ہیں۔۔ مولا علی جل جلالہ کا در عزت اور بلندی کا کعبہ ہے۔۔۔مولا علی جل جلالہ شاہِ آسمان ہیں اور چاند و سورج ان کے غلام ہیں۔۔۔مولا علی جل جلالہ کی ولایت کے فیض سے سورج اور چاند کا چہرہ منور ہے۔۔۔اے مومنوں دنیا کی محبت کو ترک کر دو اور خود کو عشقِ علی جل جلالہ میں فنا کر دو کیونکہ اس فنا میں ہی ہماری بقا ہے۔۔۔۔مولا علی جل جلالہ کا عشق دل کا محبوب اور محرم ہے ۔۔۔۔اگر میں عشق کی سختی سے مر بھی جاؤں تب بھی اپنے دل کو درِ مولا علی جل جلالہ سے نہ ہٹاؤں گا۔

(حوالہ: کتاب سفارت عشق صفحہ ۱۰۵۱)

شانِ نزولِ مولا عباس جل جلالہ

خالقِ عالمین ربِ ال ارباب رازقِ کائنات مولا علی جل جلالہ نے مولا عباس جل جلالہ کے نزول کے موقع پر فرمایا اے لوگوں یہ نہ سمجھنا کہ عباس کی آمد عام انسانوں جیسی ہے۔۔۔عباسؑ کی آمد عام انسانوں جیسی نہیں ہے۔۔۔

عباسؑ جہاں میں ویسے ہی آئے جیسے سورج کی پہلی کرن آسمان سے زمین کی طرف آتی ہے اور پوری زمین کو روشن کر دیتی ہے۔۔۔عباس کا نزول ہوا جیسے قرآن کا نزول ہوا تھا۔۔جیسے محمد رسول اللہؐ پر قرآن نازل ہوا ہوا تھا ویسے ہی مجھ پر عباس نازل ہوئے ہیں۔۔عباس مجھ پر نازل ہونے والا قرآن ناطق ہیں۔۔

(حوالہ: کتاب العباس، صفحہ ۷۷۹)

مولا عباس جل جلالہ باب الحوائج

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا محمد باقر جل جلالہ نے فرمایا مولا عباس باب الحوائج ہیں۔۔۔عباس جل جلالہ مومنوں کی تمام تمناؤں اور امیدوں کو پورا کرنے والے ہیں عباسؑ مانگے جانے والی دعاوں کو مستجاب کرنے والے ہیں۔۔۔عباسؑ امیدوں کے محافظ ہیں۔۔۔عباسؑ تمناؤں کے ضامن ہیں۔۔۔عباسؑ دعاؤں کے پروردگار ہیں۔۔۔

(حوالہ: کتاب محافلِ تشیع، صفحہ ۸۰)

شانِ ابو لفضل العباس جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبرِ معظم امامِ حق مولا سجاد جل جلالہ نے مولا عباس جل جلالہ کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا عباسؑ تمام معصومین کے امیر، اولیا کے سردار اور آل محمدؑ کے آقا ہیں۔۔۔عباسؑ تمام فضیلتوں اور فضائل کے مالک ہیں۔۔۔اللہ کے فضل کے پروردگار عباسؑ ہیں۔۔۔محمدؑ و آل محمدؑ کے فضائل کے خالق عباس ہیں۔۔۔تمام انبیا کی فضیلتوں کے صاحب عباسؑ ہیں۔۔۔ہر افضل کو افضل بنانے والے عباسؑ ہیں۔۔۔ ہر بزرگ کو بزرگ بنانے والے عباسؑ ہیں۔۔۔ہر شان والے کو شان عطا کرنے والے عباسؑ ہیں۔۔۔

(حوالہ: کتاب العباس، صفحہ ۱۰۴۰)

آیت اللہ العظمیٰ رہبرِ معظم مولا حسین جل جلالہ نے فرمایا پنجتنؑ کی وحدت کو ابولفضل العباسؑ کہتے ہیں۔عباسؑ ہم پنجتنؑ کی صفتوں اور فضیلتوں کا مجموعہ ہیں۔۔

ہم پنجتنؑ اللہ کے راز دار ہیں اور عباسؑ ہمارے راز دار ہیں۔۔ہم پنجتنؑ اللہ کی حقیقت ہیں اور عباسؑ ہماری حقیقت ہیں۔۔۔ہم پنجتنؑ میں اللہ نظر آتا ہے اور ہم عباسؑ میں نظر آتے ہیں۔۔۔

(حوالہ: کتاب العباس، صفحہ ۸۸)

ابو لفضل العباس جل جلالہ کے فضائل

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا تقی جل جلالہ نے مولا عباس جل جلالہ کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرمایا:

ابولفضل العباسؑ تو خود تمام تر فضیلتوں کو وجود میں لانے والے ہیں ان کے فضائل بیان کرنا ناممکن ہے۔۔عباسؑ اللہ کے تمام تر فضل وکرم کے مالک ہیں۔۔عباسؑ ہی فضل مبین کے خالق وسردار ہیں۔۔کائنات کی تمام تر فضیلتیں عباسؑ کی خلق کردہ مخلوق ہیں۔۔۔تمام فضیلتیں شب وروز در عباسؑ پر سجدہ کرتی ہیں۔۔عباسؑ پروردگار فضل ہیں۔۔ہم معصومینؑ کے جتنے بھی فضائل ہیں وہ ابو لفضل العباسؑ کے ہی خلق کردہ ہیں۔۔۔یہی وجہ ہے کے عباسؑ کا نام ابوالفضل رکھا گیا ہے۔۔

اے مومنو ! جب بھی زندگی میں کسی مصیبت اور پریشانی میں گھر جاؤ تو پاکیزہ نیت کے ساتھ ابو الفضلؑ سے مانگنا۔۔۔یقیناً عباسؑ تم پر اپنے فضل وکرم کی بارش کردیں گے۔۔۔

(حوالہ: کتاب العباس ،۱۴۱ ،۷ ، طبع نجف ،مولف:ابواحمد زراع)

شانِ عَلَمِ مولا عباس جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبرِ معظم امام حق مولا علی رضا جل جلالہ نے فرمایا کائنات کو خلق کرنے سے قبل مولا عباسؑ کا علم وجود میں لایا گیا۔۔۔عرش الٰہی اور فرش کے درمیان جو فاصلہ ہے یہ علمِ عباسؑ کی وجہ سے ہے۔۔علمِ عباسؑ ایک نورانی ستون ہے جس نے عرشِ خدا کو اٹھا رکھا ہے۔۔۔اور آسمان علمِ عباسؑ کا پرچم ہے جس کا سایہ تمام دنیا پر قائم ہے۔۔۔یہ عباسؑ کے پرچم کا سایہ ہی ہے جس کی وجہ سے کائنات کے جانداروں میں جان ہے۔۔۔یہ عَلَمِ عباسؑ کا فضل ہے جس کی وجہ سے عرش و فرش موجود ہیں۔۔

(حوالہ: کتاب فاتح کربلا جلد ۲ صفحہ ۶)

عباس جل جلالہ خالقِ آب

آیت اللہ العظمیٰ رہبرِ معظم امام حق مولا علی نقی جل جلالہ نے فرمایا مولا ابوالفضل عباسؑ کائنات کے تمام پانیوں کو ایجاد کرنے والے ہیں۔۔۔عالم میں جتنا بھی پانی ہے مولا عباسؑ کا پیدا کردہ ہے۔۔۔آب ابوالفضل عباسؑ کی ایک مخلوق ہے اور انہی کے حکم کے مطابق عمل کرتا ہے۔۔۔تمام دریا، تمام سمندر، تمام بحر، تمام نہریں عباسؑ کی خلق کردہ ہیں اور عباسؑ ہی کے زیر تصرف ہیں۔۔۔جب جہاں کہیں کسی کو ایک قطرہ آب بھی میسر ہوتا ہے تو وہ عباسؑ کی عطا اور فرمان کے مطابق ہوتا ہے۔۔

(حوالہ: کتاب فاتح کربلا، جلد ۲، صفحہ ۹۱)

کَرم عباس جل ِ جلالہ کا۔۔

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا جعفرِ صادق جل جلالہ نے فرمایا عباسؑ وہ کریم ہیں جن کو جب بھی بلایا جائے جہاں بھی بلایا جائے وہ اپنے فریادی کی مدد کو آتے ہیں۔۔۔

عباسؑ وہ کریم ہیں جو اپنوں پر بھی کرم فرماتے ہیں اور غیروں پر بھی کرم کرتے ہیں۔۔۔۔ جو لوگ عباسؑ پر توکل کرتے ہیں عباس ان کی مدد ضرور فرماتے ہیں۔۔۔ عباس وہ کریم جنہوں نے آدم سے لے کر آج تک ہر جاندار پر اپنا کرم کیا ہے۔۔۔ جب نوح کی کشتی طوفان میں پھنسی تھی تو نوحؑ نے عباس کو پکارا اور عباس نے ان پر اپنا کرم کیا اور ان کی مشکل آسان کی۔۔۔ ابراہیم کو جب آگ میں ڈالا گیا تو ابراہیمؑ نے عباسؑ سے مدد مانگی اور عباسؑ نے ان پر اپنا کرم کیا۔۔ جب یونسؑ مچھلی کے پیٹ میں مقید تھے تو انہوں نے جنابِ عباسؑ سے کرم کی درخواست کی اور عباسؑ نے اپنی شان کے مطابق ان پر کرم کیا۔۔۔

موسیٰؑ کو جب فرعون سے مقابلے میں عباسؑ کی مدد درکار تھی تو موسیٰؑ نے جنابِ عباس کو بلایا اور عباس نے موسیٰؑ پر اپنا خاص کرم کیا۔۔۔ یوسفؑ قید خانے میں قید ہوئے تو انہوں نے اپنی مشکل میں عباسؑ کو یاد کیا اور عباسؑ نے اپنی شانِ کریمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان ک دادرسی کی حضرت عباسؑ نے ہر دور میں ہر زمانے میں مدد مانگنے والوں اور کرمِ الٰہی کے طلب گاروں کی مدد کی اور ہر مدد مانگنے والے پر اپنا کرم اعلیٰ ترین کرم کیا۔۔۔ دنیا باقی ہے تو صرف عباسؑ کے کرم سے باقی ہے اگر عباسؑ کا کرم نہ ہوتا تو دنیا باقی نہ رہتی۔۔

(حوالہ: کتاب معارف ایمان صفحہ ۸۰)

عبد الزھرا جل جلالہ

جنابِ رسول اللہ احمدِ مجتبیٰ محمدِ مصطفیٰ جل جلالہ جل شانہ نے جنابِ سیدہ فاطمۃ الزھرا جل جلالہ کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا ساری کائنات جس کی عبادت کرتی ہے وہ جنابِ سیدہ فاطمۃ الزھرا جل جلالہ کی عبادت کرتا ہے۔۔ عالمین کا معبود فاطمہ جل جلالہ کا عبد ہے۔۔۔ تمام انبیا، تمام ملائیک، اور تمام انسانوں کا معبود جناب زھرا جل جلالہ کا غلام ہے اور جنابِ سیدہ جل جلالہ کی ہی عبادت کرتا ہے۔۔۔

(حوالہ: کتاب اُم التوحید، صفحہ ۳۸۱)

اُم التوحید جل جلالہ

خالقِ عالمین رازقِ کائنات مولائے کُل امام علی جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا۔۔۔ معصومینؑ حقیقتِ توحید ہیں اور جنابِ سیدہ فاطمۃ الزھرا جل جلالہ جل شانہ اُم التوحید ہیں۔۔۔ خدا اور تمام معصومینؑ جنابِ سیدہ فاطمۃ الزھرا جل جلالہ کے پروردہ ہیں۔۔ جنابِ فاطمہ جل جلالہ مالکِ توحید ہیں اور امورِ توحید کی ضامن ہیں۔۔۔

(حوالہ: کتاب اُم التوحید، صفحہ ٦٧)

ثنا خوانِ خاکِ پائے زھرا جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا محمد باقر جل جلالہ جل شانہ کی بارگاہ میں ایک صحابی حاضر ہوئے اور امام سے دریافت کیا کہ قرآن میں جناب سیدہ فاطمۃ الزھرا جل جلالہ جل شانہ کی شان میں کیا کچھ موجود ہے۔۔؟؟

مولا امام باقر جل جلالہ نے فرمایا قرآن بزرگ ہے مگر اتنا بزرگ نہیں کہ بزرگیِ فاطمۃ الزھرا جل جلالہ بیان کر سکے۔۔۔ قرآن وسیع ہے مگر اس کی وسعت اتنی نہیں کہ اس میں تمام فضائلِ فاطمۃ الزھرا جل جلالہ سما سکیں۔۔۔ حقیقت یہ ہے کہ تمام آسمانی کتب اور قرآن صرف ثنا خوانِ خاکِ پائے زھرا جل جلالہ ہیں۔۔۔

قرآن سمیت تمام آسمانی کتب جنابِ سیدہ فاطمۃ الزھرا جل جلالہ کی خاکِ پا کی ثنا خوانی اور مدحت میں مصروف ہیں۔۔

(حوالہ: کتاب اُم التوحید، صفحہ ۷۱)

وجۂ عزت و فضیلت و طاقت و قدرت

خالقِ عالمین رزاقِ کائنات مولائے کُل امام علی جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا کائنات میں مجھ علی سے زیادہ فضیلت والا کوئی نہیں۔۔تمام عالم میں مجھ علی سے زیادہ عزت والا کوئی نہیں۔۔۔مگر میری تمام فضیلتیں، میری تمام عزتیں، میری تمام تر طاقت و قدرت جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہرا جل جلالہ جل شانہ کی وجہ سے ہیں۔۔۔

(حوالہ: کتاب جمالِ معرفت، صفحہ ۳۸)

سجدہ گاہِ خدا

آیت اللہ العظمٰی رہبرِ معظم امامِ حق مولا موسیٰ کاظم جل جلالہ نے فرمایا درِ جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہرا جل جلالہ جل شانہ خدا اور اس کے ملائکہ اور اس کے انبیا کے سجدہ کرنے کا مقام ہے۔۔۔خدا کی خدائی باقی نہ رہے اگر وہ درِزہرا پر سجدہ ریز نہ ہو۔۔۔

(حوالہ: کتاب احوالِ عرفان، صفحہ ۴۸)

سید و امیر

جنابِ رسول اللہ احمدِ مجتبیٰ محمدِ مصطفیٰ جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا میں سید الانبیا ہوں اور جنابِ سیدہ فاطمۃ الزہرا جل جلالہ میرے سید ہیں۔۔علیؑ مرتضیٰ امیر المومنین ہیں اور جنابِ فاطمۃ الزہرا جل جلالہ ان کے امیر ہیں۔۔۔۔اسی سبب ہم پر جنابِ فاطمۃ الزہرا جل جلالہ کی عزت و تعظیم کرنا واجب ہے۔۔

(حوالہ: کتاب احوالِ عرفان، صفحہ ۷)

ذکر توحید

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امامِ حق مولا علی رضا جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا سب سے بہترین عمل ہم معصومینؑ کا ذکر کرنا ہے اور ذکر کی معراج فضائلِ جنابِ فاطمۃ الزہرا جل جلالہ بیان کرنا ہے۔۔۔جو بھی فضائلِ جنابِ سیدہ جل جلالہ کو چھپاتا ہے یا فضائلِ جنابِ سیدہ جل جلالہ پر شک کرتا ہے وہ ابلیس ہے۔۔۔

(حوالہ: کتاب اُم التوحید، صفحہ ۲۰۷)

خالقِ نور و روحِ خدا

جنابِ سیدہ فاطمۃ الزھرا جل جلالہ نے فرمایا میں ہوں خالقِ نور اللہ۔۔۔میں ہوں خالقِ روح اللہ۔۔۔
ہم اپنے عابدین کے اجسام میں روح پھونکتے ہیں اور ان کے زہنوں میں اللہ کا نور نازل کرتے
ہیں۔۔۔

(حوالہ: کتاب اُم التوحید، صفحہ ۱۰۰۶)

شان بی بی پاک جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم خالق حقیقی رب العالمین امامِ حق مولا علی جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا میں تمام
عالمین کا حاکم اور سردار ہوں مگر جنابِ سیدہ فاطمۃ الزھرا جل جلالہ میری بھی حاکم اور سردار ہیں۔۔
میں تب تک کوئی کام انجام نہیں دے سکتا جب تک اس میں جنابِ سیدہ فاطمۃ الزھرا جل جلالہ کا حکم
شامل نہ ہو۔۔کائنات میری تعظیم کرتی ہے اور میں فاطمہ جل جلالہ کی تعظیم کرتا ہوں۔۔پورا عالم
میری تسبیح کرتا ہے اور میں فاطمہ جل جلالہ کے تسبیح کرتا ہوں۔۔۔تمام مخلوقات میرے آگے جھکتی ہیں مگر
میں فاطمہ جل جلالہ کے آگے جھکتا ہوں۔۔

آیت اللہ عظمیٰ رہبر معظم رسول اللہ جل جلالہ سے حضرت ابوذر غفاریؓ نے دریافت کیا یا رسول اللہ جل جلالہ آپ بی بی فاطمہ زہرا جل جلالہ کی تعظیم میں کیوں کھڑے ہوتے ہیں۔۔؟؟ کیا آپ ان کو بیٹی کی حثیت سے احترام کرتے ہیں۔۔؟؟ رسول پاک جل جلالہ نے فرمایا جناب فاطمۃ الزھرا جل جلالہ کا احترام کرنا مجھ پر لازم ہے۔۔ میں زہرا جل جلالہ کا احترام اس لیے نہیں کرتا کہ وہ میری بیٹی ہے بلکہ ان کے احترام کی وجہ یہ ہے کہ میں ان کی حقیقت سے کچھ حد تک واقف ہوں۔۔ جناب فا طمۃ الزھرا جل جلالہ میرے گھر میں بیٹی بن کر ضرور نازل ہوئی ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ ہی تو مجھ کو نبوت عطا کرنے والی ہستی ہیں۔۔۔ میں اسی ذات کا پیغام لے کر ہی تو دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔۔ مجھ سے پہلے جتنے نبیؑ بھیجے گئے سب جنابِ فاطمہ جل جلالہ کے طابع تھے اور ان ہی کے احکامات پر عمل کرتے تھے اور میرے بعد آنے والے تمام امامؑ بھی فاطمہ جل جلالہ کے پروردہ ہونگے اور انہی کے احکامات پر عمل کریں گے۔۔

حضرت ابوذرؓ نے پوچھا یا رسول اللہ جل جلالہ کیا جناب فاطمۃ الزھرا جل جلالہ ہی اللہ ہیں۔۔؟؟؟ رسول اللہ جل جلالہ نے مسکرا کر فرمایا اللہ تو خو فاطمہ جل جلالہ کے احکامات کا طابع ہے۔۔ وہ فاطمہ جل جلالہ ہی تو ہیں جن کی عبادت خود اللہ بھی کرتا ہے۔۔ حضرت ابوذرؓ نے فرمایا یا رسول اللہ جل جلالہ کچھ وضاحت فرمادیں۔۔

رسول اللہ جل جلالہ نے فرمایا حقیقت یہ ہے کہ فاطمہ جل جلالہ کی نعالین پاک کی خاک میں سیکڑوں خدا اپنی تمام تر خدائی کے ساتھ موجود ہوتے ہیں۔۔ فاطمہ جل جلالہ توحید کی پروردگارِ اعظم ہیں۔۔ فاطمہ جل جلالہ کی رضا سے اللہ کا وجود قایم ہے جس لمحے جنابِ فاطمہ زہرا جل جلالہ کی رضایت شامل نہ رہی اللہ کا وجود بھی قایم نہیں رہے گا۔۔

اے ابوذر یہ جان لو جنابِ فاطمہ جل جلالہ جسے چاہیں خالق بنادیں جسے چاہیں مخلوق بنادیں جسے چاہیں افضل بنادیں اور جسے چاہیں کمتر بنادیں۔۔ کائنات عالم کا تمام تر نظام فاطمہ جل جلالہ کے ہاتھوں میں ہے۔۔ جو ہوتا ہے جہاں ہوتا ہے جیسا ہوتا ہے جب ہوتا ہے سب جنابِ فاطمہ جل جلالہ کی مرضی و منشا سے ہوتا ہے۔۔۔ جو فاطمہ جل جلالہ کا دل دکھائے گا وہ تباہ و برباد ہوگا اور جو فاطمہ جل جلالہ کی رضا حاصل کرلے گا اس کو جو مقام عطا ہوگا اس کا انسانی تصور میں آنا ممکن نہیں۔۔

آیت العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا محمد باقر جل جلالہ سے ایک صحابی نے پوچھا کہ مولا جب دنیا کا سارا نظام آپ معصومینؑ کے ہاتھوں میں ہے تو ایسے حالات میں خدا کیا کرتا ہے۔۔؟ کیا خدا کچھ بھی نہیں کرتا۔۔؟؟ مولا باقرؑ نے فرمایا خدا عبادت میں مشغول رہتا ہے۔۔ صحابی نے پوچھا خدا کس کی عبادت کرتا ہے۔۔؟؟ خدا کون سی عبادت کرتا ہے۔۔؟؟ مولا باقرؑ نے فرمایا خدا سلمانؑ بن کر درِ جناب زہرا جل جلالہ کی جاروب کشی کرتا ہے۔۔۔ یہ ہی اس کی عبادت ہے۔۔۔

" بزرگی و عظمتِ مولا علی(جَلِ جلالہ جَلِ شانہ)"

خالقِ عالمین ربِ ال ارباب معبودِ اعظم مولا علی جل جلالہ نے فرمایا میں ایسا پروردگار ہوں جس کی بزرگی وعظمت کولوگ سمجھنے سے قاصر ہیں۔۔۔اگر میں نے اپنی فضیلت کا ایک باب بھی لوگوں پر ظاہر کر دیا تو لوگ حیرانی و پریشانی سے ہلاک ہو جایں گے۔۔۔لوگوں کے جاننے کے لیے اتنی ہی حقیقت کافی ہے کہ لوگ جسے اپنا معبود سمجھتے ہیں وہ میرے نقشِ پا پر سجدہ ریز ہوکر اپنی عبادت کرتا ہے۔۔۔ جسے لوگ رازق سمجھتے ہیں وہ میرے در سے رزق کی بھیک پاتا ہے۔۔۔

جیسے لوگ خالق سمجھتے ہیں اس کو میں نے اپنے امر سے خلق کیا ہے۔۔۔جسے لوگ رب سمجھتے ہیں اس کو پالنے والی ذات میری ہے۔۔جسے لوگ اپنا مالک سمجھتے ہیں اس کا امیر میں ہوں۔۔۔جسے لوگ خدا سمجھتے ہیں وہ میرے غلاموں جیسا ہے۔۔جسے لوگ مسجود سمجھتے ہیں وہ میرے آگے جھکتا ہے۔۔۔جسے لوگ قادرِ مطلق سمجھتے ہیں وہ میرے حکم کا طابع ہے۔۔

میں عالمین اور عالمین میں موجود ہر شہ کو پیدا کرنے والا ہوں۔۔میں اول و آخر کا پروردگار ہوں۔۔۔۔ میں قیامت کو خلق کرنے والا ہوں۔۔میں عالمین میں رزق بانٹا ہوں۔۔۔میں ہی موت اور حیات کا حاکم ہوں۔۔۔۔میں ہی جنت و جہنم عطا کرنے والا ہوں۔۔۔میں کاینات کا نظام چلاتا ہوں۔۔۔میں ہر شہ پر قدرت رکھتا ہوں۔۔۔

(حوالہ: کتاب احکامِ علویہ صفحہ ۸۸)

" عبادت و ذکر علی (جل جلالہ) "

خالقِ عالمین رب ال ارباب معبود اعظم مولا علی جل جلالہ نے فرمایا میرے اسم کا ورد کرنا مومنوں کی عبادت ہے۔۔۔میرے ذکر کے بغیر کوئی عبادت مکمل نہیں ہے۔۔۔۔

جس عبادت میں میرا ذکر شامل نہ ہو وہ عبادت باطل ہے۔۔۔خود عبادت میرا ذکر کر کے عبادت کا درجہ حاصل کرتی ہے۔۔۔میرا ذکر کرنا اور میرے اسم کا ورد کرنا عبادت کی عبادت ہے۔۔۔

(حوالہ: کتاب احکام علویہ، صفحہ ۶۹)

" حقیقتِ عقل اور فضائل مولا علی (جل جلالہ) "

خالقِ عالمین رب ال ارباب معبود اعظم مولا علی جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا مخلوق کی عقل کبھی میری حقیقت اور میرے فضائل کو نہیں سمجھ سکتی۔۔میری حقیقت اور میرے فضائل عقلوں میں نہیں سما سکتے۔۔۔مخلوق کی عقل جب اپنی معراج پر پہنچتی ہے تو خود کو میرے فضائل کے سامنے حقیر و کمتر پاتی ہے۔۔عقل جب اپنے عروج کو پہنچتی ہے تو میرے فضائل کو دیکھ کر حیران رہ جاتی ہے اور یہ حیرانی ہی عقل کی انتہا ہے۔۔۔

(حوالہ: کتاب اسرار و حقائق، صفحہ ۸)

” حقیقتِ موت و حیات “

خالقِ عالمین ربِ الارباب معبودِ اعظم مولاعلی جل جلالہ نے فرمایا میں موت اور حیات کا خالق ہوں۔۔۔ میں وہ ہوں جس نے موت اور حیات جو زندگی بخشی۔۔ میں وہ ہوں جس نے کائنات کے آغاز سے موت کو حیات پر فتح کیا اور ہمیشہ ہی موت حیات پر غالب رہی۔۔

لیکن بہت جلد وہ زمانہ بھی آئے گا جب میں حیات کو موت پر فتح یاب کردوں گا اور حیات موت پر غلبہ حاصل کرلے گی۔۔

میں موت کو ہلاک کردوں گا اور مخلوقات کھیں گی کہ یہ موت کہاں گی اور آتی کیں نہیں۔۔۔ مگر تب موت غارت ہو چکی ہوگی اور کسی کو نہیں ملے گی۔۔

(حوالہ: اسرار و حقائق ،صفحہ ۵۵)

شانِ سکینہ بنت الحسین جل جلالہ جل شانہ

حضرت ابوبصیرؒ نے مولا امام جعفر صادق جل جلالہ جل شانہ سے جنابِ سکینہ بنت الحسین جل جلالہ جل شانہ کی شان بزرگی کے بارے میں دریافت کیا تو مولا صادق جل جلالہ نے فرمایا۔۔

جنابِ سکینہ بنت الحسین جل جلالہ جل شانہ عالمین کی حاکم ہیں۔۔۔ محققین کی صلوۃ ہیں۔۔ موحدین کا دین ہیں۔۔ سالکین کی رہبر ہیں۔۔۔ عارفین کا قرآن ہیں معلمین کی عالم ہیں ۔۔۔ متقین کی سردار ہیں۔۔۔ کاملین کی آقا ہیں۔۔ کعبے کی سجدہ گاہ ہیں۔۔ اللہ کا نزول ہیں۔۔۔ امامت کا ظہور ہیں۔۔۔ نبیوں کی نبوت ہیں۔۔ رسولؐ کی معراج ہیں۔۔ جنابِ فاطمۃ الزھراؑ کی صدا ہیں۔۔ مولا علیؑ کی شان ہیں۔۔۔ مولا حسنؑ کی پہچان ہیں۔۔۔ مولا حسینؑ کی جان ہیں۔۔ مولا زین العابدینؑ کی عبادت ہیں۔۔ مولا محمد باقرؑ کی عزت ہیں۔۔ مولا جعفر صادقؑ کی تبلیغ ہیں۔۔۔ مولا موسیٰ کاظمؑ کی ریاضت ہیں۔۔ مولا علی رضاؑ کی فضیلت ہیں۔۔ مولا تقیؑ کا تقوی ہیں۔۔ مولا علی نقیؑ کا شرف ہیں۔۔ مولا حسن عسکریؑ کی رحمت ہیں۔۔ مولا محمد مہدیؑ کے امامت ہیں۔۔ جنابِ سیدہ زینبؑ کی زینت ہیں۔۔۔ مولا ابوالفضل العباسؑ کا ایمان ہیں۔۔ جناب سیدہ اُم کلثومؑ کی رِدا ہیں۔۔ مولا علی اصغرؑ کی نِدا ہیں۔۔ مولا علی اکبرؑ کی قوت ہیں۔۔۔ مولا قاسمؑ کی لطافت ہیں۔۔۔ تمام معصومینؑ کے لیے باعث سکون و اطمینان ہیں۔۔۔

(حوالہ کتاب: سکینہ بنت الحسین، صفحہ ۱۱۷)

آیت اللہ العظمیٰ رہبرِ معظم امام برحق مولا رضا جل جلالہ نے فرمایا۔۔

جناب سیدہ سکینہ جل جلالہ اللہ کی اس گرانقدر نعمت وبرکت کا نام ہے جس کو تمام انبیاؑ کی رہنمائی کے لیے نازل کیا گیا ہے۔۔مگر ان کا مجسم نزول صرف قلبِ مولا حسین جل جلالہ پر ہوا۔۔اللہ نے مولا حسین جل جلالہ کی دل کی خوشنودی اور تسکین کی خاطر اپنی سب سے گرانقدر نعمت بی بی سکینہ جل جلالہ جل شانہ کو نازل کیا۔۔ جناب سکینہ جل جلالہ اللہ کے تمام تر سکون اور امن کی خالق اور ضامن ہیں۔۔ دنیا میں جہاں جہاں چین، امن اور سکون دیکھو سمجھ جاو وہاں کے رہنے والوں سے بی بی سکینہ جل جلالہ راضی ہیں اور جہاں اشتعال، بے چینی اور اضطراب دیکھو سمجھ جاوان سے جنابِ سکینہ جل جلالہ ناراض ہیں۔۔ (حوالہ: خطبات رضوی جلد ا، صفحہ ۲۷ طبع مشہد)

کرمِ جناب سکینہ بنت الحسین جل جلالہ جل شانہ

مولا امام علی نقی جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا۔۔۔

دریاؤں کے پانی سوکھ جاتے۔۔سمندر خشک ہو جاتے۔۔آسمان سیاہ پڑ جاتا۔۔زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی۔۔آفتیں عالمین کا مقدر بن جاتیں۔۔۔عذاب کائنات پر واجب ہو جاتے۔۔تمام جاندار بے جان ہو جاتے۔۔۔مصیبتیں دنیا کا حق بن جاتیں اگر جناب سیدہ سکینہ جل جلالہ جل شانہ ہر وقت ، ہر گھڑی، ہر زمانے میں، ہر جگہ کائنات میں موجود نہ ہوتیں۔۔ جنابِ سکینہ جل جلالہ جل شانہ کی وجہ سے حیات زندہ ہے۔۔۔

(حوالہ کتاب: سکینہ بنت الحسینؑ، صفحہ ۴۱۶)

پانی کی فضیلت

مولا امام علی رضا جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا۔۔
اے مومنوں پانی پیو تو جنابِ سکینہ جل جلالہ کا شکر ادا کیا کرو۔۔۔ یہ پانی جنابِ سکینہ جل جلالہ کی خلق کردہ مخلوق ہے۔۔ پانی جنابِ سکینہ جل جلالہ کے نعالینِ پاک کی خاک سے خلق ہوا ہے اور اُسی نعالینِ پاک کے صدقے میں آج بھی جاری ہے۔۔۔ پانی جنابِ سکینہ جل جلالہ کی عطا کردہ عظیم ترین نعمت ہے۔۔۔ مخلوق کی زندگی کا سبب پانی نہیں ہے بلکہ مخلوق کی زندگی کا سبب جنابِ سکینہ جل جلالہ جل شانہ کی نعالینِ پاک کا صدقہ ہے۔۔ جنابِ سکینہ جل جلالہ کی نعالینِ پاک کی خاک نے تمام مخلوقات کو زندہ رکھا ہوا ہے۔۔ (حوالہ کتاب: سکینہ بنت الحسینؑ، صفحہ ۵۸۱)

جناب سکینہ جل جلالہ جل شانہ باعث سکونِ عالمین

مولا امام محمد باقر جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا۔۔
سکون، چین، اطمینان اور آرام کی پروردگار جناب سیدہ سکینہ جل جلالہ جل شانہ ہیں۔۔ عالمین میں جس کو سکون میسر ہے وہ جناب سکینہ جل جلالہ کی وجہ سے ہے۔۔۔ عالمین میں اگر کوئی چین سے رہ رہا ہے تو جنابِ سکینہ جل جلالہ کے صدقے میں رہ رہا ہے۔۔ عالمین میں اگر کسی کا نفس مطمئن ہوگیا ہے تو وہ جناب سکینہ جل جلالہ کی عطا سے ہے۔۔ عالمین میں اگر کسی کو آرام نصیب ہوا ہے تو جناب سیدہ سکینہ جل جلالہ جل شانہ کے سبب سے ہوا ہے۔۔ (حوالہ کتاب: سکینہ بنت الحسینؑ، صفحہ ۶۲)

سلطانِ کائنات مولا امام علی رِضا جل جلالہ جل شانہ

حضرت اباصلتؓ روایت کرتے ہیں کہ میرے آقا و مولا امام علی رِضا جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا میں سارے عالمین کا سلطان اَحد ہوں۔۔سب جہانوں پر میری حکومت قائم ہے۔۔۔میں وہ بادشاہ ہوں جس کی اطاعت تمام مخلوق پر واجب ہے۔۔میں ایسا سلطان ہوں جس کی اطاعت خود خدا بھی کرتا ہے۔۔میں وہ حاکم ہوں جس کا حکم ماننا تمام موجودات پر فرض ہے۔۔ساری کائنات اللہ کو راضی کرنے میں مصروف ہے مگر اللہ صرف مجھے راضی کرنے کے لیے کوشاں رہتا ہے۔۔اور میں جلدی راضی ہونے والا ہوں۔۔زمین سے آسمان تک صرف میری بادشاہی قائم ہے۔۔میری سلطنتِ اعلیٰ کی کوئی حد نہیں میں لامحدود سلطنتوں کا مالک ِ واحد ہوں۔۔تم جہاں تک دیکھ سکتے ہو وہاں میری حکومت ہے۔۔تم جہاں تک سوچتے ہو وہاں میری حکومت ہے۔جہاں تمہاری سوچیں دم توڑ دیتی ہیں وہاں سے بھی آگے میری حکومت ہے۔۔۔فرش پر میری حکومت ہے۔۔۔عرش پر میری حکومت ہے۔۔۔کرسی پر میری حکومت قائم ہے۔۔سدرہ پر میری حکومت ہے۔۔جنت پر میری حکومت ہے۔۔جہنم پر میری حکومت ہے۔۔ روزِ قیامت پر میری حکومت ہے۔۔آسمانوں پر میری حکومت ہے۔۔زمین پر میری حکومت ہے۔۔سمندروں کی سطح پر میری حکومت ہے۔۔سمندروں کے اندر میری حکومت ہے۔۔اونچی پہاڑیوں پر میری حکومت ہے۔۔۔تپتے ریگستانوں پر میری حکومت ہے۔۔بلند و بالا درختوں پر میری حکومت ہے۔۔لہلاتی فصلوں پر میری حکومت ہے۔۔۔برستی بارشوں پر میری حکومت ہے۔۔چمکتے ستاروں پر میری حکومت ہے۔۔

روشن چاند پر میری حکومت ہے۔۔آگ اگلتے سورج پر میری حکومت ہے۔۔ چاند اروں پر میری حکومت ہے۔۔ بے جانوں پر میری حکومت ہے۔۔زندوں پر میری حکومت ہے۔۔۔مُردوں پر میری حکومت ہے۔۔انسانوں پر میری حکومت ہے۔۔ چرند پرند پر میری حکومت ہے۔۔تقسیم ہوتے ہوئے رزق پر میری حکومت ہے۔۔۔پیاس بجھاتے آب پر میری حکومت ہے۔۔موت پر میری حکومت ہے۔۔حیات پر میری حکومت ہے۔۔جسموں پر میری حکومت ہے۔۔۔روحوں پر میری حکومت ہے۔۔بشر پر میری حکومت ہے۔۔انوار پر میری حکومت ہے۔۔۔علم پر میری حکومت ہے۔۔۔ حکمت پر میری حکومت ہے۔۔فرشتوں پر میری حکومت ہے۔۔ جنات پر میری حکومت ہے۔۔سخیوں پر میری حکومت ہے۔۔۔نبیوں پر میری حکومت ہے۔۔عبادت پر میری حکومت ہے۔۔عبادتگذاروں پر میری حکومت ہے۔۔۔مشرق پر میری حکومت ہے۔۔مغرب پر میری حکومت ہے۔۔شمال پر میری حکومت ہے۔۔جنوب میری حکومت ہے۔۔ جہاں جہاں جو جو کچھ ہے اس پر میری حکومت ہے۔۔ میں جب چاہتا ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں ۔۔میں جس کو چاہتا ہوں اس کو دے دیتا ہوں۔۔جس سے چاہتا ہوں لے لے تا ہوں۔۔۔میں جس کو دے دوں اس سے کوئی طاقت لے نہیں سکتی۔۔۔ اور جس سے میں لے لوں اس کو کوئی طاقت دے نہیں سکتی۔۔میں غریبوں کا مونس ہوں۔۔۔ یتیموں کا مددگار ہوں۔۔۔مفلسوں کا حاجت روا ہوں۔۔ناداروں کا آقا ہوں۔۔ میں دولتمندوں کے محلوں کو زمین بوس کرنے والا ہوں۔۔میں ظالم ثروت مندوں کو جہنم میں بھیجنے والا ہوں۔۔میں دنیا کے تمام خودساختہ غاصب حکمرانوں پر عنقریب بدترین عذاب نازل کروں گا اور پھر کوئی غاصب باقی نہیں رہے گا۔۔

(حوالہ کتاب: مناقب رضوی ،صفحہ ۴۸)

حرمِ مطہر و پور نورِ امام علی رِضا جل جلالہ جل شانہ میں ہونے والے چند معجزات

تمام اہلِ علم واقف ہیں کہ حرمِ مطہر امام رضا جل جلالہ علوم و انوارِ الٰہی کا مرکز اور معدن ہے۔۔اس بارگاہِ عالی میں معجزات ہونا معمول کی بات ہے۔۔اہالیان مشہد مقدس کے ایک اندازے کے مطابق حرمِ امام علی رِضا جل جلالہ میں ایک ہفتے میں ۱۰۰ سے اوپر ایسے معجزات ہوتے ہیں جن کا مشاھدہ انسانوں کی آنکھ کر پاتی ہے اور ایسے معجزات جن کو انسانی آنکھ دیکھنے سے قاضر ہے ان کی تعداد کا شمار ممکن نہیں۔۔روضۂ امام رضا جل جلالہ میں ہر طرح کے مریض کو چند لمحات میں شفایاب ہوتے دیکھا گیا ہے۔۔

مولا علی رِضا جل جلالہ کی نورانی بارگاہ میں بکھاریوں کو چند دقیقوں میں ثروت مند ہوتے ہوئے دُنیا دیکھ رہی ہے۔۔مشکلوں اور پریشانیوں میں بری طرح گھرے ہوئے لوگ روضۂ امام میں آتے ہیں اور پلک جھپکتے میں مشکلات اور پریشانیوں سے نجات پاتے ہیں۔۔مولا امام رضا جل جلالہ کی سخاوتِ اعلیٰ کا مزاج کچھ ایسا ہے کہ ان کے در پر آنے والوں کے لیے دین و مذہب کی کوئی قید نہیں ہے۔۔وہاں پر رنگ و نسل کی کوئی قید نہیں۔۔۔وہاں قوم و زبان کی کوئی قید نہیں۔۔۔بس نیت صاف ہونی چاہیے۔۔

مولا امام رضا جل جلالہ کسی کو اپنی بارگاہ اعلیٰ سے مایوس نہیں لوٹنے دیتے۔۔۔مولا امام رضا جل جلالہ میں عطا ہی عطا ہے۔۔روضۂ مولا امام رضا جل جلالہ شانہ میں ہونے والے چند ایسے معجزات کا ذکر میں یہاں پر کر رہا ہوں جو مشھدِ مقدس میں مشہور و معروف ہیں اور یہ معجزات ہزراوں افراد کی موجودگی میں حرمِ پاکِ امام علی رضا جل جلالہ میں ہوئے ہیں۔۔

شہر سمنان سے ایک ٹانگوں سے معزور شخص مشھدِ مقدس میں آیا اور امام علی رضا جل جلالہ جل شانہ کی زیارت کرنے حرمِ امامؑ میں گیا۔۔حرمِ امام رِضا جل جلالہ میں پہنچ معزور مومن نے حرم کے ایک خدام سے پوچھا کہ اے خُدام میں امام رِضا سے ملنا چاہتا ہوں مجھے بتاو کہ امام علی رضا جل جلالہ کہاں ہیں۔۔۔خُدام نے اس شخص کی بات پر حیران ہوتے ہوئے کھا کہ تم کو امام رِضا جل جلالہ سے کیا کام ہے۔۔؟؟ معزور شخص نے کھا کہ میرے پاس ٹانگیں نہیں ہیں مجھے امام رِضا جل جلالہ سے اپنے لیے نئی ٹانگیں لینی ہیں۔۔خُدام نے معزور شخص کو پاگل سمجھا اور اس کی بات کو مذاق میں ٹالتے ہوئے کھا کہ سامنے جو سب سے بڑا مینار ہے س کے اوپر امامِ رِضا جل جلالہ تشریف فرما ہیں۔۔ملنا چاہتے ہو تو مینار کے اوپر چلے جاو۔۔۔ٹانگوں سے معزور مومن نے خُدام کا شکریہ ادا کیا اور مینار کی طرف بڑھا۔۔ مینار بہت اونچا ہے اور پیروں سے معزور مومن کے لیے بیسا کھیوں کو سہارے اس کی سیڑھیوں پر چڑھنا بہت دشوار تھا مومن ایک سیڑھی چڑھا اور گریہ کرتے ہوئے کہا کہ یا امام رِضا جل جلالہ میں اتنی دور سے آپ کی بارگاہ میں آیا ہوں اپاہج ہوں اتنا اوپر آپ سے ملنے کیسے آوں۔۔؟؟ مومن کا یہ کہنا تھا کہ مینار کے اوپر سے ایک آواز آئی کہ اے احمد تم اوپر آنے کی تکلیف نہ کرو ہم تم سے ملنے خود نیچے آرہے ہیں۔۔۔معزور مومن نے اپنا نام سنا تو چونک کر پوچھا کہ آپ کون ہیں اور میرا نام کیسے جانتے ہیں۔۔؟؟ پھر آواز آئی کہ احمد تم ہم سے ملنے اتنی دور سے آئے ہو اور ہمی کو نہیں پہچان رہے۔۔۔مومن نے یہ سنا اور لڑکھڑا کر گرنے لگا تو اسے کسی نور نے تھام لیا اور کھا اے احمد تم جو چاہتے تھے وہ تم کو ہم نے دے دیا ہے۔۔اب جاؤ اور جاتے ہوئے اسی خُدام سے ملو اور کھو کہ امام رِضا جل جلالہ نے فرمایا ہے کہ میرے غلاموں کو میرے عاشقوں کو پریشان نہ کیا کرو۔۔۔

مومن چند لمحوں کے لیے بے ہوش ہوگیا اور جب اسے ہوش آیا تو اس نے آواز سنی کے جاو احمد اپنے پیروں پر چل کر جاو۔۔ مومن اٹھا چوکھٹِ درِامام رِضا جل جالالہ پر سجدہ کیا اور سرورِ عشق میں جھومتا ہوا خُدام کے پاس گیا خُدام مومن کو دیکھ کر حیران ہوگیا اور اس نے کہا اۓ شخص تم تو معزور تھے تمہارے پاس ٹانگیں کہاں سے آئیں۔۔؟؟ مومن نے خُدام سے کہا کہ تمہارا شکریہ تم نے مجھے صحیح جگہ بھیج دیا۔۔ میں امامؑ سے مل لیا اور اپنے لیے نئ ٹانگیں لے لیں اور امام رِضا نے تمہارے لیے ایک پیغام بھیجا ہے کہ اۓ خُدام میرے غلاموں اور عاشقوں کو پریشان نہ کیا کرو۔۔ خُدام نے یہ بات سنی تو مومن کے پیروں میں گر گیا اور معافیاں مانگنے لگا۔۔ مومن نے کہا جاو معافی میرے امامؑ سے مانگو وہ عطا کرنے والے ہیں وہ تجھے بھی مایوس نہیں کریں گے۔۔

ایک اور واقعہ بھی پیشِ خدمت ہے۔۔ ایک یہودی عورت تھی جس کے بیٹے کو بلڈ کینسر تھا۔۔ اس نے تمام دنیا کے ڈاکٹروں سے اپنے بیٹے کا علاج کروایا مگر کچھ حاصل نہ ہوا اور تمام ڈاکٹروں نے اس کے بیٹے کو جواب دے دیا اور بتایا کہ تیرا بیٹا بس چند دن کا مہمان ہے اس کو گھر لے جاو۔۔ یہودی عورت مایوس ہوکر واپس جانے کے لیے روانہ ہوئ۔۔

عورت ترکی کی رہنے والی تھی اور دبئ میں بیٹے کا علاج کروا رہی تھی۔۔ اتفاق سے ترکی واپسی کے لیے یہودی عورت اور اس کے بیٹے کو جس جہاز کی ٹکٹ ملی اس کو تہران سے ہوتے ہوۓ ترکی جانا تھا اور چند گھنٹے تہران میں قیام بھی کرنا تھا۔۔ یہودی عورت اور اس کا بیمار بیٹا تہران ائر پورٹ پہنچتے ہیں تو یہودی عورت کو ائر پورٹ پر اپنی ایک پرانی دوست ملتی ہے۔۔ یہودی عورت اپنے بیٹے کی بیماری کی تمام روداد اپنی دوست کو سناتی ہے۔۔

یہودی عورت کی دوست تمام روداد سننے کے بعد یہودی عورت سے کہتی ہے کہ بھلے تمھیں تمام ڈاکٹروں نے جواب دے دیا ہو مگر ہمارے ایران میں شہر مشھد میں ایک ایسا ڈاکٹر ہے جس کہ پاس ہر بیماری کا علاج ہے اور کسی کو مایوس نہیں کرتا۔۔ یہودی عورت خوش ہو کر پوچھتی ہے کہ وہ ڈاکٹر کون ہے مجھے اس سے ملاو۔۔اس کی دوست کہتی ہے کہ وہ حاجت روا ہمارے امام علی رِضا جل جلالہ ہیں ان کے در پر ہر بیماری کا علاج ہے ہر مشکل کا حل ہے تم ان کے در پر جاو وہی تمہاری حاجت روای کریں گے۔۔ یہودی عورت کہتی ہے کہ ہم تو یہودی ہیں نا اور امام رِضا تو شیعوں کے مسلمانوں کے مولا اور امام ہیں وہ بھلا ہمارا کام کیوں کریں گے۔۔ایسے میں یہودی عورت کے بیٹے کو نیند آتی ہے خواب میں وہ روضہٗ امام رِضا جل جلالہ کی زیارت کرتا ہے اور وہاں سے ایک آواز آتی ہے کہ ائے بیمار شخص ہمارے پاس آجا ہمارے پاس آجا ہم تم کو ٹھیک کریں گے اور اپنی ماں سے کہ دے کہ ہم صرف شیعوں یا مسلمانوں کے مولا و امام نہیں ہیں ہمارے در سے کوئی خالی ہاتھ نہیں جاتا۔۔۔ہم سے جو کوئی مانگے گا اسے ملے گا۔۔یہودی عورت کا بیٹا خواب سے جاگتا ہے اور اپنی ماں سے کہتا ہے کہ چلو مشھد چلو مجھے امام رِضا جل جلالہ ہی ٹھیک کریں گے۔۔۔یہودی عورت نے منع کیا تو لڑکے نے خواب کی ساری روداد سنائی۔۔ یہ سن کر یہودی عورت رونے لگی اور امام سے معافی مانگنے لگی۔۔یہودی عورت اپنے بیمار بیٹے کو لے کر مشھد جاتی ہے اور امام علی رِضا جل جلالہ جل شانہ کے حرمِ پاک میں حاضر ہوتی ہے اور اپنے بیٹے کو درِ امام رِضا جل جلالہ کی چوکھٹ پر ڈال دیتی ہے اور گریہ کرتے ہوے ہوئے کہتی ہے کہ یا امام آپ سے کسی کو مایوس نہیں کرتے آپ تو سب کی سنتے ہیں۔۔آپ تو اپنوں کی بھی سنتے ہیں اور پرایوں کی بھی سنتے ہیں۔۔

ہم پر بھی اپنا کرم فرمائیں اور میرے اس اکلوتے بیٹے کو مجھے دوبارہ عنایت کر دیں۔۔ ایسے میں یہودی عورت کے بیٹے کی حالت بگڑنے لگتی ہے اور سانس بند ہو جاتی ہے۔۔ یہودی عورت رونے لگتی ہے وہ سمجھتی ہے کہ اس کا بیٹا مر گیا ہے۔۔ ایسے میں وہاں اور لوگ بھی جمع ہو جاتے ہیں سب تصدیق کرتے ہیں کہ بچہ مر گیا ہے سب عورت کو تسلیاں دینا شروع کر دیتے ہیں چند لمحے یہ صورتحال جاری رہتی ہے اور ایک دم یہودی عورت کا بیٹا اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے۔۔۔ روضۂ امامؑ کی طرف رُخ کر کے سلام پیش کرتا ہے اور سجدہ کرتا ہے۔۔ پھر ماں سے کہتا ہے کہ چلو ماں میں ٹھیک ہو گیا ہوں مجھے میرے مولاؑ نے ٹھیک کر دیا ہے۔۔ یہودی عورت یہ تمام صورتحال دیکھ کر خوشی اور حیرت سے عجیب و غریب کیفیت میں امامؑ کے روضہ کا طواف کرنے لگتی ہے کلمہ پڑھتی جاتی اور امام پر درود و سلام بھیجنے لگتی ہے۔۔۔ وہ یہودی عورت اور اس کا بیٹا شیعہ ہو گئے ' اور جب ڈاکٹروں نے دوبارہ اس لڑکے کا چیک اپ کیا تو حیران رہ گئے اور کہا کہ اس لڑکے کو سرے سے اب کوئی بیماری ہے ہی نہیں یہ تو صرف معجزہ ہے۔۔ اس واقعہ کے بعد وہ عورت اور اس کا بیٹا مشہدِ مقدس میں ہی سکونت اختیار کر لیتے ہیں اور آج تک زندہ ہیں۔۔

مناقبِ مولا امام رِضا جل جلالہ

آیت العظمٰی رہبرِ معظم امامِ برحق مولا حسن عسکری جل جلالہ نے مولا امام علی رِضا جل جلالہ کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا مولا امام رِضا جل جلالہ کی ذات اللہ کی شانِ کریمی کا نمونہ ہے۔خدا کی تمام تر رحمانیت، کریمی اور شفقت کا محور اور مظہر امام رضا جل جلالہ کی ذات ہے۔۔اللہ کی تمام تر سلطنتوں کے سلطانِ واحد کا نام رِضاؔ ہے۔۔مولا امام رِضا جل جلالہ تمام جہانوں کے شہنشاہ اعظم ہیں۔۔کائنات میں جو بھی مخلوقات ہماری ولایت پر قائم ہیں ان کی شفاعت کے ضامن مولا رِضا جل جلالہ ہیں۔۔مولا امام رِضا جل جلالہ کی رضا ہی دراصل اللہ کی رضا ہے۔۔

(حوالہ کتاب: ضامن اعلی، صفحہ ۹۹، طبع مشہد)

روضۂ امام علی رِضا جل جلالہ کی عظمت

آیت اللہ العظمٰی امام حق مولا محمد تقی جل جلالہ نے اپنے پدر بزرگوار مولا امام علی رِضا جل جلالہ کے روضۂ اطہر کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرمایا مولا رِضا جل جلالہ کا روضۂ انوار الٰہی کے سجدے کا مقام ہے۔۔۔حرم مطہر امام رِضا جل جلالہ کی چوکھٹ اہل ایمان کی سجدہ گاہ ہے۔۔۔یہ وہ اکبرو مطہر بارگاہ ہے جس کے آگے کعبہ بھی سر جھکاتا ہے۔۔۔یہی وہ در ہے جہاں سے کوئی نا امید واپس نہیں جاتا۔۔حرمِ پاکِ امام میں روزانہ لاتعداد فرشتے، انبیا اور اولیا حاضر ہوتے ہیں امام کو سلام پیش کرتے ہیں ان کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوتے ہیں اور اپنی مرادیں حاصل کرتے ہیں۔۔

(حوالہ کتاب: مناقبِ رضوی، صفحہ ۹۰)

خالقِ معجزات

صحابیِ امام رِضا جل جلالہ حضرت خواجہ مراد روایت کرتے ہیں کہ امام علی رِضا جل جلالہ نے فرمایا ازل سے ابد تک کائنات میں ہونے والے تمام معجزات کا خالق میں ہوں۔۔۔جس جس نے جہاں جہاں کسی معجزے کا مظاہرہ کیا ہے وہ میری ہی وجہ سے کیا ہے۔۔۔میں ہر معجزے کا ایجاد کرنے والا ہوں معجزات میرے عبد ہیں اور میں معجزات کا معبود ہوں۔۔۔ہر معجزہ میرے امر سے ظہور پاتا ہے۔۔۔میں جسے چاہتا ہوں معجزات سے نواز دیتا ہوں۔۔۔

(حوالہ کتاب: مناقبِ رضوی، صفحہ ۱۰۷)

شانِ مولا امام علی رِضا جل جلالہ

حضرت اباسلتؒ نے مولا رِضا جل جلالہ کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا میں نے ایک بار مولا امام رِضا جل جلالہ کی خدمت میں عرض کیا مولا مجھے اپنی کسی ایسی فضیلت سے آگاہ کریں جس سے میں ناواقف ہوں۔۔مولا امام علی رِضا جل جلالہ نے فرمایا میں اللہ کا عظیم اور عزیز ترین راز ہوں۔۔میں فرش اور عرش کا حاکم ہوں اور ہر چیز پر قادر ہوں۔۔میں وہ ہوں جس کے امر سے کائنات حرکت کرتی ہے۔۔

(حوالہ کتاب: فضائلِ رضوی، صفحہ ۱۲)

ابو لا سلام

آیت العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا موسیٰ کاظم جل جلالہ نے ایک مجلس میں جنابِ ابو طالب جل جلالہ کی شان اعظم بیان کرتے ہوئے فرمایا۔۔۔

ابو طالبؑ وہ ہیں جنہوں نے اللہ اوراس کے انبیا پر اور دینِ حق پر احسان فرمایا۔۔۔ابو طالبؑ کے احسانات کی وجہ سے آج دین حق قائم ہے۔۔۔اسلام نے ابو طالبؑ کے در سے بھیک پائی ہے۔۔ ابو طالبؑ نے اسلام کو پالا ہے اور پروان چڑھایا ہے۔۔۔ابو طالبؑ نہ ہوتے تو آج دینِ اسلام ہلاک ہو چکا ہوتا۔۔ابو طالبؑ نہ ہوتے تو آج اللہ کی شناخت باقی نہ رہتی۔۔۔ابو طالبؑ وہ ہیں جنہوں نے اللہ کو شناخت عطا فرمائی اور اللہ کی عزت انہی کے دم سے ہے۔۔۔ابو طالبؑ درحقیقت ابو لا سلام ہیں۔۔

(حوالہ: خانوادہ بنی ہاشم و اسرار الٰہی ،صفحہ ۷۰)

نبوتِ جنابِ ابو طالب جل جلالہ جلِ شانہ

ایک شخص آیت اللہ العظمٰی رہبر معظم امام حق مولا نقی جل جلالہ سے شانِ جناب ابو طالب جل جلالہ کے بارے میں دریافت کیا تو مولا نقی جل جلالہ نے فرمایا ابو طالب جل جلالہ نبی تھے برگزیدہ ترین پیغمبروں میں سے تھے۔۔۔معجزاتِ خداوندی جنابِ ابو طالبؑ کے محکوم تھے اور علوم الٰہی ان کے فرمانبردار تھے۔۔فرش کے نیچے جو کچھ ہے اس سے بھی ابو طالبؑ واقف تھے اور عرش کے اوپر جو ہے اس سے بھی جناب ابو طالبؑ آشنا تھے۔۔علم اور قدرتِ خدا ان کے حکم کے منتظر رہتے۔۔۔جو گذر گیا اس کو بھی ابو طالبؑ جانتے تھے اور جو آنے والا ہے اس کی خبر بھی ابو طالبؑ کو تھی۔۔۔

(حوالہ: خانوادہ بنی ہاشم و اسرار الٰہی ،صفحہ ۴۱۱)

عشقِ جنابِ ابو طالب جل جلالہ جل شانہ

آیت اللہ العظمٰی رہبر معظم امام حق مولا جعفر صادق جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا۔۔۔

جنابِ ابو طالب جل جلالہ سے صرف وہی شخص عشق کرسکتا ہے جو حلال زادہ ہو۔۔نسلِ حرام میں سے کوئی شخص محبِ ابو طالبؑ نہیں ہوسکتا۔۔جو بھی جنابِ ابو طالب کا حُبدار ہے صرف وہی حلالی ہے اور جو شخص اپنے دل میں جنابِ ابو طالب جل جلالہ کی محبت نہیں رکھتا وہ نسل حرام میں سے ہے اور مشرکوں سے بدتر ہے۔۔۔

(حوالہ: خانوادہ بنی ہاشم و اسرار الٰہی ،صفحہ ۲۷)

سید المجاہدین

آیت اللہ العظمیٰ رہبرِ معظم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ رسول اللہ جل جلالہ جل شانہ نے جنابِ ابو طالب جل جلالہ کی شان میں فرمایا۔۔۔۔

ابو طالب مجاہدِ اعظم ہیں۔۔۔تمام عالم میں باطل کے خاتمے کے لیے سب سے اعلیٰ جہاد جنابِ ابو طالب جل جلالہ نے کیا۔۔۔ جناب ابو طالب سید المجاہد ین ہیں۔۔

جنابِ ابو طالب جل جلالہ اہل ایمان کے ایمان کے سرپرست ہیں وہی ایمان کی مضبوط بنیاد کے خالق ہیں۔۔۔۔

(حوالہ: خانوادہ بنی ہاشم و اسرار الٰہی ،صفحہ ۳۰)

فخرِ مولا علی جل جلالہ جل شانہ

خالقِ کائنات، رزاقِ عالمین، رب ال ارباب مولائے کُل امام حق مولا علی جل جلالہ جل شانہ نے جنابِ سیدہ زینب جل جلالہ جل شانہ کے ظہورِ پرنور کے موقع پر فرمایا سیدہ زینب جل جلالہ میری زینت ہیں۔۔زینب جل جلالہ میرا غرور ہیں۔۔ جنابِ سیدہ زینب جل جلالہ میرا فخر ہیں۔۔۔سیدہ زینب جل جلالہ میرے فضائل ہیں۔۔سیدہ زینب جل جلالہ میرے عجائب ہیں۔۔سیدہ زینب جل جلالہ میری ولایت ہیں۔۔۔سیدہ زینب جل جلالہ میری امامت ہیں۔۔۔سیدہ زینب جل جلالہ میرا ہی نزول ہیں۔۔۔سیدہ زینب جل جلالہ میری بڑائی ہیں۔۔۔سیدہ زینب جل جلالہ پنجتن پاک کی وحدت کا ظہور ہیں۔۔۔

(حوالہ: کتاب فضائل معصومین بہ زبانِ معصومین صفحہ ۸۰)

رب اُلعزا

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا حسن عسکری جل جلالہ جل شانہ نے جنابِ سیدہ زینب جل جلالہ جل شانہ کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرمایا جس ہستی کے سامنے خدا جھکتا ہے وہ ہیں سیدہ زینب جل جلالہ۔۔۔جن کی خاکِ پامخلوق کے لیے عبادتگاہ ہے وہ ہیں سیدہ زینب جل جلالہ۔۔۔جن کی نعالینِ پاک پر شھنشاہ ھانِ عالم سجدہ ریز ہوتے ہیں وہ ہیں سیدہ زینب جل جلالہ۔۔۔

جن کا نام لے کر انبیا عبادت کرتے ہیں وہ ہیں سیدہ زینب جل جلالہ۔۔۔معصومین پر جن کی تعظیم کرنا لازم ہے وہ ہیں سیدہ زینب جل جلالہ۔۔۔۔تمام امام جن کے احسان مند ہیں وہ ہیں سیدہ زینب جل جلالہ۔۔۔عزاداری کی رب ہیں سیدہ زینب جل جلالہ۔۔۔۔

(حوالہ: کتاب سرعزا، صفحہ۱۳۱)

مددگارِ حقیقی

آیت اللہ العظمیٰ رہبرِ معظم امام حق مولا جعفر صادق جل جلالہ نے فرمایا جنابِ سیدہ زینب جل جلالہ جل شانہ اللہ، معصومین، انبیا اور ملایکہ کی حقیقی مددگار ہیں۔۔اللہ ہمیشہ سے ان سے مدد طلب کرتا رہا۔۔انبیا اور ملایک نے ہر مشکل میں جنابِ زینب جل جلالہ کو مدد کے لیے پکارا اور انہوں نے ان کی مدد کی۔۔ہم معصومین پوری کائنات کی مدد کرتے ہیں مگر ہماری مددگار جنابِ سیدہ زینب جل جلالہ جل شانہ ہیں۔۔

(حوالہ: کتاب اُفق سرخ، صفحہ۴۸)

مخلوقات جناب سیدہ زینب جل جلالہ جل شانہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبرِ معظم امام حق، مولا زین العابدین جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا عظمتوں، بزرگی اور پاکی کی خالق جنابِ سیدہ زینب جل جلالہ جل شانہ ہیں ہر عظیم ہستی کی خالق جنابِ زینب جل جلالہ ہیں۔۔۔ ہر عظیم مقام کی خالق جنابِ زینب جل جلالہ ہیں۔۔۔ ہر عظیم وقت کی خالق جنابِ زینب جل جلالہ ہیں۔۔۔ ہر بزرگ ہستی کی خالق جنابِ زینب جل جلالہ ہیں۔۔۔ ہر بزرگ مقام کی خالق جنابِ زینب جل جلالہ ہیں۔۔۔ ہر بزرگ وقت کی خالق جنابِ زینب جل جلالہ ہیں۔۔ ہر پاک وجود کی خالق جنابِ زینب جل جلالہ ہیں۔۔۔ ہر پاک مقام کی خالق جنابِ زینب جل جلالہ ہیں۔۔۔ ہر پاک زمانے کی خالق جنابِ زینب جل جلالہ ہیں۔۔

(حوالہ: اُفق سرخ، صفحہ ۱۰۵)

مبلغِ اعظم کون ؟؟

آیت اللہ العظمیٰ رہبرِ معظم جنابِ سیدہ زینب جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا کسی بھی عمل کی تبلیغ کرنا مومنوں پر فرض نہیں ہے سوائے عزاداری مولا حسین جل جلالہ کے۔۔۔ ہر مومن پر لازم و واجب ہے کہ وہ عزاداری حسین کی زیادہ سے زیادہ تبلیغ کرے اور ہر حالات میں عزاداری کو قائم کرے۔۔۔ ایسا کرنے والا ہی حقیقی مومن ہے اور ہمارا مبلغِ اعظم ہے۔۔۔

(حوالہ: کتاب رہبر عزا، صفحہ ۷۰)

عظیم برگنیدہ مومن عورت کون؟

آیت اللہ العظمٰی رہبر معظم جنابِ زینب جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا عظیم برگذیدہ مومن عورت وہ ہے جو ہر مقام پر ہر وقت سر عام عزاداری سید الشھد امولا حسین جل جلالہ قایٔم کرے اور اس کی ترویج و تبلیغ کرے۔۔۔ جو عورت عزادارِی حسین سے دور ہے وہ مومن اور پاکدامن نہیں ہے۔۔۔

(حوالہ: کتاب سرِ عزا، صفحہ ۲۰)

پروردگارِ عزا

آیت اللہ العظمٰی رہبر معظم امام حق مولا محمد باقر جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا عزادری سید الشھدا امام حسین جل جلالہ کی بانی اور خالق جناب سیدہ زینب جل جلالہ ہیں۔۔۔ سیدہ زینب جل جلالہ عزادری کی پروردگار اور وراث ہیں۔۔۔

(حوالہ: کتاب سر عزا، صفحہ ۴۶)

مولا علی جل جلالہ کا ہاتھ

جناب فضا صلوات اللہ علیہا جناب سیدہ زینب جل جلالہ جل شانہ سے روایت کرتی ہیں کہ جناب زینب جل جلالہ نے فرمایا کہ کائنات کی ساری طاقتیں مولا علی جل جلالہ کے ہاتھ میں ہیں۔۔ کائنات کا تمام علم مولا علی جل جلالہ کے ہاتھ میں ہے۔۔ عالمین کا سارا نظام مولا علی جل جلالہ کے ہاتھ میں ہے۔۔۔ زمین کی وسعتیں مولا علی جل جلالہ کے ہاتھ میں ہے۔۔ آسمانوں کی بلندی مولا علی جل جللہ کے ہاتھ میں ہے۔۔۔ مخلوقات کی زندگی مولا علی جل جلالہ کے ہاتھ میں ہے۔۔۔ مخلوقات کی موت مولا علی جل جلالہ کے ہاتھ میں ہے۔۔۔ سارے جہاں کا رزق مولا علی جل جلالہ کے ہاتھ میں ہے۔۔۔ جہنم و جنت مولا علی جل جلالہ کے ہاتھ میں ہے۔۔۔ خدا اور اس کے ملائکہ مولا علی جل جلالہ کے ہاتھ میں ہیں اور وہ مولا علی جل جلالہ کا ہاتھ میں زینب بنت علی ہوں۔۔۔

(حوالہ: کتاب بہار ولایت، صفحہ ۷)

آلِ زینبؑ جل جلالہ

حضرت ابو بصیرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک روز دیکھا کہ امام جعفر صادق جل جلالہ کربلا کی طرف رخ کیے ہوئے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ اے آل زینبؑ تم پر سلام، اے آل زینبؑ تم صدا سلامت رہو۔۔۔ مین نے مولاؑ سے پوچھا کہ یا مولاؑ یہ آل زینبؑ کون ہیں جن پر آپ سلام کررہے ہیں اور ان کی سلامتی کے لیے دعا کررہے ہیں؟ مولا صادقؑ نے فرمایا آل زینب دراصل عزاداری حسینؑ ہے۔۔۔ جناب بی بی زینب جل جلالہ عزاداری کی ماں ہیں۔۔ بی بی زینب جل جلالہ نے عزاداری کو خلق کیا اس کی پرورش کی اس کو پالا اس کی نگہداشت کی اس کو رزق فراہم کیا اور اسے قائم رکھا ہوا ہے۔۔ بی بی زینب جل جلالہ خالقِ عزاداری حسینؑ بھی ہیں۔۔ پروردگارِ عزاداری حسینؑ بھی ہیں ۔۔ رازق عزاداری حسینؑ بھی ہیں۔۔ ضامن عزاداری حسینؑ بھی ہیں۔۔ ربِ عزاداری حسینؑ بھی ہیں۔۔۔۔

(حوالہ: مقتل ابو بصیر صفحہ ۱۰۵۰)

مناقب آیت اللہ العظمیٰ رہبرِ معظم سیدہ بی بی زینب جل جلالہ جل شانہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا محمد باقر جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا۔۔
دین الٰہی پر سب سی زیادہ احسان کرنے والی ہستی جناب سیدہ بی بی زینب جل جلالہ جل شانہ کی ہے۔۔اللہ کا دین اگر آج جہاں میں سلامت ہے تو وہ کربلا کی وجہ سے ہے اور اگر کربلا زندہ ہے تو بی بی زینب جل جلالہ کی وجہ سے۔۔۔اگر بی بی زینب جل جلالہ نہ ہوتیں تو نہ ہی آج جہاں میں کربلا زندہ ہوتی نہ ہی آج اسلام کا وجود باقی ہوتا۔۔ آج اسلام صرف بی بی زینب جل جلالہ کی نعالینِ مبارک کے صدقے میں زندہ ہے۔۔۔

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا علی نقی جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا۔۔
حضرت زینب جل جلالہ ہماری رازق ہیں۔۔حضرت زینب جل جلالہ نے ہمیں رزقِ عزاداری سے نوازا ہے۔۔جنابِ زینب جل جلالہ بے شک خالقِ عزاداری ہیں۔۔

(مناقب زینبیہ ،صفحہ ۱۵۶۷)

جنابِ سیدہ بی بی زینب جل جلالہ جل شانہ کا عیسایوں اور مسلمانوں سے خطاب

اسیرانِ کربلا کا قافلہ جب کربلا سے شام کی طرف روانہ ہوا تو راستے میں ۳۵ شہر اور بستیاں آیں ان میں سے ۳۴ بستیاں مسلمانوں کی تھی اور ایک بستی عیسایوں کی تھی جب ۳۴ مسلمان بستیوں سے اسیرانِ کربلا کا قافلہ گزرا تو تمام مسلمانوں نے اہلِ بیتؑ پر سنگ بازی کی ان شان میں گستاخیاں کیں اور مختلف انداز میں ناموسِ رسالت کو اذیت پہنچایٔ۔۔ مگر جب عیسایٔ بستی میں اسیرانِ کربلا کا قافلہ داخل ہوا تو کویٔ اہل بیتؑ پر پتھر مارنے نہیں آیا نہ ہی تماشابین اکھٹے ہوۓ۔۔ شمر لعین اس صورتحال سے حیران ہو کر بولا کیا اس شہر میں کویٔ انسان نہیں رہتا۔۔؟؟ جب معلومات کرایٔ گیں تو پتہ چلا کہ یہ ایک عیسایٔ بستی ہے وہاں کے سب سے بڑے پادری کو وہاں لیا گیا۔۔ شمر نے کہا اے پادری تم لوگ بھی ہمارے باغیوں کا تماشا دیکھو تم بھی ان پر پتھر برساؤ تم کیوں پیچھے رہتے ہو۔۔؟ پادری نے کہا نہیں ہم ان ہستیوں پر پتھر نہیں برسا سکتے نہ ان کی تزہیک کر سکتے ہیں۔۔ یہ بہت ہی بزرگ و عظیم شخصیات ہیں ہم ان کی شان میں گستاخی نہیں کر سکتے۔۔ یہ وہی شخصیات ہیں جن کی عظمت کو تسلیم کر کر ہمارے بزرگ مباحلہ کہ موقع پر سجدہ ریز ہوۓ تھے۔۔ مباحلہ پر ہمارے بزرگوں کو اِن کی عظمت کا ادراک ہوا تھا، ہم ہمیشہ ان ہستیوں کا احترام کرتے رہیں گے۔۔

شمر لعین نے کہا کے اگر میں تم لوگوں کو مال و دولت سے نواز دوں اور تمہاری بستی کے لوگوں کے گھروں میں تمہاری خواہش کے مطابق مال و دولت پہنچا دوں تو تب بھی کیا تم لوگ ان لوگوں کی تذلیل نہیں کرو گے۔۔؟؟

عیسائی پادری نے کہا تم مسلمانوں کو شرم آنی چاہیئے اپنے نبیؐ کی ناموس کی شام میں گستاخی کرتے ہو؟ اپنے نبیؐ کی بہو بیٹیوں کو سرعام بے پردہ بازاروں میں پھرانے کی گستاخی تم کر سکتے ہو مگر ہم نہیں کر سکتے۔۔ بہ خدا ان ہستیوں کی ہمارے سامنے وہی منزلت ہے جو عیسیٰ بن مریم کی ہے۔۔ ہم سے یہ امید نہ رکھو کہ ہم ان کی شام میں گستاخی کریں گے۔۔ یہ سن کر آیت اللہ عظمیٰ رہبر معظم عالمہ غیر معلّمہ سیدہ پاک بی بی زینب جل جلالہ جل شانہ نے عیسایوں کو دعا دیتے ہوئے فرمایا اے عیسیٰ بن مریم کے ماننے والو تم سلامت رہو آج تم نے آل رسولؐ کا دل دکھانے سے پرہیز کیا ہے۔۔ اور اللہ نے تمہارے اس عمل سے خوش ہو کر تمہارے لیے کامیابی لکھ دی ہے۔۔ تم اور تمہاری آنے والی نسلیں ہمیشہ شاد و آباد رہیں گیں۔۔ وائے ہو ان مسلمانوں پر جنہوں نے ہمیں تکالیف پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔۔ ان کم ظرف مسلمانوں نے فرزند رسولؐ میرے بھائی حسینؑ کو کربلا کی تپتی ریت پر بھوکا پیاسا شہید کیا انہی مسلمانوں نے خاندانِ رسالت کو تار تار کیا یہاں تک کہ ٦ ماہ کے علی اصغرؑ کو بھی نہیں چھوڑا اور اس کو بھی تشنہ لب شہید کیا۔۔ ان بدبخت مسلمانوں نے ہی اپنے نبیؐ کی ناموسؑ کے سروں سے چادریں چھینیں اور ہمیں بازار در بازار پھرایا۔۔ خدا کی قسم ہم کبھی اس امت سے راضی نہیں ہو سکتے اور سدا ان ظالموں پر لعنت کریں گے۔۔ آج کے بعد مسلمان تا قیامت تکالیف و مصیبت کا شکار رہیں گے اور دنیا میں ہمیشہ ذلت و رسوائی کا شکار رہیں گے۔۔ دنیا کی پست ترین قوم سے بدتر ان مسلمانوں کی حالت ہوگی اور جس طرح آج یہ آل رسولؐ کا تماشا دیکھ رہے ہیں کل دنیا والے اسی انداز میں ان کا تماشا دیکھیں گے۔۔ ذلت و رسوائی ہم نے ان کی قسمت میں لکھ دی ہے جس کو دنیا کی کوئی طاقت بدل نہیں سکتی۔۔۔

یہ قوم دنیا میں بھی ذلت و رسوائی کا شکار رہے گی اور آخرت میں بدترین انجام ان کا منتظر ہے۔۔
میں اتنی با اختیار ہوں کے اگر چاہوں تو ابھی اسی وقت اس ظالم مسلمان قوم کو صفحہ ہستی سے مٹا دوں اور ان کا کوئی نام لیوا بھی باقی نہ بچے مگر ہم چاہتے ہیں کہ تا قیامت یہ امت عبرت کا نشان بن کر زندہ رہے۔۔ بیشک خدا نے ہر محسن کش قوم کو اسی قسم کے انجام سے ہمکنار کیا ہے۔۔

(حوالہ: کلائنات کربلا، صفحہ ۱۱۳، طبع قم)

شانِ بی بی زینب جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا امام جعفر صادق جل جلالہ نے فرمایا: بی بی سیدہ زینب جل جلالہ اللہ کی زینت ہیں۔۔ انہوں نے اللہ کے دین کو زندگی بخشی انہی نے حقیقت کربلا کو زندہ رکھا۔۔ بی بی سیدہ زینب جل جلالہ امامت کی محافظ ہیں اور تمام اماموں کی محافظ ہیں اور تمام اماموں کی سردار ہیں۔۔ بی بی زینب جل جلالہ کے دم سے ہی اسلام باقی ہے، امامت باقی ہے اور اللہ کا وجود باقی ہے۔۔

مولا امام موسیٰ کاظم جل جلالہ اور امورِ عالمین

مولا امام موسیٰ کاظم جل جلالہ جس زندان میں قید کیے گئے تھے اس زندان کا ایک سپاہی جس کا نام مسیّب تھا اور وہ امام کا ماننے والا تھا کہتا ہے میں ایک رات اس کال کوٹھری کے پاس گیا جہاں امام موسیٰ کاظم جل جلالہ قید تھے تو میں نے دیکھا کہ کال کوٹھری کے باہر نوری مخلوقات کی ایک لمبی قطار کھڑی ہے اور ہر طرف نور ہی نور تھا۔۔۔ صبح ہونے پر میں نے امام سے پوچھا کہ مولا کل رات یہاں کیا عالم تھا میں نے دیکھا یہاں پر نور ہی نور تھا۔۔۔ مولا موسیٰ کاظم جل جلالہ نے فرمایا کل رات کچھ ملائکہ حاضر ہوئے تھے جن کو میں نے ان کے مناقب و ذمہ داریاں عطا کیں۔۔۔ مولا موسیٰ کاظم جل جلالہ نے مزید فرمایا مسیّب تم جانتے ہو ہم یہاں اس زندان میں بیٹھ کر کائنات کا نظام چلاتے ہیں۔۔ مشرق سے مغرب تک شمال سے جنوب تک ہم ہر گوشے پر نگاہ رکھتے ہیں ملائکہ، جنات اور وہ تمام مخلوقات جو ہماری عبدار ہیں وہ یہاں اسی زندان میں ہمارے سامنے حاضر ہوتے ہیں اور ہمیں تحفۂ سجدہ وسلام پیش کرتے ہیں۔ ہم یہاں اس قید خانے میں بیٹھ کر ۰ ۷ ہزار عالمین کا سفر کرتے ہیں اور وہاں موجود اپنے عبداروں کے احوال جانتے ہیں اور ان کی حاجت روائی کرتے ہیں۔۔ مسیّب ہم چاہتے ہیں تو یہ کال کوٹھری عرش کے ایک حصے میں تبدیل ہو جاتی ہے اور ہم عرش کے معاملات کی نگرانی کرتے ہیں اور عرش والوں کو احکامات جاری کرتے ہیں۔۔۔ کبھی یہ کال کوٹھری لامکان کا حصہ ہو جاتی ہے اور ہم لامکاں کے امور پر اپنا امر جاری کرتے ہیں۔۔۔ ہم یہاں اس زندان میں بیٹھ کر عالمین میں رزق تقسیم کرتے ہیں۔۔۔ ہم یہاں سے کائنات میں موت اور حیات بانٹتے ہیں۔۔۔

ہم اس قید خانے سے مخلوق کو خلق ہو جانے کا حکم دیتے ہیں اور وہ خلق ہو جاتی ہے۔۔۔۔اے مسیّب وقت کے ظالم حکمران نے توحید کو زندان میں قید کیا ہوا ہے۔۔۔ہم احد ہیں۔۔واحد ہیں۔۔۔توحید کی حقیقت ہیں۔۔۔اور ہم پر ظلم کرنے والے لعنتی ہیں اور ہمارے قہر اور عذاب کے مستحق ہیں۔۔

(حوالہ: کتاب اسرار باب الحوائج، صفحہ ۷۰)

حق معصومین جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا موسیٰ کاظم جل جلالہ کے صحابی حضرت صفوان نے ایک واقعہ روایت کیا ہے صفوان کہتے ہیں میں ایک روز مولا موسیٰ کاظم جل جلالہ کے ساتھ ایک جنگل سے گزر رہا تھا کچھ دور چلے تو ایک وحشی بھیڑیا ہمارے سامنے آیا میں گھبرایا مگر امام موسیٰ کاظم جل جلالہ نے وحشی بھیڑیے کو پیار سے بلایا بھیڑیا ادب کے ساتھ آگے بڑھا اور مولا موسیٰ کاظم جل جلالہ کے قدموں پر اپنے سر کو رکھا کچھ دیر حالتِ سجدہ میں رہا اور پھر جہاں سے آیا تھا وہاں واپس چلا گیا۔۔کچھ اور آگے گئے تو خونخوار کالا چیتا ہمارے سامنے آیا اس نے بھی امام کی پاپوش مبارک پر سجدہ کیا اور تمام تر ادب کے ساتھ واپس چلا گیا۔۔۔کچھ دیر میں ایک خوفناک شیر آیا اس نے کھڑے ہو کر مولا موسیٰ کاظم جل جلالہ کو سلام کیا ان کے قدموں میں سجدہ ریز ہوا اور ان کی خاکِ پا پر اپنی ناک رگڑی اور روانہ ہوا۔۔۔میں نے بے چین ہو کر امام سے سوال کیا کہ یا مولا یہ کیا راز ہے۔۔؟

مولا موسیٰ کاظم جل جلالہ نے فرمایا اے صفوان یہ وحشی جانور ہمیں سلام اور سجدہ کرنے آ رہے ہیں۔۔ جان لو کہ بد بخت انسانوں سے یہ وحشی جانور اچھے ہیں جو ہمارے حق سے آشنا ہیں اور جانتے ہیں کہ عبادت کس کی جاتی ہے اور سجدہ کس کو کیا جاتا ہے۔۔۔ بیشک ہم ہی مسجودِ حق ہیں ہمی معبودِ کائنات ہیں۔۔۔ یہ ہمارا حق ہے کہ تمام مخلوق ہماری عبادت کرے اور ہمی کو سجدہ کرے۔۔

(حوالہ: کتاب تاریخ حق، صفحہ ۱۸۸)

باب الحوائج

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا علی رضا جل جلالہ سے ان کے صحابی حضرت اباصلتؒ نے پوچھا کہ مولاؑ آپ کے بابا امام موسیٰ کاظم جل جلالہ کو باب الحوائج کیوں کہا جاتا ہے۔۔؟ مولا امام رضا جل جلالہ نے فرمایا جس کی کائنات میں کوئی حاجت روائی نہیں کرتا اس کی حاجت روائی امام موسی کاظم جل جلالہ کرتے ہیں۔۔ دنیا کو جو کچھ اللہ سے نہیں ملتا وہ بھی مولا امام موسیٰ کاظم جل جلالہ کی بارگاہِ اقدس سے مل جاتا ہے۔۔ امام موسیٰ کاظم جل جلالہ سے بڑا حاجت روا دوسرا کوئی نہیں ہے۔۔۔ جن کی دعایں اللہ کی بارگاہ میں قبول نہیں ہوتیں ان پر بھی مولا موسیٰ کاظم اپنی شانِ کریمی اور سخاوت کا سایہ کرتے ہیں اور ان کی حاجتوں کو پورا فرماتے ہیں۔۔

(حوالہ: اسرار باب الحوائجؑ، صفحہ ۴۳)

اسیری امام موسیٰ کاظم جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا علی زین العابدین جل جلالہ جل شانہ سے ایک صحابی نے سوال کیا کہ مولا جیسی قید آپ نے گذاری ہے جیسی تکلیف آپ نے برداشت کی ہے کیا پوری کائنات میں ایسی قید و تکلیف کسی اور نے برداشت کی ہے کیا۔۔؟ مولا سجاد جل جلالہ نے فرمایا بیشک وہ تکالیف جو ہم نے برداشت کی ہیں جو قید ہم نے کاٹی ہے ویسی تکالیف اور قید کو کوئی برداشت نہیں کر سکتا مگر ہماری آل میں ایک موسیٰ کاظمؑ آئیں گے۔۔۔ ظالم ان کو بھی تکلیفیں اور اذیتیں پہنچائیں گے۔۔۔ ان کو بھی قید کیا جائے گا۔۔ بیشک جو قید وہ گزاریں گے اور جو تکالیف وہ برداشت کریں گے وہ ہماری قید اور تکالیف جیسی ہونگی۔۔

(حوالہ: کتاب باب الحوائج، صفحہ ۱۸)

مولا امام موسیٰ کاظم جل جلالہ اور عزاداری مولا حسین جل جلالہ

کچھ لوگ مولا امام موسیٰ کاظم جل جلالہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مولاؑ سے کہا کہ مولاؑ ہمیں کچھ ایسے وظائف بتایں ایسی عبادات بتایں جو سب سے افضل ہوں اور جن کو آپ دورانِ اسیری زندان میں انجام دیتے ہیں مولا کاظم جل جلالہ نے فرمایا جب تک زندہ ہو سید الشہدا مولا حسین جل جلالہ کی عزاداری قایم کرتے رہو۔ مولا حسین جل جلالہ کا ماتم کرتے رہو۔ مولا حسین جل جلالہ کو روتے رہو یہی سب سے اعلیٰ و افضل عبادت اور عمل ہے۔۔۔ عزاداریِ سید الشہدا سے بڑھ کر کوئی عبادت اور عمل نہیں۔۔۔

(حوالہ: کتاب معارف عزا، صفحہ ۴۸)

اسمِ پاک امام موسیٰ کاظم جل جلالہ

حضرت عاصم کوفی روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں مولا امام حسن عسکری جل جلالہ کی خدمت میں موجود تھا کہ فارس کا رہنے والا ایک شخص آیا اس نے امامؑ کو سلام کیا اور بولا میرے ساتھ ایک واقعہ پیش آیا ہے اجازت ہے تو بیان کروں۔۔ مولاؑ نے اجازت دی تو اس نے بتایا میں ایک مچھیرا ہوں سمندر میں کشتی چلاتا ہوں پچھلے دنوں میں سمندر میں گیا تو بدترین طوفان آ گیا۔۔۔ میں اپنی کشتی سمیت ڈوب رہا تھا موت میرے قریب تھی تو ایسے میں میں نے آپکے جد جنابِ موسیٰ کاظم جل جلالہ کے نام کا وِرد شروع کیا۔۔۔ امام موسیٰ کاظم کا نام لینا تھا کہ ایک نورانی ہاتھ میرے قریب آیا اور اس نے مجھے اور میری کشتی کو اٹھا کر خشکی پر پھینک دیا۔۔۔ مولا امام حسن عسکری جل جلالہ نے اس شخص کا پورا واقعہ سنا اور مسکرا کر فرمایا بیشک تو حق کہتا ہے۔۔۔ میرے جدِ مبارک امام موسیٰ کاظم جل جلالہ کے اسمِ پاک میں کبریائی اپنی تمام تر قدرت کے ساتھ پوشیدہ ہے اور جب بھی کوئی مومن امام موسیٰ کاظم جل جلالہ کو مدد کے لیے پکارتا ہے تو وہ اپنی تمام تر شانِ رحیمی و کریمی کے ساتھ اس کی مدد فرماتے ہیں۔۔۔

(حوالہ: کتاب اسرارِ باب الحوائجؑ، صفحہ ۳۶)

شانِ مولا امام موسیٰ کاظم جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم مولا امام موسیٰ کاظم جل جلالہ سے ان کے صحابی مالک بن عبداللہ نے سوال کیا کہ مولا جنت کہاں۔۔۔؟ مولا امام موسیٰ کاظم جل جلالہ نے اپنی نعالین مبارک کی طرف اشارہ کر کے کہا یہ جنت ہے۔۔۔ مالک بن عبداللہ نے کہا جہنم کہاں ہے۔۔؟ مولا امام موسیٰ کاظم جل جلالہ نے فرمایا جو اس جنت سے دور ہے وہ جہنم ہے۔۔۔ جس نے مجھ سے رجوع کیا وہ جنت میں ہے اور جو مجھ سے دور رہا وہ جہنم میں ہے۔۔

(حوالہ کتاب: مباحث المومنین، صفحہ ۵٦۸)

فضائل مولا امام موسیٰ کاظم جل جلا له

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا تقی جل جلالہ نے فرمایا۔۔۔مولا امام موسیٰ کاظم جل جلالہ وہ ہستی ہیں جنہوں نے اللہ کے دین کو مشکل ترین حالات میں سہارا دیا۔۔خود زندگی بھر تکالیف و اذیت میں رہے مگر دین پر آنچ نہیں آنے دی۔۔۔مولا امام موسیٰ کاظم جل جلالہ اللہ اور اس کے دین کے محسن ہیں۔۔اللہ نے ان کے احسانات کے بدلے میں انہیں باب الحوائجؑ بنایا۔۔۔اب جہاں میں جہاں بھی حاجتیں پوری ہوتی ہیں وہ مولا امام موسیٰ کاظم جل جلالہ کی مرضی سے پوری ہوتی ہیں۔۔خود اللہ بھی مخلوق کی کسی حاجت کو پوری نہیں کر سکتا جب تک مولا امام موسیٰ کاظم جل جلالہ کی مرضی شامل نہ ہو۔۔مخلوقات جہاں کہیں بھی دعا کرتی ہیں تو وہ دعا مولا امام موسیٰ کاظم جل جلالہ کی بارگاہ میں پیش کی جاتی ہیں اور اگر مولا امام موسیٰ کاظم جل جلالہ راضی ہوں تو اس دعا کو مستجاب کیا جاتا ہے۔۔۔

(حوالہ: کتاب مباحث المومنین، صفحہ ۷۵۷)

خطبۂ شہزادہ علی اکبر بن حسین جل جلالہ جل شانہ

آیت اللہ العظمٰی رہبر معظم شہزادہ علی اکبر جل جلالہ نے فرمایا میں اس راز کا امین ہوں جس نے اللہ اکبر کو علی اکبر بنادیا۔۔۔ میں اسرارِ الہیہ کو وجود بخشتا ہوں اور میرے ہی حکم سے اسرار الٰہی صادر ہوتے ہیں۔۔۔ میں نبوت اور ولایت کا مسکنِ واحد ہوں۔۔ میں محمدؐ و علیؑ کا حسین ترین گھر ہوں۔۔ میں وہ گھر ہوں جس میں اللہ نماز ادا کرتا ہے۔۔ میں توحید کی تصویر ہوں۔۔۔ میں نبوت کا جسم ہوں۔۔۔ میں امامت کی روح ہوں۔۔۔ میں ولایت کی تفسیر ہوں۔۔۔ میں وہ صاحبِ قوت ہوں کہ اگر چاہوں تو اپنی طاقت سے عالمین کی تمام مخلوق کو ہلاک کر دوں۔۔۔ میں اگر چاہوں تو اپنی تلوار کی طاقت سے زمین سے آسمان تک کے فاصلے کو ظالموں کے خون سے بھر دوں۔۔۔ میں اگر جنگ چاہوں تو ظالموں سے فرش سے لے کر عرش تک جنگ کرتا چلا جاوں۔۔ میں مشیتِ الٰہی کا بانی ہوں۔۔

(حوالہ: کتاب العبادات، صفحہ ۷۰)

شانِ شہزادہ علی اکبر جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا علی زین العابدین جل جلالہ نے فرمایا۔۔علی اکبر جل جلالہ ھویت کی بنیاد ہیں۔۔۔ علی اکبر جل جل جلالہ الھویت کا ہمیشہ رہنے والا چراغ ہیں۔۔علی اکبر جل جلالہ ربوبیت کا مظہر ہیں۔۔۔ شہزادہ علی اکبر جل جلالہ فخرِ امامت اور صاحبِ انوار و تجلیات کبریا ہیں۔۔ شہزادہ علی اکبر جل جلالہ اللہ کی ہمیشہ قائم رہنے والے عہد کے مالک ہیں۔۔۔علی اکبر جل جلالہ مخلوق کے سارے اعمال کے نگران اور اجر عطا کرنے والی ذات ہیں۔۔ جنابِ علی اکبر جل جلالہ کے فضائل واسرارِ حقیقی سے صرف ہم معصومینؑ ہی آشنا ہیں کسی انسان کی فضائل و اسرارِ علی اکبر جل جلالہ تک رسائی نہیں۔۔

(حوالہ: کتاب سہیل عزا، صفحہ ۴۷)

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم مولا امام زین العابدین جل جلالہ نے فرمایا۔۔اکبرؑ محمدؐ کی صورت علیؑ کا اسم اور اللہ کی روح کے مالک ہیں۔۔۔اکبرؑ محمدؐ کی صورت علیؑ کا اسم اور اللہ کی روح لے کر جہاں میں آئے۔۔ہم کو جب کبھی اپنے جد مولا محمد جل جلالہ یا مولا علی جل جلالہ کی زیارت کرنی ہوتی ہم اکبر جل جلالہ کی زیارت کرتے۔۔

اکبرؑ کی زیارت کرنا اللہ علیؑ اور محمدؐ کی زیارت کرنے کی مترادف ہے۔۔۔

(حوالہ کتاب: جلوہ محمدی صفحہ ۵۳۱)

ذکر جناب علی اکبر جل جلالہ معراج مومن

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا محمد باقر جل جلالہ نے مولا علی اکبر جل جلالہ کی شان میں فرمایا جنت پہنچتی ہے اس شخص تک جو جناب علی اکبر جل جلالہ کے غمِ شہزادہ میں مجلس و ماتم کرتا ہے اور ان کے فضائل بیان کرتا ہے۔۔ جو مومن غمِ شہزادہ علی اکبر جل جلالہ میں مجلس و ماتم کرتے ہیں ان کو جنت تک جانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔۔ جنت خود چل کر عزادارِ علی اکبر جل جلالہ تک آتی ہے۔۔۔ جنابِ شہزادہ علی اکبر بن حسین جل جلالہ کا ذکر کرنا مومن کی معراج ہے۔۔۔

(حوالہ: کتاب سہیل عزا، صفحہ ۴۸)

اذان و نماز عشق

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا جعفر صادق جل جلالہ نے فرمایا جو بھی مومن جناب علی اکبر بن حسین جل جلالہ کے فضائل و مصائب بیان کرتا ہے وہ عشق کی اذان دیتا ہے اور جو علی اکبر جل جلالہ کا ماتم کرتا ہے وہ نماز عشق قائم کرتا ہے۔۔۔ جب کوئی مومن جنابِ علی اکبر جل جلالہ کا ذکر کرتا ہے تو سامعین میں اللہ، رسول اللہ، تمام امام، تمام معصومینؑ، تمام انبیا، تمام ملائکہ اور بالخصوص جنابِ سیدہ زینب جل جلالہ موجود ہوتے ہیں۔۔۔

(حوالہ: کتاب سبیل عزا، صفحہ ۸)

معجزۂ ذکر علی اکبر جل جلالہ

ایران کے ایک معروف ذاکر ہاشم کربلائی اپنی خودنوشت میں لکھتے ہیں کہ میں اپنی جوانی کے دنوں سے ہی قم میں جگہ جگہ مجالس پڑھتا مداحی کرتا تھا۔۔۔ میں اپنی مجالس میں زیادہ تر شہزادہ علی اکبر کے فضائل اور مصائب پڑھتا تھا اور جناب علی اکبر جل جلالہ کے ذکر میں میں اس قدر ڈوب جاتا کہ تمام دنیا سے بے خبر ہو کر الگ ہی دنیا میں پہنچ جاتا۔۔ میں نے کبھی مجالس اور مداحی کو ذریعۂ آمدنی نہیں بنایا اور کسی قسم کی رقم لے کر کبھی مجلس نہیں پڑھی اس لیے جہاں بھی میں مجالس پڑھتا وہاں روحانیت اور نورانیت کا احساس موجود ہوتا۔۔۔ میں بہت غریب اور سادہ تھا اس لیے زیادہ تر مولوی اور صاحبِ مال لوگ میرا مزاق اڑاتے لوگوں سے کہتے کے یے دیوانہ ہے اس لیے اس سے مجالس نہ پڑھواو۔۔۔ میں ایک دن بہت غمزدہ ہو کر مشہد گیا اور حرمِ امام علی رضا جل جلالہ میں جا کر مولا رضا جل جلالہ سے شکایت کی کہ یہ مولوی اور مالدار لوگ میرا مزاق اڑاتے ہیں مجھے دیوانہ کہتے ہیں غالی کہتے ہیں جبکہ میں تو صرف آپ کے خاندان کا ذکر کرتا ہوں میں تو جگہ جگہ مجالس قایم کرتا ہوں پھر میرے ساتھ ایسا ظلم کیوں ہوتا ہے۔۔۔ آغا ہاشم کربلائی کہتے ہیں مجھے حرمِ امام رضا جل جلالہ میں ہی کچھ دیر کے بعد نیند آ گی میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک میدان میں لاکھوں مولوی بیٹھے تھے۔۔۔ سب مولویوں سے پیچھے بہت دور میں کھڑا تھا میں نے دیکھا میدان میں ایک تخت آتا ہے جس پر امام علی رضا جل جلالہ جلوہ افروز ہیں۔۔ سب مولوی کہتے ہیں یا امامؑ ہماری مداحی سنیں ہم سے مجلس سنیں۔۔۔

میں دور سب سے پیچھے خاموشی سے کھڑا تھا۔۔۔امامؑ نے میری طرف اشارہ کیا اور مجھے اپنے پاس بلایا میں قریب پہنچا تو امامؑ نے فرمایا اے ہاشم ہم تو صرف تمہاری مجلس سننے کے لیے آئے ہیں ہمیں مجلس سناؤ۔۔۔آغا ہاشم کہتے ہیں میں نے گریہ کیا اور مولاؑ کے قدموں میں گر کر کہا کہ مولاؑ میں تو بہت غریب اور چھوٹا سا ذاکر ہوں یہاں تو بڑے بڑے مولوی ہیں پھر بھی آپ مجھ سے مجلس سننا چاہتے ہیں۔۔۔ مولا رضا جل جلالہ نے فرمایا ہاشم تم بغیر کسی لالچ کے ذاکری کرتے ہو تم نے ہمارے ذکر کو کاروبار نہیں بنایا اسی لیے ہم کو تم پسند ہو آغا ہاشم کہتے ہیں میں نے ہاتھ جوڑ کر مولاؑ سے کہا مولا کیا سناؤں؟ مولا رِضا جل جلالہ نے فرمایا بس شہزادہ علی اکبر بن حسین جل جلالہ کا ذکر کیے جاؤ۔۔۔آغا ہاشم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی اکبر جل جلالہ کے مصائب سنائے پورے میدان میں گریہ و ماتم کی آوازیں بلند ہوئیں۔۔۔امام علی رضا جل جلالہ نے گریہ کیا اور میرے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا اے ہاشم تیری عبادت ہماری بارگاہ میں مقبول ہے۔۔ ہاشم آج کے بعد جب کبھی مجلس پڑھنا شہزادہ علی اکبر جل جلالہ کا ذکر ضرور کرنا کوئی تمہاری مجلس سنے نہ سنے ہم ضرور سنیں گے۔۔آغا ہاشم کربلائی کہتے ہیں اس بشارت کے بعد میں نے زندگی بھر شہزادہ علی اکبر کے فضائل و مصائب پڑھے جہاں میں مجالس پڑھتا وہاں لاکھوں کی تعداد میں لوگ آتے دوسرے شہروں سے صرف میری مجلس سننے کے لیے لوگ آتے۔۔۔میں نے کبھی ذاکری کو پیشہ نہیں بنایا اور مجالس پڑھنے کی کبھی کوئی رقم نہیں لی۔۔۔امام رِضا جل جلالہ کی زیارت کے بعد کبھی مجھے مالی تنگی کا سامنا نہ کرنا پڑا مولا امام علی رضا جل جلالہ نے ہمیشہ میری غیب سے مدد فرمائی اور میرے گھر مال و رزق کی فراوانی رہی۔۔۔مولاؑ نے شہزادہ علی اکبر کے نام کے صدقے میں اتنا نوازا کے کوئی میرا ہم عصر مولوی میرے قریب تک نہیں پہنچ پایا۔۔۔ (حوالہ: کتاب خودنوشت آغا ہاشم کربلائی صفحہ ۷۰)

حمدِ علیؑ (جل جلالہ)

ہر حمد ہے خلاقِ عالمین، معبودِ اعظم، رزاقِ مخلوقاتِ عالم، مالکِ کرسی و عرش، پروردگارِ امکاں، حاکمِ کائنات، رہبرِ آسمان و زمین، امیر المومنین، رب الارباب، مسبب الاسباب، مظہر العجائب، مولائے کُل امامِ حق علی المرتضیٰ جل جلالہ جل شانہ کے لیے۔۔۔ بیشک ہر حمد ہے علیؑ کے لیے۔۔۔ وہ علیؑ جو ھویت کا خالق اور مالک ہے۔۔۔ وہ علیؑ جو مسجودِ حقیقی ہے۔۔ وہ علیؑ جو مومنوں کی نماز ہے۔۔۔ علیؑ وہ ہے کہ جس کی جوتیوں میں خدا اور خدائی پوشیدہ ہے۔۔ علیؑ وہ ہے جس کے غلاموں پر خدا ہونے کا گماں ہوتا ہے۔۔۔ علیؑ وہ ہے جس نے نبیوں کو نبوتیں عطا کیں۔۔ علیؑ وہ ہے جس نے ملائکہ کو خلق کیا اور اُن کو اُن کی ذمہ داریاں عطا کیں۔۔۔ علیؑ وہ ہے کہ جس کی جوتیوں کی ٹھوکروں سے کائناتوں کے تمام علوم ظاہر ہوئے ہیں۔۔۔ علیؑ ہے ربوں کا رب، علیؑ ہے خلاقوں کا خلاق، علیؑ ہے رازقوں کا رزاق، علیؑ ہے مالکوں کا مالک، علیؑ ہے خدا اور اس کی تمام حقیقتوں کا خالق، علیؑ ہے وجودِ الٰہی کی تمام دلیلوں کا مالک۔۔۔ علیؑ ہے زمینوں، آسمانوں، سمندروں اور صحراوں کو پیدا کرنے والا۔۔ علیؑ ہے تمام انسانوں، جنوں، حیوانوں اور ہر شے کا ظاہر کرنے والا۔۔۔ علیؑ ہے مارنے والا۔۔۔ علیؑ ہے زندہ کرنے والا۔۔۔ علیؑ ہے مالکِ وصاحبِ یوم الدین۔۔ علیؑ ہے امیرِ قبلہ و کعبہ و قرآن و دین۔۔۔ علیؑ وہ ہے جو اپنے غلاموں کو خالق بنا دیتا ہے۔۔۔ علیؑ وہ ہے جو اپنے نوکروں کو رازق بنا دیتا ہے۔۔۔ علیؑ وہ ہے جو اپنے خُبداروں کو عالم الغیب بنا دیتا ہے۔۔۔ علیؑ وہ ہے جو اپنے عاشقوں کو رب بنا دیتا ہے۔۔۔ علیؑ وہ ہے جو اپنے اصحاب کو کن فیکن کا مالک بنا دیتا ہے۔۔۔

علیؑ لامحدودیت کا ایسا خالقِ بے نظیر کہ جو اپنے بندوں کو لامحدود کر دیتا ہے۔۔۔علی وہ معبود ہے جس کے ذکر میں عالمین کا ہر جاندار مشغول ہے۔۔۔علیؑ وہ ہے جس کی تسبیح ہر مُلک پر لازم ہے۔۔۔علیؑ وہ ہے جس کے عبادت گذار تمام انبیا و اوصیا ہیں۔۔علیؑ کی عبادت میں مصروف تمام خدائی اور خود خدا ہے۔۔۔علیؑ احدیث کا پروردگار ہے۔۔۔علیؑ وحدانیت کا بانی ہے۔۔۔علیؑ توحید کا قائد ہے۔۔علیؑ ولایت کا سر پرست ہے۔۔۔

علیؑ اول ہے۔۔۔علیؑ آخر ہے۔۔۔علیؑ حاضر ہے۔۔۔علیؑ ناظر ہے۔۔۔علیؑ ظاہر ہے۔۔۔علیؑ باطن ہے علی انوارِ الٰہی کا خالقِ اعظم ہے۔۔۔علیؑ قرآن کا سلطان ہے۔۔۔علیؑ صاحبِ ہر جہاں ہے۔۔۔ علیؑ قاسم بہشت ونار ہے۔۔۔علیؑ شہنشاہِ فصاحت و بلاغت ہے۔۔۔اللہ کے وجود کا خالق علیؑ ہے۔۔۔توحید کا رب علیؑ ہے۔۔۔ھویت کا سردار علیؑ ہے۔۔۔ذوالجلال والاکرام کا تاجدارِ عالی مقام علیؑ ہے۔۔ذوالجلال والاکرام کا تاجدارِ عالی مقام علیؑ ہے۔۔قاتلِ کذب و جہالت علیؑ ہے۔۔۔فاتح بدر واُحد وخندق، خیبر وحُنین علیؑ ہے۔۔۔غازیِ صفین و جمل و نہروان علیؑ ہے۔۔علیؑ ہے مولائے سلمان وقنبر و مالک ومیثم وابوذر علیؑ ہے اربابِ زمین وزمان، شمس وقمر۔۔علیؑ رحمٰن۔۔

علیؑ رحیم۔۔۔علیؑ غفور۔۔۔علیؑ شکور۔۔۔علیؑ جبار۔۔۔علیؑ قہار۔۔۔علیؑ علیم۔۔۔علیؑ کبیر ۔۔۔علیؑ حلیم۔۔۔علیؑ مالکِ صراطِ مستقیم۔۔علیؑ مسجودِ لم یزل ہے۔۔۔علیؑ مختارِ کُل ہے۔۔علیؑ والیِ ماہ وسال ولیل ونھار ہے۔۔۔علیؑ موت کو حیات اور حیات کو موت دینے والا ہے۔۔علیؑ ہی موت کو ہلاک کرنے والا ہے۔۔علیؑ شمال، جنوب، مشرق ومغرب کو وجود میں لانے والا ہے۔۔۔علیؑ سمندروں کو جاری کرنے والا اور زمینوں کو بچھانے والا ہے۔۔۔

علیؑ قیامت کو برپا کرنے والا ہے۔۔۔علیؑ آب و خاک، ہوا و آتش کو ظاہر کرنے والا ہے۔۔۔علیؑ مخلوقات میں رزقِ خیر بانٹنے والا ہے۔۔۔۔علیؑ مجودات کو زندگی دینے والا ہے۔۔ اللہ بھی ہے علیؑ کا عبد علیؑ پروردگارِ اکبر ہے۔۔۔ ہر تعریف ہے علیؑ کے لیے۔۔۔ ہر ثنا ہے علیؑ کے لیے۔۔۔ ہر ستائش ہے علیؑ کے لیے۔۔۔ ہر حمد ہے علیؑ کے لیے۔۔۔ بندے ہیں ہم علیؑ کے ہماری ہر عبادت علیؑ کے لیے۔۔ بیشک ہر مومن مولا علی المرتضیٰ جل جلالہ کا عبد ہے اور علیؑ کی ہی بارگاہ میں ہر مومن سجدہ ریز ہے۔۔ ہر مومن کی دل کی ڈھڑکنیں گواہی دیتی ہیں اور زبانیں اعلان کرتی ہیں کہ انا عبد علی المرتضیٰ جل جلالہ۔۔۔۔۔

عظمتِ محمدیؐ

خالق کائنات، رزاقِ عالمین، رب الارباب مولائے کُل امام حق علی مرتضیٰ جل جلالہ جل شانہ نے مولا محمد مصطفیٰ جل جلالہ کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا محمد مصطفیٰ جل جلالہ کی نعالینِ پاک کی خاک تمام انبیا کی عظمتوں سے زیادہ افضل ہے۔۔آدمؑ سے لے کر عیسیٰؑ تک تمام انبیا عرش و کرسی کی زیارت کو ترستے رہے مگر عرش و کرسی محمدؐ کی جوتیوں کی خاک کو چومنے کے لیے ترستے ہیں۔۔ ہر نبی کی خواہش تھی کہ اللہ کی زیارت کرے اللہ ہر لمحہ محمد مصطفیٰ جل جلالہ سے ملاقت کا مشتاق رہتا ہے۔۔۔ کوئی نبی لامکاں تک نہ پہنچ سکا اور لامکاں میرے محمدؐ کی نعالینِ پاک کے نیچے رہتا ہے۔۔کوئی نبی و رسول جتنا بھی افضل ہو احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ جل جلالہ کی نعالین پاک کی خاک سے نیچے ہی رہتا ہے ۔۔۔محمد جل جلالہ تمام انبیا کے رب ہیں۔۔۔۔ (حوالہ: کتاب سیرت احمدی، صفحہ ۶۰)

شانِ مصطفیٰ جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا جعفر صادق جل جلالہ نے فرمایا اللہ اس کے تمام ملایکہ اور انبیا محمد مصطفیٰ جل جلالہ کی عبادت کرتے ہیں۔۔۔اللہ اور اس کے ملایکہ و انبیا پر لازم ہے کہ وہ محمد جل جلالہ کی عبادت کریں اور محمد جل جلالہ کی ثناخوانی میں مشغول رہیں۔۔۔۔مخلوق اللہ کی عبادت کر کے فخر کرتی ہے اور اللہ محمد جل جلالہ کا ذکر کر کے فخر کرتا ہے۔۔۔تمام عالمین کے عابد اپنے معبود کا اچھا عبد بننے کے لیے کوشاں ہیں اور خود معبود خود کو محمد جل جلالہ کا عبد کھلوا کر فخر کرتا ہے۔

(حوالہ: سیرت احمدی، صفحہ ۸۰)

خالق غیب

ایک شخص آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا رِضا جل جلالہ جل شانہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سوال کیا کہ کیا رسول اللہ محمد مصطفیٰ جل جلالہ عالم الغیب تھے۔۔؟ امام علی رِضا جل جلالہ نے جلال کی کیفیت میں فرمایا محمد جل جلالہ اس ذات کا نام ہے جس کے گھر کے پالتو جانور تک عالم الغیب ہوتے ہیں اور جاہل انسان اس بحث میں مصروف ہیں کہ محمد جل جلالہ عالم الغیب تھے یا نہیں! بیشک محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ جل جلالہ خالق الغیب ہیں۔۔۔ غیب سمیت عالمین میں جتنے بھی علوم ہیں ان کے خالق محمد جل جلالہ ہیں۔۔۔

(حوالہ: صحیفۂ مودت، صفحہ ۴۰)

محمد جل جلالہ انوار کے خالق

آیت اللہ العظمٰی رہبر معظم امام حق مولا حسن عسکری جل جلالہ جل شانہ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ رسول اللہ نور تھے یا بشر تھے۔۔؟ مولا حسن عسکری جل جلالہ نے فرمایا عالم بشری اور عالم نورانی محمد مصطفٰی جل جلالہ کا پروردہ ہے۔۔محمد جل جلالہ بشریت کے پروردگار ہیں اُن کا بشریت اور بشری تقاضوں سے کوئی تعلق نہیں۔۔محمد جل جلالہ نور کے خالق ہیں جو شے محمد جل جلالہ سے منسوب ہو جائے وُہ نور بن جاتی ہے۔۔۔محمد جل جلالہ کا لباس نور ہے۔۔۔محمد جل جلالہ کی نعالین نور ہے۔۔۔محمد جل جلالہ کی سواری نور ہے۔۔۔محمد جل جلالہ کے حقیقی عاشق نور ہیں۔۔۔۔محمد مصطفٰی احمد مجتبیٰ جل جلالہ انوار کے خالق ہیں اور جو بھی اُن سے اور اُن کی آل سے عشقِ حقیقی کرتا ہے وہ نور بن جاتا ہے۔۔۔

(حوالہ: صحیفۂ مودت، صفحہ ۷۰)

ذکر محمد و آل محمد

خالقِ کائنات، رزاقِ عالمین، رب الارباب مولائے کُل امامِ حق علی المرتضیٰ جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے کائنات کا ہر زرہ محمد جل جلالہ اور ان کی آل کو درود و سلام پیش کرتا ہے۔۔۔۔ ہر وجود، ہر موجود، ہر جاندار ہر شے تمام وقت ذکر محمدؐ و آل محمدؐ میں مصروف ہے۔۔

(حوالہ: بحار الانوار جلد ۷۹ صفحہ ۱۷)

عشق مصطفیٰ جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا جعفر صادق جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا سارے عالمین کو، پوری کائنات کو، آسمان کو، زمین کو، پہاڑوں کو، سمندروں کو، عرش کو، فرش کو صرف محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ جل جلالہ کے لیے خلق کیا گیا۔۔۔ یہ عشق مصطفیٰ ہی تھا جس کی وجہ سے خلاقِ کائنات نے کائنات کو خلق کیا۔۔۔ اگر ذاتِ محمدؐ نہ ہوتی تو عالمین نہ ہوتے۔۔۔ کائنات نہ ہوتی کوئی مخلوق نہ ہوتی۔۔۔

(حوالہ: الفضائل والحقائق، صفحہ ۳۴)

فضیلت محمد مصطفیٰ جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام حق مولا علی زین العابدین جل جلالہ جل شانہ نے فرمایا قرآن سمیت تمام آسمانی کتب صرف جنابِ محمد مصطفیٰ کی ثنا خوانی اور حمد بیان کرنے کی خاطر نازل ہوئیں۔۔۔ کتبِ آسمانی کو جنابِ رسول اللہ کی شان بیان کرنے کے لیے اتارا گیا۔۔۔ قرآن کا ہر حرف قرآن کا ہر لفظ قرآن کی ہر آیت قرآن کی ہر سورہ پورا کا پورا قرآن محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ جل جلالہ کی عظمت و بزرگی کو ظاہر کرنے کے لیے نازل ہوا۔۔۔

(حوالہ: صحیفۂ مودت، صفحہ ۱۰۱۱)

حقیقت محمد جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم خالقِ حقیقی رب العالمین امام برحق مولا علی جل جلالہ نے آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم رسول اللہ محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ جل جلالہ کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا ۔۔محمد جل جلالہ کے درجات کا ادراک میرے سوا پوری کائنات میں کسی کو نہیں ہے۔۔دنیا محمد جل جلالہ کی حقیقتوں سے نا واقف ہے۔۔اگر دنیا کو ذرا بھی حقیقتِ محمد جل جلالہ کا ادراک ہو جاتا تو شب و روز محمد جل جلالہ کے سامنے سجدہ ریز رہتی۔۔۔محمد جل جلالہ خالقِ رسالت ہیں۔۔نبوت محمد جل جلالہ کی خاکِ پا اور قرآن محمد جل جلالہ کا ثناخواں ہے۔۔محمد جل جلالہ ہم تمام معصومینؑ سے افضل ہیں اور ہم سب پر حجت ہیں۔۔میں (علی جل جلالہ) اور محمد جل جلالہ کبھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوئے نہ جدا ہونگے محمد جل جلالہ مجھ سے ہیں اور مین محمد جل جلالہ سے ہوں۔۔۔محمد جل جلالہ میری محبوب ترین ہستی ہیں اور مجھے ان سے زیادہ عزیز اور محترم کوئی دوسری ہستی نہیں۔۔۔میں جہاں میں آیا ہی محمد جل جلالہ کی خاطر ہوں۔۔۔میں جہام میں آیا تاکہ حقیقتِ محمدیؐ کو تسلیم کرواسکوں۔۔۔محمد جل جلالہ ایک درخشان آفتاب ہیں اور ہم (معصومینؑ) اس آفتاب کی کرنیں ہیں۔۔محمد مصطفیٰ جل جلالہ تمام مخلوقات کے سردار ہیں اور اللہ کی جانب سے عالمین پر رحمت اعلیٰ ہیں۔۔۔محمد جل جلالہ میرا عشق واحد ہیں اور میں ان کا عبد (عبادت گذار) ہوں۔۔۔میری حقیقت پردہ محمدیؐ کی پیچھے چھپی ہوئی ہے۔۔بیشک محمد جل جلالہ میرے حاکم، مولا و آقا ہیں۔۔اور میں ان کا بھائی، وصی اور واحد مددگار ہوں۔۔اللہ نفرت کرتا ہے ہر اس شخص سے جو اللہ سے تو محبت رکھے مگر محمد جل جلالہ سے محبت نہ رکھے۔۔اور میں نفرت کرتا ہوں اس سے جو مجھ سے تو محبت رکھے مگر میرے محبوب محمد جل جلالہ سے محبت نہ رکھے۔۔۔

(حوالہ: کتاب مراتب محمدیہ، صفحہ ۷)

اسم محمد جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم مولا امام جعفر صادق جل جلالہ نے فرمایا عالم میں جتنے انوار ہیں سب اسمِ محمد جل جلالہ کے سبب سے ہیں۔۔مولا محمد جل جلالہ انوار کو نور عطا کرتے ہیں۔۔اگر آفتاب روشن ہے تو محمد جل جلالہ کی عطا سے۔۔۔اگر مہتاب نورانی ہے تو محمد جل جلالہ کے سبب سے۔۔۔ستاروں میں جو روشنی ہے وہ محمد جل جلالہ کے صدقے سے ہے اگر محمد جل جلالہ نہیں ہوتے تو کائنات میں کہیں کوئی روشنی نہ ہوتی اور پورا عالم تاریکی میں ڈوبا ہوتا۔۔۔

(حوالہ: کتاب مراتب محمدیہ ، صفحہ ۸۰۱)

شان محمدیؐ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم خالق حقیقی رب العالمین امام برحق مولا علی جل جلالہ نے آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم رسول اللہ محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ جل جلالہ کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا: محمدؐ کے درجات کا ادراک میرے سوا پوری کائنات میں کسی کو نہیں ہے۔ دنیا محمدؐ کی حقیقتوں سے ناواقف ہے۔ اگر دنیا کو ذرا بھی حقیقت محمدؐ کا ادراک ہو جاتا تو شب و روز محمدؐ کے سامنے سجدہ ریز رہتی۔ محمدؐ خالق رسالت ہیں نبوت محمدؐ کی خاک پا اور قرآن محمدؐ کا ثنا خواں ہے۔ محمدؐ ہم تمام معصومینؑ سے افضل ہیں اور ہم سب پر حجت ہیں۔ میں (علیؑ) اور محمدؐ کبھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوئے نہ جدا ہونگے محمدؐ مجھ سے ہیں اور میں محمدؐ سے ہوں۔ محمدؐ میری محبوب ترین ہستی ہیں اور مجھے ان سے زیادہ عزیز اور محترم کوئی دوسری ہستی نہیں۔ میں جہاں میں آیا ہی محمدؐ کی خاطر ہوں۔ میں جہاں میں آیا تا کہ حقیقت محمدی کو تسلیم کروا سکوں۔ محمدؐ ایک درخشاں آفتاب ہیں اور ہم (معصومینؑ) اس آفتاب کی کرنیں ہیں۔ محمد مصطفیٰؐ تمام مخلوقات کے سردار ہیں اور اللہ کی جانب سے عالمین پر رحمت اعلیٰ ہیں۔ محمدؐ میرا عشق واحد ہیں اور میں ان کا عبد (عبادت گذار) ہوں۔ میری حقیقت پردہ محمدی کے پیچھے چھپی ہوئی ہے۔ بیشک محمدؐ میرے حاکم، آقا و مولا ہیں۔ اور میں ان کا بھائی، وصی اور واحد مددگار ہوں۔ اللہ نفرت کرتا ہے ہر اس شخص سے جو اللہ سے تو محبت رکھے مگر محمدؐ سے محبت نہ رکھے۔ اور میں نفرت کرتا ہوں اس سے جو مجھ سے محبت رکھے مگر میرے محبوب محمدؐ سے محبت نہ رکھے۔

(حوالہ: مراتب محمدیہ، صفحہ ۷، طبع نجف، مولف: ملا ب جعفر طوسی)

معرفت مولا علیؑ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم خالق حقیقی رب العالمین امام برحق مولا علی جل جلالہ نے فرمایا: میں بار بار آنے والا ہوں۔ میں بار بار کائناتوں میں نازل ہوتا ہوں۔ میں باریوں والا ہوں۔ میں آمدوں والا ہوں۔ میں ہر دور میں آتا ہوں۔ میں ہر دور میں موجود ہوتا ہوں۔ کوئی دور ایسا نہیں گذرا جس میں میں موجود نہیں تھا نہ کوئی دور ایسا آئے گا جس میں میں موجود نہیں رہونگا۔ میں ایک وقت میں بے شمار بشری اور نورانی وجودوں کی صورت میں کائنات میں موجود رہ سکتا ہوں۔ میں ہمیشہ سے تھا اور ہمیشہ رہوں گا میں ہر جگہ ہر دور میں حاضر و موجود ہوتا ہوں۔ کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں میں موجود نہیں ہوتا۔ میں مخلوق کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں۔ جہاں جہاں جو جو کچھ ہوتا ہے میں اس سے واقف ہوں اور جو جو ہوتا ہے میری مرضی اور منشا سے ہوتا ہے۔ میری مرضی کی بغیر کائنات میں پتہ بھی نہیں ہل سکتا۔ میری مرضی ہی اللہ کی مرضی ہے۔ میری اطاعت ہی اللہ کی اطاعت ہے۔ میری عبادت کرنا ہی اللہ کی عبادت کرنا ہے۔ میرا ذکر اللہ کا ذکر ہے۔ میری بات اللہ کی بات ہے میرا عمل اللہ کا عمل ہے۔ میں کائناتوں کا نظام چلانے والا ہوں۔ میں قادر مطلق ہوں۔ میں ہی ذات واجب ہوں۔ میں ہی ہر عبادت کا مرکز محور اور مظہر ہوں۔

(حوالہ عز المعارف طبع نجف، مولف: عبدالصمد ہمدانی)

تفسیر سورہ اخلاص

آیت اللہ العظمی رہبر معظم خالق حقیقی رب العالمین امام برحق مولا علی جل جلالہ ممبر سلونی پر براجمان تھے کہ سلمان فارسیؓ نے مولاؑ سے سورہ اخلاص کی تفسیر جاننا چاہی تو مولاؑ نے سورہ اخلاص کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا : میں ہوں سورہ اخلاص کی تفسیر حقیقی میں توحید کا جسم ہوں ۔ میں ہی قل ھو اللہ احد ہوں ۔ میں ہی اللہ الصمد ہوں ۔ میں ہی لم یلد ولم یولد ہوں ۔ میں ہی ولم یکن لہ کفوا احد ہوں ۔ میں ہی واحد ہوں میں ہی ایکتا ہوں ۔ میں بے مثال و بے نظیر ہوں ۔ سورہ اخلاص میری شان میں نازل ہوئی ۔ سورہ اخلاص میں جو کچھ ہے میرے بارے میں ہے ...... مولاؑ کے خطبے کے دوران کسی کم ظرف نے سوال کیا کہ سورہ اخلاص میں جس کا ذکر ہے اس کو نہ کسی نے پیدا کیا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے جبکہ ہم تو آپ کے اجداد اور آپ کی آل سے بخوبی واقف ہیں ۔۔

مولاؑ نے جلال میں آکر فرمایا اے جاہل شخص مجھ کو اور میرے اسرار کو سمجھنا تجھ جیسے ناقص العقل انسان کے بس کی بات نہیں ۔ میں تم جیسا بشر نہیں بلکہ عالم بشری کا خالق ہوں ۔ میں بار بار مختلف شکلوں میں آتا ہوں میرے جتنے بھی اجداد تھے سب میرا ہی نزول تھے اور میری آلؑ بھی میرا ہی ظہور ہیں ۔ میں ہی محمد مصطفیٰؐ ہوں ۔ میں ہی فاطمہ الزہراؑ ہوں ۔ میں ہی حسن مجتبیٰ ہوں ۔ میں ہی حسینؑ ہوں ۔ میں ہی زینبؑ و کلثومؑ ہوں ۔ میں ہی عبدلمطلبؑ ہوں ۔ میں ہی عبد المنافؑ ہوں میں ہی ہاشمؑ ہوں ۔ میں ہی ابوطالبؑ ہوں ۔ آنے والے باقی گیارہ امامؑ بھی میرا ہی نزول ہونگے ... مجھے سمجھنا نا ممکن ہے میں عام انسانوں کی سمجھ میں نہیں آسکتا ۔۔ کبھی مجھے سمجھنے کی کوشش نہ کرنا مجھے سمجھنے کی کوشش کرو گے تو اپنا آپ بھی نہ پا سکو گے کبھی میری کسی بات کو رد نہ کرنا اور کبھی میری ذات پر شک کرنے کی غلطی نہ کرنا ورنہ کافر کی موت مرو گے ۔

(حوالہ اسرار حق صفحہ [illegible] مولف محمد حسین کاشانی)

قران اور اس کی اہمیت

آیت اللّٰہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا محمد باقر جل جلالہ نے فرمایا : قران کو ہم (محمدؐ و آل محمد) سے سمجھو مگر کبھی ہم کو قران سے سمجھنے کی کوشش نہ کرنا۔ ہم نہ سمجھ میں آنے والی ہستیاں ہیں۔ ہم کو قران سے سمجھنا ناممکن ہے۔ ہم تو درکنار ہمارے غلاموں اور ہمارے حبداروں کو بھی سمجھنا ناممکن ہے۔ ہماری عظمت اور بلندی اس سے کئی زیادہ بڑھ کر ہے کہ ہم کو قران سے سمجھا جائے۔ البتہ قران کو ہم سے ضرور سمجھو ہمارے علاوہ کسی کے پاس علم قران نہیں ہے کوئی بشر قران کو نہیں سمجھ سکتا نہ ہی کوئی بشر قران کو سمجھا سکتا ہے۔ علم قران صرف ہم معصومین کے پاس ہے اور ہم ہی قران سمجھانے والے ہیں۔ تفسیر و تشریح قران کا حق صرف ہم کو ہے اور ہمارے علاوہ کوئی بھی قران کی تفسیر و تشریح نہیں کر سکتا۔

قران کو ہمارے مقابلے پر نہ لاو اس سامد کتاب کی اتنی اہمیت نہیں کہ یہ ہمارے مقابلے پر آئے ہم قران ناطق ہیں۔ ہمارا ہر حکم ہماری ہر حدیث قران ہے اور مومنوں پر حجت آخر ہمارے فرمودات ہیں۔ جو بھی ہمارے مقابلے پر قران کو ترجیح دیتا ہے وہ گمراہ اور خارجی ہے اور ایسے اشخاص پر خدا صبح شام لعنت کرتا ہے۔

(حوالہ انوار التوحید صفحہ ۵۰، شیخ نجف مولف: ابوحید نجفی)

شان بی بی فاطمہ (جل جلالہ)

آیت اللہ العظمٰی رہبر معظم امام برحق مولا علی رضا جل جلالہ سے کسی نے آیت اللہ العظمٰی رہبر معظم بی بی فاطمہ (جل جلالہ) کی شان اور مناقب بیان کرنے کو کہا تو مولا رضاؑ نے فرمایا ہم معصومین کائناتوں میں سب سے افضل و برتر شخصیات ہیں مگر ہم تمام معصومینؑ سے افضل و برتر فاطمہ (جل جلالہ) ہیں۔ فاطمہ (جل جلالہ) وہ ہستی ہیں کہ جن کے قدموں کی دھول کے صدقے میں تمام انبیا مبعوث ہوے۔ تمام ملایک اور اولیا در زہرا (جل جلالہ) کے خادم ہیں

تمام کائناتیں بی بی فاطمہ زہرا (جل جلالہ) کے حکم پر خلق ہویں اور جب تک ان کا حکم ہوگا قایم رہیں گی۔ زمین، آسمان، چاند، سورج ستارے، ملایک، جنات، حیوانات، جمادات سمیت تمام مخلوقات عالم تمام وقت فاطمہ زہرا (جل جلالہ) کی پرستش میں مصروف رہتے ہیں کسی نبی کو تب تک نبوت نہیں ملی جب تک اس نے در زہرا (جل جلالہ) کی جاروب کشی نہ کی ہو۔ فاطمہ (جل جلالہ) ہی حجاب خداوندی ہیں اور خدائی اسرار و رموز سے صرف وہ ہی واقف ہیں۔ فاطمہ (جل جلالہ) کن فیا کن کی خالق اور اس کی مالک ہیں۔

فاطمہ وہ (جل جلالہ) ہستی ہیں جن کا احترام کرنا خود خدا پر بھی واجب ہے اور خدا بھی ان کی تعظیم کرتا ہے۔ ویسے تو محمدؐ اور علیؑ پوری کائنات کا حاکم ہیں، عرش و فرش میں کچھ بھی ان کی مرضی کے بغیر نہیں ہوسکتا مگر خود محمدؐ اور علیؑ بھی بی بی فاطمہ (جل جلالہ) کے حکم کے طابع ہیں۔ یہ بی بی فاطمہ (جل جلالہ) کے لیے باعث فضیلت نہیں ہے کہ وہ علیؑ کی ہمسر یا رسول اللہؐ کی بیٹی ہیں بلکہ یہ علیؑ اور رسول اللہؐ کے لیے باعث فضیلت ہے کہ فاطمہ (جل جلالہ) ان کے ساتھ رشتے میں منسلک ہوکر دنیا میں نازل ہویں۔ جس جس نے بی بی فاطمہ (جل جلالہ) کا دل دکھایا اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا دل دکھایا۔ جنہوں نے بی بی فاطمہ (جل جلالہ) کا حق غصب کیا انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حق غصب کیا۔ بی بی فاطمہ (جل جلالہ) کے دشمنوں اور ان کا حق غصب کرنے والوں پر لعنت کرنا بہت ہی افضل عبادت ہے اور اس عبادت کا ثواب بے انتہا ہے۔ کیونکہ جب بھی کوئی بی بی فاطمہ (جل جلالہ) کے دشمنوں پر لعنت بھیجتا ہے تو بی بی فاطمہ (جل جلالہ) کے دل کو تسکین پہنچتی ہے اور بی بی فاطمہ (جل جلالہ) اپنے دشمنوں پر لعنت بھیجنے والوں پر اپنا خاص کرم فرماتی ہیں۔

(حوالہ: خطبات رضوی جلد ا صفحہ ۵۰ طبع مشہد)

مراتب معصومینؑ

آیت اللہ العظمٰی رہبر معظم امام برحق مولا نقی جل جلالہ نے معصومینؑ کے مراتب بیان کرتے ہوئے فرمایا

ہم (محمدؐ و آل محمدؐ) اللہ کے تمام اسموں کے مالک ہیں ہم اللہ کے تمام رازوں سے آشنا ہیں اور اللہ کے تمام رازوں کے مالک ہیں ۔ہم اللہ کا حصہ ہیں ہمارے درجات اتنے بلند ہیں جتنے اللہ کے درجات بلند ہیں۔ اللہ نے اپنے رسولؐ اور اس کی آل کو اپنی تمام تر طاقتوں سے نوازا ہے اور اب ہم اللہ کی تمام تر قوتوں کے مالک ہیں ۔ہم اللہ کا ظاہری وجود ہیں ہم ہی اللہ کا باطن ہیں۔ ہم اللہ کی عزت ہیں ہم ہی اللہ کی شان ہیں۔ ہم اللہ سے جدا نہیں ہم اللہ کا بنیادی حصہ ہیں۔ ہم کو اللہ سے الگ تصور کرنے والا منکر مقام خداوندی ہے۔ ہم اللہ کی تمام تر مرضیوں کے مالک ہیں۔ ہم مشیت الٰہی ہیں۔ ہماری رضا ہی اللہ کی رضا ہے اور ہمارا حکم ہی اللہ کا حکم ہے۔ ہماری ستائش ہی اللہ کی ستائش ہے۔ جتنا اللہ کی عبادت کرنا ضروری ہے اتنا ہی ہماری کی عبادت کرنا ضروری ہے ۔ جتنا اللہ کا ذکر کرنا ضروری ہے اتنا ہی ہمارا ذکر کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ اللہ کا وجود ہم سے ہے۔ ہم سے الگ کوئی اللہ وجود نہیں رکھتا۔ اللہ ہمارے سبب سے ہے۔ ہم اللہ کو منوانے اور جہاں سے روشناس کرانے والے ہیں۔

(حوالہ علم امامیہ صفحہ ۳۹ طبع مشہد مولف آغا حسین مرشدی)

شان مولا علی اکبر جل جلالہ

آیت اللہ العظمٰی رہبر معظم مولا اکبر جل جلالہ نے فرمایا اللہ نے مجھے محمدؐ نور علیؑ کے امتزاج سے ایجاد کیا ہے۔ اللہ نے مجھے محمدؐ کا چہرہ دیا ہے اور علیؑ کا نام دیا اللہ نے مجھے محمدؐ جیسی نرمی دی ہے اور علیؑ جیسی سختی۔ مجھ میں محمدؐ کا جمال موجود ہے اور علیؑ کا جلال بھی۔ میں وہ جسم ہوں جہاں نبوت اور امامت یکجا ہو جاتی ہیں۔ جس کو محمدؐ کی زیارت کرنی ہے وہ مجھے دیکھے مجھ میں ہی محمدؐ سمائے ہوئے ہیں۔

آیت اللہ العظمٰی رہبر معظم بی بی زینب جل جلالہ نے مولا اکبر کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا اکبر وہ پیکر ہے جس میں میرے بابا علیؑ اور میرے نانا محمدؐ بسے ہوئے ہیں۔ اکبرؑ علیؑ کی ولایت کا محور محمدؐ کی نبوت کا مرکز اور اللہ کی اکبریت کا مظہر ہے۔ اکبر تو وہ ہے جس نے اللہ اکبر کو علی اکبر میں بدل دیا۔

(حوالہ جلوہ محمدی صفحہ ۲۹۷، طبع قم مولف پیروز ہمدانی)

حقیقت عبادت

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا علی جل جلالہ نے فرمایا میں خود اپنی عبادت کرنے والا ہوں میں خود اپنی ستائش کرنے والا ہوں میں نے عبادت کی تا کہ انسانوں کو عبادت کا ڈھنگ سکھا سکوں ورنہ مجھے عبادتوں کی ضرورت کہاں؟ میں تو عبادتوں کا خالق ہوں میں نمازوں کا پروردگار ہوں۔ میں مرکز سجود ہوں دنیا میں جو بھی کہیں بھی سجدہ کرتا ہے وہ دراصل مجھ کو ہی سجدہ کرتا ہے۔ مگر جو انجانے میں اپنے حقیقی رب کو پہچانے بغیر سجدہ بجا لاتا ہے اور عبادت کرتا ہے اس کی عبادت قابل قبول نہیں ہے۔ ہماری بارگاہ میں صرف اس شخص کے سجدے قبول کیے جائیں گے صرف اس شخص کی عبادتیں قبول کی جائیں گی جو ہمارا ادراک رکھتا ہوگا۔

میں انبیا کو عبادتیں سکھانے والا ہوں اور انہوں نے ہمیشہ سے میری ہی عبادت کی ہے۔

میں نے ہی ملا یکہ کو سجدہ کرنا سکھایا اور وہ جب سے خلق ہوئے ہیں مجھے ہی سجدہ کرتے ہیں۔ تمام مخلوقات اپنی تخلیق کے لمحے سے لے کر آج تک میری ہی عبادت اور پرستش میں مصروف ہیں۔ میرا ہی ذکر تمام مخلوقات کی بخشش کا ضامن ہے۔ میں ہی معبود برحق ہوں۔

(حوالہ اسرار العبودیت، صفحہ ۱۱۹،۱۳۸۸ طبع قم، مولف شیخ جواد اصفہانی)

قربت الٰہی

آیت اللہ العظمٰی رہبر معظم امام برحق مولا علی جل جلالہ نے فرمایا میں اللہ کے اتنے قریب ہوں کہ بعض اوقات اللہ مجھ میں سما جاتا ہے۔ میں اللہ کی پناہ گاہ ہوں۔ میں اللہ کا عزیز ترین گھر ہوں۔ میں اللہ کی توحید کا وارث ہوں اور توحید کا انتظام چلانے والا ہوں۔ میں اللہ کی قوتوں کا معدن ہوں اور اس کا سب سے بڑا رازدار ہوں۔ میں اللہ کی رحمتوں اور برکتوں کا خزانہ ہوں۔ میں حجاب خداوندی ہوں میں ہی پوشیدہ الٰہی اسرار کا حامل اور مالک ہوں۔ میں اللہ کی وجودی حقیقت ہوں۔ میں اللہ کی مجسم تصویر ہوں۔ میں اللہ کو سہارا دینے والا ہوں۔ میں ہی اللہ کی الوہیت اور وحدانیت کا مالک ہوں۔ میں اللہ کا مددگار ہوں اور اس کے کام آسان بناتا ہوں۔ میں اللہ کے تمام احکاموں کو جاری کرنے والا ہوں اور اس کی تمام حجتوں کا مظہر ہوں۔ میرے بغیر اللہ کی کوئی حقیقت نہیں میں اللہ کے وجود کی دلیل ہوں۔ میں اللہ کے اتنے قریب ہوں کے اکثر دنیا کو شک ہوتا ہے کہ میں اللہ ہوں۔۔۔ مگر وہ وہ ہے اور میں میں ہوں

(حوالہ حقیقت تقوی صفحہ ۱۰۸ طبع قم۔ مولف مہدی کاشمری)

شان مولا امام زمانہ عج

آیت اللہ العظمٰی رہبر معظم امام برحق مولا زین العابدین جل جلالہ نے فرمایا مہدیؑ وہ حجت اللہ ہیں جو اللہ پر بھی حجت ہیں۔ مہدی وہ روح اللہ ہیں جن میں اللہ نے خود اپنی روح پھونکی ہے۔ مہدیؑ وہ مطہر ہستی ہیں جن کے وجود اقدس کے ظہور سے ناپاک زمین پاک و مطہر ہو جائے گی۔ مہدیؑ ویسے ہی غایب ہونگے جیسے کہ اللہ غایب ہے اور پھر مہدیؑ ویسے ظاہر ہونگے جیسے کعبہ میں علیؑ ظاہر ہوے تھے۔ مہدیؑ اللہ کے تمام جلال و اکرام کے مالک ہونگے اور تمام معصومینؑ کی قوتوں کا مظہر ہونگے۔ مہدیؑ وہ منتقم حقیقی ہونگے جو میرے بابا حسینؑ کا قصاص کاینات کے ہر اس شخص سے لینگے جو ہماری ولایت اور ہماری عظمتوں کا انکاری ہے۔ مہدی کی دشمنی کسی کافر یا مرتد سے نہیں ہوگی بلکہ مہدیؑ کے اصلی دشمن دین کے وہ ٹھیکے دار ہونگے جو دین کو اپنے مقصد کے لیے استعمال کرتے ہونگے۔

اے شیعوں ہماری ولایت پر قایم رہو اور اپنی زندگی کو ان اصولوں پر گزارو جن کی ہم تعلیم دیتے ہیں اگر ایسا نہ کیا تو تم بھی مہدیؑ کی تلوار کا نشانہ بن جاوگے۔

(حوالہ کتاب مہدیٔ برحق صفحہ ۲۹۶ طبع قم مولف فدا اللہ زمانی)

اہمیت احادیث

آیت اللہ العظمٰی رہبر معظم امام برحق مولا رضا جل جلالہ نے فرمایا ہماری (معصومین کی) احادیث میں شک کرنے والا بدترین کافر سے بھی بدتر ہے۔ جس نے ہماری چھوٹی سے چھوٹی بات پر بھی شک کیا وہ شیطان کا آلہ کار بنا جس نے ہماری کسی بھی بات کا انکار کیا اس نے آیات قرآنی کا انکار کیا۔

ہمارے اقوال کو اپنی ناقص عقول کے دایرے میں نہ پرکھو۔ ہمارے اقوال کا ہر حرف وحی خدا سے ہے۔ ہم خود کچھ نہیں کہتے ہم جو بھی کلام زبان پر لاتے ہیں وہ اللہ کا کلام ہوتا ہے۔ ہمارے احکامات پر عمل کرو اور اپنی ناقص عقول میں ہمارے احکامات کو پرکھنا چھوڑ دو۔

ہمارا ہر قول حجت ہے اور ان میں تبدیلی ممکن نہیں۔ ہمارے کہے کو رد کرنے والے کا مقام ابلیس پلید کے برابر ہے کیونکہ وہ بھی ہمارا ہی منکر تھا۔ جو افراد ہماری احادیث کی روشنی میں زندگی گزارتے ہیں وہ ہمیشہ کامیاب و کامران ہوتے ہیں۔ اور جو ہماری احادیث کا انکار کرکے اپنی عقل کو مذہب بنالیتے ہیں وہ ہمیشہ ذلیل و رسوا ہوتے ہیں۔ اللہ نے قران اور ہمارے احکامات کو تمام مخلوق پر حجت قرار دیا ہے اور تا قیامت یہی حجت رہے گا۔ (حوالہ خطبات رضوی ۔ صفحہ ۔ طبع مشہد)

ہم حب دار ہیں حب علیؑ کا صلہ چاہیے
کرم ہو خدا کا علیؑ کی ولا چاہیے
رسم وحدانی کی نعمتیں بے کار ہیں واعظ
جو بے بغض ہو رکھا، وہی اللہ چاہیے
بھونکتا ہے جو بھی حیدرؑ کے فضائل پہ
اس نجس لعین کو ذیانت کی ہوئی ماں چاہیے
ہر نجس شور مچاتا ہے
جو ہو لعنتوں سے بھرپور وہ قوا چاہیے
کہتا ہے جو ولایت کو باطل فقط
اس حرامزادے کو ابلیس کا نطفہ چاہیے
جو غیر معصوم کہتا ہے خود کو آیت اللہ اور امام
ایسے نمک حراموں کو زنا کا شجرہ چاہیے
ہار گیا ہے جمل جنگ بر سر میدان آ
اب تو پھر کربلا کا نقشہ چاہیے
(شاعر بابر علی)

عزاداری مولا حسینؑ کے حوالے سے مولا امام جعفر صادقؑ کا خطبہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا جعفر صادق جل جلالہ نے فرمایا:

عشق حسینؑ میں ماتم کرنا افضل ترین عبادت ہے اور اس کا ثواب بے حساب ہے۔ ماتم حسینؑ ہر واجب عبادت سے زیادہ واجب اور لازم ہے۔ کسی بھی دوسری عبادت کو انجام دینے کے لیے ماتم حسینؑ کو ترک نہ کرنا کیونکہ یہ ہر عبادت سے بہتر و برتر ہے۔

کائناتوں میں کوئی ایسی مخلوق نہیں ہے جو عزاداری حسینؑ کا قیام نہ کرتی ہو۔ ہر مخلوق اپنی اپنی بساط کے مطابق ماتم حسینؑ کو انجام دیتی ہے۔ ماتم حسینؑ ہمارے جد رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی اور ہماری مادر گرامی بی بی فاطمہؑ کے دل کی تسکین کا باعث ہوتا ہے۔ جو کوئی بھی خلوص دل سے ماتم حسینؑ برپا کرتا ہے جنت میں اس کے گھر کی ذمہ داری ہم لیتے ہیں۔

دل و جان سے ماتم حسینؑ برپا کرو کیونکہ یہ ماتم حسینؑ ہی تمہاری بقا کا ضامن ہے سفینۂ نجات ہے اور یہی تمہاری بخشش کا سبب ہوگا۔ غم حسینؑ روح کی تعمیر کرتا ہے انسان کو انسان بناتا ہے اور انسانی درجات کو بلند کر دیتا ہے۔ حسینؑ کے غم میں رونا اور ماتم کرنا پیغمبروں کی سنت اور آئمہ معصومینؑ کا شیوہ ہے۔

عشق حسینؑ کی کوئی حد نہیں ہے عشق حسینؑ لامحدود ہے۔ عشق و غم حسینؑ میں اپنے خون کی نذر دینا سب سے عظیم نذر ہے۔ ہر شیعہ کو زندگی میں ایک بار ضرور ماتم حسینؑ میں خون کا نذرانہ دینا چاہیے۔ ماتم حسینؑ میں اپنا خون بہانا عبادتوں کی معراج ہے اور غم حسینؑ میں خلوص نیت سے خون بہانے والوں کا مقام ملائکہ سے بھی بلند ہے۔

کربلا میں شہادت حسینؑ کا مقصد انسانیت کو ایک لامحدود غم دینا تھا اور انسانیت کو عشق محمدؐ آل محمدؐ میں مبتلا کرنا تھا۔ اور ماتم و عزاداری کا قیام ہی مقصد حسینؑ کی کامیابی ہے۔

جو کوئی بھی عزاداری حسینؑ سے روکے، جو شخص بھی ماتم حسینؑ کے خلاف بات کرے جو فرد بھی کسی بھی وجہ سے عزاداری سے دوری اختیار کرے وہ گروہ ظالمین میں سے ہے۔ لعنت بھیجو ہر اس شخص پر جو ماتم حسینؑ عزاداری حسینؑ سے روکے یا اس پاک عبادت کے خلاف کوئی بھی بات کرے۔ (حوالہ: کتاب کائنات کربلا طبع قم صفحہ ۱۶، کتاب مقتل ابو بصیر طبع نجف صفحہ ۲۰۳، کتاب تاریخ عزاداری طبع دہلی صفحہ ۱۳۰)

مولا امام حسن عسکریؑ کا خطبہ

امام حسن عسکریؑ کی ظاہری زندگی کے آخری ایام میں جب پہلی دفعہ شیعوں میں موجود بیرونی عناصر نے ولایت علی کے خلاف سازشیں شروع کیں اور اذان، نماز اور کلمے سے علی ولی اللہ کو غیر ضروری کہہ کر خارج کیا جانے لگا تو اس امر کی سختی سے تردید کرتے ہوئے آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا حسن عسکری جل جلالہ نے فرمایا:

جس نے ولایت علیؑ پر شک کیا اس نے اللہ کی ذات پر شک کیا۔ جس کسی نے بھی ولایت علیؑ کا انکار کیا اس نے محمد مصطفیٰ ﷺ کی نبوت کا انکار کیا۔ جس نے ولایت علیؑ کو جھٹلایا اس نے اپنے ایمان کو جھٹلایا۔ جس کسی نے بھی کسی بھی مقام پر ولایت علیؑ کا انکار کیا اس نے خدائے قدیم کا انکار کیا۔ جس شخص نے بھی اپنی اذان، نماز، کلمے یا کسی بھی عبادت سے ولایت علیؑ کو خارج کیا اس نے اللہ اور رسولؐ کو اپنی عبادت سے خارج کیا۔ جس کسی نے بھی علی ولی اللہ کے بغیر کوئی بھی عبادت انجام دی اس نے شیطان کی پرستش کی اور باطل عبادت کی۔ خدا کی قسم ولایت علیؑ کو جھٹلانے والا دنیا اور آخرت میں ذلت و رسوائی کا سامنا کرے گا۔ جو کوئی بھی ولایت علیؑ کے خلاف زبان کھولے گا وہ جہنم میں اپنا گھر تعمیر کرے گا۔ ولایت کا انکار کرنے والے پر جنت حرام ہے۔ جو شخص بھی اپنی زندگی میں ولایت علیؑ سے دور ہوگا روز قیامت بنی امیہ اور بنی عباس کے فاسق و جابر حکمرانوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا اور انہی کے جیسے انجام کا شکار ہوگا۔ جو افراد ولایت علیؑ کے خلاف سازشیں کرتے ہیں اور لوگوں کو ولایت علیؑ کے خلاف بھڑکاتے ہیں اللہ ایسے افراد پر صبح شام لعنت کرتا ہے۔ دنیا میں ہر وہ شخص شیطان کا نمائندہ ہے جو لوگوں کو اقرار ولایت سے روکتا ہے۔ جو کوئی بھی ولایت علیؑ کے خلاف دلائل پیش کرتا ہے وہ اللہ کی نظر میں کافر سے بھی بدتر مقام رکھتا ہے۔

ولایت علیؑ کے منکروں سے دوری اختیار کرو اور اپنے رب کے حضور ہر منکر ولایت کے لیے عذاب الٰہی کے خواستگار رہو اور ہر منکر ولایت کی تباہی کی دعا مانگو۔ کبھی ولایت علیؑ کے منکروں سے ہمدردی نہ کرو چاہے انہیں برے سے برے حالات میں ہی کیوں نہ دیکھو کیونکہ ان سے کی گئی ہمدردی بھی گناہ کبیرہ کے زمرے میں آتی ہے۔

علی ولی اللہ ایمان کی واحد دلیل ہے اور اس کی گواہی دینا لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دینے سے زیادہ ضروری ہے۔

(حوالہ کتاب نقل ولایت شیخ قم صفحہ ۱۹۴ مولانا باقر جعفری)

مولا امام نقیؑ کا خطبہ ولایت

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا نقی جل جلالہ نے فرمایا:

تمام حمد وثنا اس رب برحق کی جس نے چشم زدن میں تمام کائناتوں کو خلق کیا۔ تمام تعریفیں اس خلاق حقیقی کے لیے ہیں جس سے دنیا نا آشنا ہے۔ اور گھاٹے میں ہیں وہ لوگ جو اپنے خالق سے نا آشنا ہیں۔ جب سے عالمین خلق ہوئے ہیں دو ولایتوں کے درمیان جنگ جاری ہے۔ ایک خدا کی ولایت ہے اور دوسری شیطان کی ولایت ہے۔ خدا کی ولایت ولایتِ علیؑ ہے اور شیطان کی ولایت ہر وہ ولایت ہے جو ولایت علیؑ کے مخالف آتی ہے۔ ولایت علیؑ ہر مومن اور متقی کے لیے بیش قیمت خداوندی تحفہ ہے جو مومن کا خدا سے رابطہ قایم کرتا ہے۔ خدا کی قسم اگر ولایت علیؑ نہ ہوتی تو آج جہاں میں کوئی اللہ کا نام لینے والا نہ ہوتا۔ یہ ولایت علیؑ ہی ہے جو خدا کی خدائی کو قایم رکھے ہوئے ہے۔

اے مومنوں! یہ جان لو کہ بغیر ولایت کے اقرار کے تمہاری تمام عبادتیں بیکار اور غیر ضروری ہیں۔ ولایتِ علیؑ ہی تم سب کی بخشش کی ضامن ہے اور تمہارے لیے راہ نجات ہے۔ قایم رہو ولایت حق پر کیونکہ جب تک تم ولایت پر قایم ہو کوئی باطل طاقت تم پر غلبہ نہیں کر سکتی۔ اپنے روزگار زندگی میں ہر مقام پر ولایت علیؑ پر قایم رہو اور ولایت علیؑ پر قایم ہونے کا اقرار کرتے رہو۔ یہ ولایت علیؑ ہی ہے جو ہر مومن کے لیے کامیابی کا سبب رہے گی۔ اپنی تمام عبادتوں (نماز، روزہ، حج، زکات) میں ولایت علیؑ کا اقرار کو شامل کرو کیونکہ باطل عبادتوں اور مومنوں کی عبادت میں واحد فرق علی ولی اللہ کا ہے۔ جو بھی اپنی کسی بھی عبادت کو بغیر اقرار ولایت انجام دیتا ہے وہ ابلیس کی عبادت کرتا ہے۔ اور ابلیس کی عبادت کرنا گناہ کبیرا ہے۔ خدا کے نزدیک مومن وہ ہے جو اٹھتے بیٹھتے اقرار ولایت علیؑ کرتا رہے۔ یہ سچے مومن کی شناخت ہے۔

اے مومنوں ایک ایسا وقت بھی آئے گا جب منافقین ہماری ولایت کے مقابلے میں شیطان کی ولایت کو لے آئیں گے۔ اور منافقین کا ٹولہ ہماری ولایت کا انکار کردے گا۔ یہ وقت سچے مومنین کے امتحان کا وقت ہوگا اور حقیقی مومن وہی ہوگا جو اس کڑے وقت میں بھی ولایت علیؑ پر قایم رہے گا اور اس کا اقرار کرتا رہے گا۔ ہر مومن کے لیے ضروری ہے کہ وہ تمام شیطانی ولایتوں کا انکار کر کے صرف ولایت علیؑ کا اقرار کرے۔ کیونکہ یہی صراط مستقیم ہے۔

(حوالہ کتاب تجلی ولایت صفحہ ۱۵۸ طبع قم مولف باقر جعفری)

(واضح رہے کہ امامؑ نے اپنے اس خطبے میں نماز سمیت ہر عبادت میں علی ولی اللہ کے اقرار کو لازم قرار دیا ہے اور ولایت علی کے علاوہ ہر ولایت کو شیطانی ولایت کہا ہے یعنی آج کے مجتہد کی ایجاد کردہ ولایت فقیہ بھی باطل اور شیطانی ولایت ہے۔ لعنت ہو ولایت فقیہ کو ایجاد کرنے والے مجسم شیطانوں پر)

مولا علیؑ کی حدیث ملکوتی

(یہ مولا علیؑ کا وہ خطبہ ہے جس سے نصیریت اور نصیری سوچ کی نفی ہوتی ہے)

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم خالق حقیقی امام برحق مولا علی جل جلالہ نے فرمایا:

ہم کو خدا مت کہو! کیونکہ ہم کو خدا کہنا ہماری شان میں کمی کرنے اور ہم کو محدود کرنے کے مترادف ہے۔ ہم لا محدود ہیں۔ ہم نہ سمجھ میں آنے والی ہستیاں ہیں۔ کمتر بشری سوچیں ہم تک نہیں پہنچ سکتیں۔ ہم تو وہ ہیں جن کے غلاموں پر بھی خدا ہونے کا شائبہ ہوتا ہے۔ ہمارے تو غلام بھی خدائی طاقتوں کے حامل ہیں۔ ہمی ہیں جو اپنے بندوں کو علم غیب سے نوازتے ہیں۔ ہمی نے اپنے غلاموں کو مردوں کو زندہ کرنے کی طاقت سے نوازا۔ ہمی ہیں جو اپنے عاشقوں کو رازق بنا دیتے ہیں۔ ہمی ہیں جو اپنے مومن بندوں کو نورانی ہستیوں میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ ہمارے عشاق کا مقام اتنا بلند ہے کہ ان کی شان میں کئی قرآنی آیات نازل ہوئیں۔

ہم ربوں کے رب ہیں۔ خالقوں کے خالق ہیں۔ رازقوں کے رازق ہیں۔ مالکوں کے مالک ہیں۔ بادشاہوں کے بادشاہ ہیں۔ دنیا کا دانا سے دانا انسان بھی ہم تک نہیں پہنچ سکتا۔ انسانی ذہن کبھی ہمارا احاطہ نہیں کر سکتے۔ ہم خدا کے وجود کی اکلوتی دلیل ہیں۔ ہم ہی خدا کے وجود کی وجہ ہیں۔ ہم خدا پر احسان کرنے والی ہستیاں ہیں۔

(حوالہ کتاب تجلی ولایت صفحہ ۲۸ شیخ قم مولف باقر جعفری)

(بیشک مولا علیؑ کی ذات لامحدود ہستیوں کی خالق ہے اور مولاؑ کی ذات پر اسم، جسم اور صفت کا اطلاق کرنا مولاؑ کو محدود سمجھنے کے مترادف ہے اور مولاؑ کو محدود سمجھنا ہی مقصری اور شرک ہے۔ ناقص انسانی عقول مقام و منزلت مولاؑ کے ادراک سے قاصر ہے)

خطبۃ البیان

آیت اللہ العظمی رہبر معظم خالق حقیقی امام برحق مولا علی جل جلالہ نے فرمایا:

میں میں وہ ہوں جس کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں میں ہر چیز کا علم رکھتا ہوں، میں وہ ہوں جس کے پاس سلیمان کی انگوٹھی ہے (یعنی تمام جن اور انس اور تمام خلایق پر متصرف ہوں) میں لوح محفوظ ہوں، میں جنب اللہ ہوں اور قلب خدا ہوں، میں لوگوں کی آنکھوں اور قلوب کو پھیر نے والا ہوں۔ ان کی بازگشت میری طرف اور ان کا حساب ہمارے زمہ ہے۔ میں وہ ہوں جس کے پاس گزشتہ اور آئندہ کا علم ہے۔ آدم کا ساتھی میں ہوں نوح کا مددگار میں ہوں اور میں ہی ابراہیم کا مونس ہوں۔ بادلوں کو پیدا کرنے والا میں ہوں۔ درختوں پر پتے پیدا کرنے والا میں ہوں۔ پھلوں کو لگانے والا میں چشموں کو جاری کرنے والا میں ہوں، زمینوں کو بچھانے والا میں ہوں، حق اور باطل میں فرق کرنے والا میں ہوں۔ جنت جہنم کا تقسیم کرنے والا میں ہوں، میں علم الٰہی کا خزانچی ہوں۔ میں صاحب روز قیامت ہوں۔ مجھ کو جھٹلانے والے پر جہنم ہے۔ میں خدا کا اسماے حسنہ ہوں۔ میں دنیا کے محلوں کو منہدم کرنے والا ہوں، میں مومنین کو قبروں سے نکالنے والا ہوں۔ میں ہی تکالیف میں مبتلا ایوب کا رنج اور شفا عطا کرنے والا ہوں، میں وہ ہوں جس کی وجہ سے ابراہیم سلامت رہے اور انہوں نے میری بزرگی کا اقرار کیا۔ میں وہ ہوں جس نے تمام نبیوں کو مبعوث کیا، میں تمام عالمین کا پیدا کرنے والا ہوں۔ میں وہ ہوں جس نے آسمانوں کو دعوت دی انہوں نے میرا حکم قبول کیا اور وہ وجود میں آگئے۔ میں سورج کو روشنی دینے والا اور صبح کو طلوع کرنے والا ہوں۔ میں ستاروں کو پیدا کرنے والا ہوں۔ میں قیامت کو برپا کروں گا، میں مومنین کی نماز، زکوۃ، حج اور جہاد ہوں۔ میں نشر اول اور آخر کا مالک ہوں۔ میں جنت کا مالک ہوں۔ میں ماوں کے رحموں میں صورتوں کو بنانے والا ہوں۔ میں صاحب کوہ طور ہوں ہوں میں ہی کتاب مستور ہوں۔ میں وہ ہوں جس کے ہاتھ میں جنت اور جہنم کی کنجیاں ہیں۔ میں زندہ کرتا ہوں مارتا ہوں پیدا کرتا ہوں اور رزق دیتا ہوں۔ میں اسم اعظم ہوں۔ میں مشرق سے مغرب تک خلایق کے اعمال کو دیکھتا ہوں اور ان کی کوئی چیز مجھ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ میں کعبہ اور بیت الحرام ہوں۔ میں ہوں محمد مصطفیٰ ﷺ میں ہی ہوں علی مرتضی ؑ اور میں ہی غفور و رحیم ہوں۔

(ینابیع الاسرار صفحہ ۱۱۱ طبع پاکستان)

زمانے سے پوچھو کہ عبادت کیا ہے

نہیں ہے عشق علی تو سخاوت کیا ہے

بن جاتی ہے ہر عبادت عبادت نام علی سے

خدا عبادت قبول کرتا ہے صدقے میں علی کے

(شاعر: اکبر حسین)

حدیث طارق

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم خالق حقیقی امام برحق مولا علی جل جلالہ نے فرمایا:

امام کلمۃ اللہ، حجۃ اللہ، وجہ اللہ، نور اللہ، حجاب اللہ اور آیت اللہ ہوتا ہے۔ اس کو خدا منتخب کرتا ہے اور تمام مخلوق پر اس کی اطاعت واجب کرتا ہے۔ امام آسمانوں اور زمین پر اس کا ولی ہوتا ہے۔ خدا نے اس بات پر اپنے تمام بندوں سے عہد لیا ہے پس جس نے اس پر سبقت کی اس نے خدائے عرش سے کفر کیا۔ امام جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔ بس امام ہی صدق اور عدل ہے امامؑ کے لیے زمین سے آسمان تک ایک نور کا ستون نصب کیا جاتا ہے جس میں وہ بندوں کے اعمال دیکھتا ہے۔ امامؑ لباس ہیبت وجلال میں ملبوس رہتا ہے اور ہر بندے کے دل کا حال جانتا ہے۔ اور غیب پر مطلع رہتا ہے امام متصرف الاطلاق ہوتا ہے۔ وہ مشرق تا مغرب تمام اشیا کو دیکھتا ہے عالم ملک اور ملکوت کی کوئی شے اس سے پوشیدہ نہیں ہے۔ امام کو اللہ نے اپنی وحی کے لیے منتخب کیا اور امور غیب کے لیے پسند کیا۔ امام کی ولایت سبب نجات ہے اس کی اطاعت زندگی میں فرض کردانی گئی ہے اور مرنے کے بعد وہی توشہ آخرت ہے۔ صرف امام ہی راس اسلام اور کمال ایمان اور معرفت حدود واحکام اور حلال وحرام کا بیان کرنے والا ہے۔ امامت وہ مرتبہ ہے جس پر سوائے اس کے جس کو اللہ منتخب کرے اور سب پر مقدم وحاکم وولی بنائے کسی کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ امامؑ وہ ہے جو انوار کے ساتھ بندگان خدا پر طلوع ہوتا ہے پس وہ ایسی شے نہیں جس کو ہاتھ اور آنکھ پا سکے۔ امامؑ (ضلالت کی تاریکیوں میں) ورخشاں چراغ ہے۔ وہی سر الٰہی ہے جس کی حرارت واضح ہیں اور وہ وسیلہ ورہنما ہے۔ امام کا ظاہر ایک ایسا امر ہے جس پر کوئی مہیا نہیں ہو سکتا اس کا باطن ایسا غیب ہے جس کا کوئی ادراک نہیں کر سکتا۔ اس امر میں عقول حیران اور افہام سرگشتہ ہیں۔ یہ وہ مرتبہ ہے جس کے سامنے بڑے بڑے لوگ حقیر ہیں۔ امامت کے ادراک سے علما قاصر، شعرا ماندہ، بلغا وخطبا گنگ، بیہوش، فصحا عاجز اور زمین وآسمان شان امامؑ میں ایک وصف بیان کرنے سے بھی قاصر ہیں۔ آل محمدؐ کا مقام اس سے برتر ہے کہ کوئی وصف کنندہ اس کی توصیف کر سکے اور اس کی تعریف لکھ سکے۔ اور تمام عالم میں کسی کو بھی ان کے ساتھ قیاس کر سکے۔ امام کو رسول اور کلمۂ علیا والا سے نورانی اور وحدانیت کبریٰ ہیں۔ جو لوگ گمان کرتے ہیں کہ امامت آل محمدؐ کے علاوہ کسی اور میں بھی پائی جاتی ہے وہ جھوٹے ہیں۔ امامؑ ہر قسم کے گناہوں سے پاک ہوتا ہے غیب پر علم رکھتا ہو اور اللہ کا منتخب کردہ ہو۔ اور وہ شیاطین کی جماعت میں سے ہیں جو کہ حجاب خدا کے سوا کسی اور کو امام مانتے ہیں۔ امام کی اطاعت قیامت تک فرض کی گئی ہے خدا امامؑ کے قلب میں اپنے اسرار رکھتا ہے اور خدا امامؑ میں اپنی زبان کو گویا کرتا ہے۔ امامؑ معصوم موفق من اللہ ہوتا ہے تمام انبیا کا علم ان کے علم کے مقابلے میں اور تمام اوصیا کا راز ان کے راز کے مقابل اور تمام اولیا کی عزت ان کی عزت کے مقابل ایسی ہی ہے جیسے سمندر کے مقابل قطرہ اور صحرا کے مقابل ایک ذرہ۔ امامؑ کے نزدیک زمین وآسمان ان کے ہاتھ کی ہتھیلی کی مانند ہیں۔ خدا کی جس صورت، ہاتھ اور پہلو کا ذکر قرآن میں ہے بس ان سب سے مراد یہی ولی ہیں کیونکہ امام ہی جنب اللہ، وجہ اللہ، حق اللہ، علم اللہ، عین اللہ اور ید اللہ ہیں گویا کہ ان کا ظاہر صفات ظاہرہ کا باطن اور ان کا باطن باطنی صفات کا ظاہر ہے پس وہ باطن کا ظاہر اور ظاہر کا باطن ہیں۔ امام ہی خدائے واحد اور احد کے راز ہیں پس ان کے ساتھ کسی مخلوق کو قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ انہی اماموں کے نام سے پرندے تسبیح کرتے ہیں اور مچھلیاں سمندر میں ان کے حقیقی شیعوں کے لیے استغفار کرتی ہیں عرش قائم نہ ہوا جب تک اس پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ لکھ دیا گیا

(حوالہ مشارق الانوار صفحہ ۱۰۰ طبع پاکستان)

آفتاب میں میں وہ پوشیدہ نور دیکھ رہا ہوں
جو نہیں سبزہ میں ہے وہ طور دیکھ رہا ہوں
وہ بلندی ہے عشق علی ہر عبادت کے لیے
میں اللہ کے شعور کو علی میں دیکھ رہا ہوں
(شاعر ذاکر حسین)

خطبہ افتخاریہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم خالق حقیقی امام برحق مولا علی جل جلالہ نے فرمایا:

میں برادر رسولؐ اور ان کے علم کا وارث ان کی حکمت کا معدن اور ان کا رازدار ہوں ایک ایک حرف جو خدا نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے وہ سب مجھ کو پہنچ گیا ہے۔ گزشتہ کا اور قیامت تک جو بھی ہونے والا ہے میں سب کا علم رکھتا ہوں۔ یوم قیامت میں ہی تمام بنی آدم پر مقدم رہوں گا اور تمام مخلوق کا حساب لوں گا اور ان کو درجات میں جگہ دوں گا میں ہی اہل نار کو عذاب دوں گا۔ مجھے زمین پر بار بار آنا ہے اور رجعت کے بعد آنا ہے جس نے ہماری تردید کی اس نے خدائے قدیم کی بات رد کی میں صاحب دعوات ہوں۔ میں ہی خدا کے وجود کی دلیل کا مالک ہوں۔ میں عجیب عجیب آیات والا ہوں میں تمام مخلوقات کے اسرار کا عالم ہوں۔ میں ہی فرشتوں کو ان کے مراتب پر متقرر کرتا ہوں۔ میں نے ہی روز ازل ارواح سے عہد لیا تھا میں ہی صاحب لوائے حمد ہوں میں بار بار بخششیں کرنے والا ہوں اگر میں اپنے تمام امور سے تمہیں مطلع کروں تو تم میرا انکار کرنے لگو گے اور برداشت نہ کر سکو گے۔ میں جابرین کو قتل کرنے والا اور دنیا و آخرت کا ذخیرہ ہوں۔ میں ہی جبرائیل کا صاحب سردار ہوں اور میکائیل سے کام کا مطالبہ کرنے والا ہوں۔ میں ہی جامع احکام ہوں۔ میں ہی صدیق اکبر اور میں ہی فاروق اعظم ہوں۔ میں ہی باب یقین، امیر المومنین، صاحب خضر اور صاحب یہ بیضا ہوں میں صاحب قصر بیضا اور جوش کنندہ جہنم کا مالک ہوں۔ میں وحی ہی کی وجہ سے بات کرتا ہوں میں ستاروں کا مالک ہوں۔ میں ہی وہ غائب ہوں جس کا امر عظیم کے لیے انتظار کیا جاتا ہے میں ہی عطا کرنے والا اور میں ہی خرچ کرنے والا ہوں۔ میں ہی دلوں پر قابو رکھنے والا ہوں میں ہی اپنی توصیف کرنے والا ہوں۔ میں خضر و ہارون کا صاحب ہوں میں موسیٰ اور یوشع بن نون کا صاحب ہوں میں جنت کا مالک ہوں میں ہی زلزلوں کا اور زمینیات کو اندر دھنسا دینے کا مختار ہوں۔ میں امام الابرار ہوں میں ہی بیت معمور اور سقف مرفوع اور بحر مسجود ہوں۔ میں ہی باطن حرم ہوں میں تمام امتوں کا سہارا ہوں۔ میں ہی اسم اعظم کا حامل ہوں۔ اگر میں نے کلام خدا اور قول رسولؐ نہ سنا ہوتا تو تم سب کو اپنی تلوار سے قتل کر دیتا اور آخر تک فنا کر دیتا۔ میں حقیقت ماہ رمضان اور شب قدر کا راز ہوں میں ہی ام الکتاب اور میں ہی فصل خطاب ہوں۔۔ میں ہی فاتحہ ہوں۔ میں ہی سفر و حضر میں صاحب نماز ہوں بلکہ میں ہی صوم و صلوٰۃ و روز و شب اور ماہ و سال ہوں۔ میں ہی صاحب حشر و نشر ہوں میں ہی امت محمدی کا بوجھ ہلکا کرنے والا ہوں۔ میں ہی رسول اللہ کے ساتھ آسمانوں سے گزرنے والا ہوں میں ہی قاب قوسین ہوں۔ میں ہی آسمان و زمین کا مالک ہوں میں ہی مایوسیوں میں فریادرس ہوں۔ میں ہی آفتاب و زمین سے کلام کرنے والا ہوں۔ میں باب محمود ہوں میں ہی عابد و معبود اور شاہد و مشہود ہوں۔

(حوالہ: کنج الاسرار صفحہ ۱۳۹ طبع پاکستان)

عزادار حسینی

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا جعفر صادق جل جلالہ نے فرمایا:

سیدالشہدا مولا حسین جل جلالہ کا غم اس قدر عظیم ہے کہ خود اللہ بھی غم حسینؑ میں سوگوار ہے اور تا قیامت غم حسینؑ میں عزاداری کرتا رہے گا۔ اللہ ہر چیز سے بے نیاز ہے مگر ذکر حسینؑ سے بے نیاز نہیں ہے۔

(حوالہ نورالعین صفحہ ۱۲ طبع قم)

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا باقر جل جلالہ نے فرمایا:

میرے لیے یہ بات زیادہ باعث فخر نہیں ہے کہ میں آل رسولؐ ہوں یا میں امام وقت ہوں۔ میرے لیے سب سے زیادہ باعث فخر بات یہ ہے کہ میں اپنے دادا حسین جل جلالہ کا اولین عزادار ہوں۔ میں مولا حسینؑ کا اولین نوحہ خواں ہوں اور مقتل حسینؑ کا پہلا راوی ہوں۔۔

(حوالہ: نورالعین صفحہ ۱۱۳ طبع قم)

(غور فرمایں عزاداری مولا حسینؑ وہ عبادت ہے جس کو انجام دینا اللہ پر بھی ضروری ہے۔ اور امام برحق عزادار حسینؑ ہونے کو اپنے لیے باعث فخر سمجھتے ہیں... مگر آج کا نجس ناپاک مقصر مولوی کہتا ہے عزاداری غیر ضروری ہے اور اکثر مولوی عزاداری کے خلاف فتوے بازی کرتے رہتے ہیں۔ کیا مولویوں کا یہ اقدام اللہ اور معصومینؑ کے احکامات اور سنتوں کی نافرمانی نہیں ؟)

معرفت ذکر حسینؑ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا زین العابدین جل جلالہ نے فرمایا:

ملعون ہے وہ شخص جو میرے بابا کے ذکر کو پیسوں میں تولتا ہے۔ ذکر سید الشہداؑ انمول قیمت عبادت ہے اور اس کو دولت میں تولنا کفر ہے۔ دنیاوی مال و دولت کو میرے باباؑ کے ذکر سے دور رکھو۔ ذکر حسینؑ اللہ کا ذکر ہے۔۔ اللہ خود میرے باباؑ کا ذکر کرتا ہے اللہ میرے باباؑ کا سب سے پہلا ذاکر ہے۔ میرے باباؑ کا ذکر کرنا سنت رسولؐ ہے یہ وہ عبادت ہے جو سب سے عظیم ہے اور اس کا کوئی نعم البدل نہیں ہے میرے باباؑ کے ذکر کو اپنے لیے کاروبار مت بناؤ بلکہ اس میں اپنی عاقبت اور آسودہ آخرت تلاش کرو۔ ذکر حسین ابن علیؑ بخشش انسانیت کا ضامن ہے اس ذکر کی قدر و قیمت پہچانو۔ دولت کے بدلے میرے باباؑ کے ذکر بیچ کر اپنی عبادت کو خیانت میں نہ بدلو۔ جب کوئی ذکر حسینؑ کا کاروبار کرتا ہے تو ہماری دادی زہراؑ کا دل خون کے آنسو روتا ہے ۔ اور بی بیؑ اپنے لال کے ذکر کے سوداگروں پر لعنت کرتی ہیں۔

(حوالہ نفس الشعریہ، صفحہ ۹۰، طبع نجف، مولف شیخ جواد محدثی)

(مولا سجادؑ فرما رہے ہیں کہ ذکر حسینؑ کو دولت میں نہ تولو ۔ مگر افسوس آج کے دور کے کچھ نام نہاد علما و ذاکرین نے ذکر حسینؑ کو اپنے لیے بزنس بنالیا ہے اور یہ عبادت باقاعدہ کاروبار کی شکل اختیار کر چکی ہے۔۔ مولویوں کی باقاعدہ بکنگ ہوتی ہے۔۔ مولوی ایک ایک مجلس پڑھنے کے لاکھوں روپے اپنے منہ سے طلب کرتے ہیں اور مولوی کی بولی لگتی ہے۔۔ مولاؑ کے ذاکر کو نذر کے طور پر اپنی مرضی سے کچھ دینا غلط نہیں ہے بلکہ مولاؑ کے ذاکر کو نذر و نیاز دینا سنت معصومینؑ ہے مگر جس انداز میں آج کل کے مولوی نے ذاکری مولا حسینؑ کو کاروبار بنالیا ہے وہ سراسر غلط ہے ۔ اور قول معصوم کی روشنی میں کفر ہے)

عید

آیت اللہ العظمی رہبر معظم امام برحق مولا سجاد جل جلالہ نے فرمایا:

مخلوق تو اپنی عید میں خوش ہے مگر ہماری عید صرف ماتم حسینؑ ہے۔ آل محمدؑ اب تا قیامت سوگوار ہیں اور دنیاوی خوشیوں کا آل محمدؑ اور ان کے چاہنے والوں سے کوئی تعلق نہیں۔

(حوالہ تفسیر غم صفحہ ۱۹ طبع قم مولف سید علیزادے ، کافی)

آیت اللہ العظمی رہبر معظم امام برحق بی بی زینب جل جلالہ نے فرمایا:

میرے بابا کی شہادت کے بعد جب عید آئی تو سب مسلمان آپس میں عید مل رہے تھے ہر طرف خوشی کا ماحول تھا۔ مگر ہمارا گھر سوگوار تھا ہم منتظر تھے کہ کوئی مسلمان آئے گا اور ہمیں ہمارے بابا کا پرسا دے گا مگر کوئی مسلمان ہمارے باباؑ کا پرسا دینے نہ آیا اور ہم تنہا ہی اپنے بابا کو روتے رہے۔ آل رسولؑ پر اب کبھی خوشی نہیں آئے گی۔ خانوادہ رسولؑ اب تا قیامت عزادار رہے گا۔

(حوالہ تفسیر غم صفحہ ۱۹ طبع قم مولف سید علیزادے)

(معصومینؑ فرماتے ہیں کے آل رسولؑ اب قیامت تک کے لیے سوگوار ہیں۔ ہماری عید ماتم حسینؑ ہے۔۔۔ مگر معصومینؑ کے دیگر فرمودات کی طرح اس فرمان کو بھی جھٹلا دیا گیا ہے اور آج محمدؑ و آل محمدؑ سے محبت رکھنے کا دعوا کرنے والے بھی بڑے جوش و خروش سے عید مناتے ہیں اس کے باوجود کے معصومینؑ سوگوار ہیں)

خطابِ مختار سخفی

جب حضرت مختار کے سامنے کوفے میں آل رسول کو اسیر بنا کرایا تو حضرت مختار نے گریہ و ماتم کرتے ہوئے فرمایا

اے ابن زیاد لعنت ہو تجھ پر اور تیرے اجداد پر ۔کیا تو نہیں جانتا کہ تو کن ہستیوں پر مظالم ڈھا رہا ہے

علی ابن حسینؑ کے قدموں میں تو نے بیڑیاں ڈالی ہوئی ہیں کیا تو نہیں جانتا کہ یہ میرے رب کے قدم ہیں۔ جن ہاتھوں میں تم نے ہتھکڑیاں ڈالی ہوئی ہیں وہ میرے معبود کے ہاتھ ہیں۔ جس حسینؑ کے سر کے ساتھ تم لوگ بے حرمتی کررہے وہ اسی نبی کا سر ہے جو پوری کائنات کا رازق ہے۔

جن پاک و مطہر بیبیوں کو تو نے اپنے دربار میں بے ردا کھڑا کیا ہوا ہے، کیا تو ان کی حقیقتوں سے واقف نہیں ہے؟ ذرا منکری کا پردے کو اپنی آنکھوں سے ہٹا کر دیکھ یہی تو ہم سب کے پروردگار ہیں۔ انہی میں تو ہمارا خدا پوشیدہ ہے۔

(حوالہ: روداد مختار صفحہ ۹۸ طبع مشہد مولف ذاکر خراسانی)

خطاب ابو لولو فیروز

میں اس شیطان بن شیطان کا قاتل ہوں جس نے بنت نبیؑ کا دل دکھایا تھا۔ میں اسی ابلیس مجسم کا قاتل ہوں جس نے آل رسول کو اذیت پہنچائی ۔میں دنیا کی سب سے بڑی اولادِ حرام تطفہ معلوم کا قاتل ہوں۔ میں اس پلید کا قاتل ہوں جس نے پاک بی بی سیدہؑ کو شہید کیا۔ ہاں میں عمر کو جہنم رسید کرنے والا خوش نصیب جنتی ہوں۔ میں نے یہ عمل سراسر اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیا ہے اور مجھے اس عظیم عمل پر کوئی ندامت نہیں۔ میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ میرے اس عمل کا ثواب دنیا کی ہر عبادت سے زیادہ ہے اور خدا کی نظر میں میرا مقام متقی اور پرہیزگار ترین بندوں سے بھی زیادہ ہے۔ میں نے حرامی ابن حرامی کو تڑپا تڑپا کر تکلیفیں دے دے کر مارا۔ اور ہر وار پر میرے دل سے صرف یہ صدا آتی تھی کہ بس میرے اس عمل کے نتیجے میں مجھے مخدومہ کائنات پاک سیدہؑ کی خوشنودی حاصل ہوجائے۔ میں تب تک ابن خطاب کو تڑپاتا رہا جب تک میرے کانوں میں ایک آواز نہ آگئی کہ ابو لولو ہم تم سے راضی ہوئے ۔تم بیشک جنتی ہو۔

(حوالہ حکایات فارس صفحہ ۱۰۹ طبع تہران)

شان محمدؐ و علیؑ

حضرت سلمان فارسیؓ نے شان محمدؐ و علیؑ بیان کرتے ہوئے فرمایا میں نے اپنے آقاؤں (محمدؐ و علیؑ) کو جن حالات میں دیکھا ہے ان حالات کو اگر کوئی اور انسان دیکھتا تو پاگل ہو جاتا یا مر جاتا۔ مگر میرے آقاؤں نے میرے دل کو ادراک اور معرفت سے لبریز کر دیا ہے اس لیے میں وہ اسرار و حقائق بھی برداشت کر پایا جن کو برداشت کرنا کسی انسان کے بس کی بات نہیں ہے۔ میں نے فرش پہ محمدؐ اور علیؑ کو طویل سجدے ادا کرتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور عرش پہ انہی محمدؐ و علیؑ کے قدموں پر تمام خدائی کو سجدہ ریز بھی دیکھا ہے۔ میں نے فرش پر مخلوق کو محمدؐ و علیؑ پر ظلم کرتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور عرش پہ انہی محمدؐ و علیؑ کو مخلوق کو خلق کرتے اور ان کے جسم میں روح پھونکتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔ میں نے فرش پہ محمدؐ و علیؑ کو سخت محنت مشقت مزدوری کرتے دیکھا ہے اور عرش پر اپنے انہی آقاؤں کو ملائیکہ کو خلق کرتے اور ان کو ان کے مراتب و مناقب پر فائز کرتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔ جن محمدؐ و علیؑ کو میں نے فرش پر طویل فاقے کرتے دیکھا انہی محمدؐ و علیؑ کو عرش پر تمام مخلوقات میں رزق تقسیم کرتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔ میں نے کئی بار محمدؐ کو علیؑ ہوتے ہوئے اور کئی بار علیؑ کو محمدؐ ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے اپنے آقاؤں کو خالق بھی دیکھا ہے اور مخلوق بھی، میں نے انہیں ساجد بھی دیکھا ہے اور مسجود بھی، میں نے انہیں عابد بھی دیکھا ہے اور معبود بھی۔ میں نے انہیں بندہ بھی دیکھا ہے اور رب بھی۔ مگر خدا کی قسم سلمان سب کچھ دیکھ کر بھی کچھ نہ دیکھ سکا سلمان بہت کچھ جان کر بھی بہت کچھ سے انجان رہا۔ سلمان محمدؐ و علیؑ کے اتنے قریب رہ کر بھی یہ نہ جان پایا کہ محمدؐ و علیؑ کی حقیقت کیا ہے۔

(حوالہ فخر فارس صفحہ ۸۸ شیخ تہران مولف علی رضا ہمدانی)

آیت اللہ کون؟

مقصرین نے ہر مقام پہ دین کا چہرہ مسخ کرنے اور حق معصومینؑ پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کی ہے اسی کی ایک مثال لقب آیت اللہ پر قبضہ ہے۔ آج جس پلید اور کم ظرف ملا کا دل چاہتا ہے وہ آئینے میں اپنی مکروہ شکل دیکھے بغیر خاص معصومینؑ کے لیے مختص لقب آیت اللہ کو غصب کر لیتا ہے۔ جبکہ حدیث معصومؑ سے ثابت ہے کہ آیت اللہ صرف معصومینؑ ہوتے ہیں اور کوئی نجس مولوی آیت اللہ نہیں ہو سکتا۔

امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا مولا امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا: ہم حزب اللہ ہیں ہم عین اللہ ہیں ہم قلب اللہ ہیں ہم لسان اللہ ہیں ہم آیت اللہ ہیں ہم ید اللہ ہیں یہ صرف ہمارے (معصومینؑ کے) القاب ہیں۔ ہمارے علاوہ کسی کو حق نہیں کہ ان القاب کو اپنے لیے استعمال کرے۔

نزول محمدؐ و آل محمدؐ

جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا جعفر صادق جل جلالہ نے فرمایا:

ہماری (معصومینؑ کی) دنیا میں آمد عام انسانوں کی طرح نہیں ہوتی۔ ہم ہر طرح کے بشری تقاضوں سے پاک ہیں۔ بشریت کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم کبھی کسی صلب یا کسی رحم میں نہیں رہے۔ ہم تو اللہ کی طرف سے زمانے پر ظاہر کیے جاتے ہیں۔ ہم اپنی آمد اور اپنی بازگشت پر مکمل طور پر قادر ہوتے ہیں۔ ہم جب چاہتے ہیں اس جہاں میں آتے ہیں اور جب چاہتے ہیں اس جہاں سے چلے جاتے ہیں۔ ہم کسی بھی انسانی ضرورتوں اور مجبوریوں کے طابع نہیں۔ ہم دنیا میں انسانوں کی طرح رہتے ہیں تا کہ انسانیت کو روش حیات سکھا سکیں۔ ہمارا کسی نجاست اور کثافت سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم پاکیزگیوں کے حامل ہیں۔ ہم اتنے ہی پاک و پاکیزہ ہیں جتنا اللہ پاک و پاکیزہ ہے۔ ہم میں اور عام انسان میں اتنا ہی فرق ہے جتنا آسمان اور زمین میں فرق ہے۔

ہم کو کبھی اپنے جیسا مت سمجھو تم کبھی بھی ہم جیسے نہیں ہو سکتے۔ ہم انسانوں کی طرح دکھتے ضرور ہیں مگر ہم بشر ہیں ہی نہیں۔ بشر تو ہماری خلق کی ہوئی صرف ایک خلاقت ہے۔

(حوالہ ہمارا علم و حکمت، صفحہ ۹۰ طبع نجف مولف محسن الحکیم)

(معصومؑ کے اس فرمان کی روشنی میں یہ ثابت ہوتا ہے کہ معصومینؑ کا ظہور ہوتا ہے نزول ہوتا ہے معصومین کی ولادت یا پیدائش نہیں ہوتی۔)

شہادت مولا حسینؑ کے موقع پر جنات کی گریہ وزاری

عصر عاشور کو جب مولا حسینؑ کو شہید کیا جارہا تھا تب جنات نے جو نوحہ خوانی کی تھی اسے نجف کے جید عالم دین علامہ ابراہیم موسوی نے اپنی کتاب اسرار الٰہی میں کچھ یوں رقم کیا ہے۔

آج اللہ کی حقیقت قتل ہوئی۔۔۔آج توحید کا مجسم پیکر قتل ہوا۔۔۔

"آج خالق کی گردن پر خنجر چلا اور اللہ کا لہو اس سرزمین پر بہہ گیا۔ آج وہ قتل ہوا جس کے دم سے یہ فرش اور عرش قائم ہیں۔ آج اس کو مار دیا گیا جس کے دم سے مخلوقات سانسیں لیتی ہیں۔ آج وہ جارہا ہے جس نے حیات کو حیات بخشی۔ آج وہ شہید ہوا جو کریمی کا خالق ہے۔ لعنت ہو ان پر جنہوں نے اپنے نبیؐ کے نواسے کو قتل کیا۔ لعنت ہو ان پر جنہوں نے پاک سیدہؑ کے دلارے کو قتل کیا۔ لعنت ہو ان پر جنہوں نے اللہ کے رفیق کو شہید کیا۔

اے ہم کو وجود میں لانے والے حسینؑ تم پر ہمارا سلام

اے ہم کو رزق دینے والے حسینؑ تم پر ہمارا سلام

اے ہمارے وارث و ناصر حسین تم پر سلام

اے انسانیت کو زندہ رکھنے والے حسین تم پر سلام

عزائے حسینیؑ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا موسیٰ کاظم جل جلالہ نے فرمایا:

عزائے حسینؑ اعلیٰ ترین عبادت ہے اور اس عبادت کی کوئی حدود نہیں۔ جہاں تک ہو سکے سید الشہداء حسینؑ کے غم میں گریہ و ماتم کرو اگر دوران گریہ و ماتم تمہاری آنکھوں یا جسم سے خون جاری ہو جائے تو اس امر کا ثواب بے حساب ہے۔ غم مولا حسینؑ میں جو آنسو جاری ہوتے ہیں اور ماتمی کے جسم سے جو پسینہ بہتا ہے اس سے ملائکہ خلق ہوتے ہیں۔ یہ ایک ایسی عبادت ہے جو نہ فروع دین ہے نہ اصول دین ہے بلکہ یہ عبادت روح دین ہے۔ عزائے حسینؑ کے بغیر دین کا وجود ہی باقی نہیں رہتا۔ جو شخص صف عزا بچھاتا ہے اور عزاداری حسینؑ برپا کرتا ہے اگر وہ کوئی اور عبادت نہیں بھی کرتا تو اس کی بخشش ممکن ہے مگر اگر کوئی تمام عبادتیں انجام دیتا ہے مگر عزاداری حسینؑ نہیں کرتا تو اس کی ساری عبادتیں بے کار ہیں۔ (حوالہ مدارج حقیقی صفحہ ۱۲۰ اشاعت قم، مولف علی بہشتی)

مدحت مولا علیؑ میں حضرت شاہ حسین لال شہباز قلندرؒ کے چند اشعار

حیدریم قلندرم مستم

بندہ مرتضیٰ علیؑ ہستم

پیشوا تمام رندانم

کہ سگ کوی شیر یزدانم

از مہ عشق شاہ مستم

بندہ مرتضیٰ علیؑ ہستم

من بغیر از علیؑ ندانستم

علیؑ اللہ از ازل گفتم

حیدریم قلندرم مستم

بندہ مرتضیٰ علیؑ ہستم

ترجمہ: حیدری ہوں قلندر ہوں مست ہوں۔ علی مرتضیٰ کا بندہ ہوں۔ میں تمام اولیاء و اصفیا کا پیشوا ہوں مگر اپنی تمام تر عظمت کے باوجود مولا علیؑ کی گلی کا سگ ہوں مولا علیؑ کے عشق کے نشے میں مست ہوں۔ علی مرتضیٰ کا بندہ ہوں۔ میں علیؑ کے سوا کچھ نہ جانتا ازل سے علی کو ہی اللہ کہتا ہوں۔: حیدری ہوں قلندر ہوں مست ہوں۔ علی مرتضیٰ کا بندہ ہوں۔

(حوالہ: دیوان قلندر پاکؒ)

صوفی بزرگ مولوی معنوی روم جن کے کلام کو فارسی زبان میں قرآن کے بعد سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے اور ایران کے تمام علما رومی کے عقاید اور خیالات کو برحق مانتے ہیں۔ رومی کے چند اشعار پیش خدمت ہیں جن سے ان کا عشق مولا علیؑ ظاہر ہوتا ہے۔

حج و نماز است و صیام اللہ مولا نا علیؑ

رازق رزق بندگان مطلوب جملہ طالبان

ماموِ امر کن فکان اللہ مولا نا علیؑ

سلطان بےمثل و نظیر پروردگار ہر ولی وزیر

دارندہ برنا و پیر اللہ مولا نا علیؑ

دارندہ لوح و قلم پیدا کن خلق از عدم

میر عرب فخر عجم اللہ مولا نا علیؑ

ترجمہ: حج، نماز اور روزہ ہیں میرے اللہ میرے مولا نا علیؑ۔ تمام بندوں کے رازق ہیں تمام طالبوں کے مطلوب ہیں۔ امر کن فیا کن کے مالک ہیں میرے اللہ میرے مولا نا علیؑ۔ بےمثال سلطان ہیں بےنظیر پروردگار ہیں۔ ہر ولی اور پیر کے مالک و آقا ہیں میرے اللہ میرے مولا نا علیؑ۔ لوح و قلم کے مالک ہیں انہوں نے ہی خلقت کو پیدا کیا ہے۔ میر عرب ہیں اور عجم کا فخر ہیں میرے اللہ میرے مولا نا علیؑ۔

(حوالہ: مثنوی معنوی روم)

شانِ مولا علی جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا علی جل جلالہ نے فرمایا:

میں خالقوں کا خالق ہوں۔ میں ناسمجھ میں آنے والی عجیب عجیب خلقتوں کو خلق کرنے والا ہوں۔ میں وہ ہوں جس نے اپنے وجود کو خود خلق کیا۔ میں نے ہی تمام ملایکہ اور دنیا کو احسن ترین طور طریقے سے خلق کیا۔ میں اللہ کی موجودگی کا خالق ہوں۔ میں فکر توحید کو کا خالق ہوں۔ میں اللہ کے وجود کی تمام تر دلیلوں کا خالق ہوں۔ میں کہتا ہوں کوئی اللہ ہے تو ہے ورنہ اگر میں کہہ دوں کہ کوئی اللہ ہے ہی نہیں تو دنیا کی کوئی طاقت اللہ کی موجودگی ثابت نہیں کر سکتی۔ میں اسم اللہ کا خالق ہوں۔ اللہ کا کوئی علم اور طاقت ایسی نہیں ہے جو مجھ تک نہ پہنچی ہوں، جو علم میرے پاس نہیں ہے وہ علم یقینی طور پر اللہ کے پاس بھی نہیں ہے۔ جو جو اللہ کے پاس ہے وہ میرے پاس ہے جیسا جیسا اللہ ہے ویسا ویسا میں ہوں۔

(حوالہ بحارالعارف صفحہ ۔ طبع نجف مولف عبدالصمد ہمدانی)

فضایل مولا حسن مجتبیٰ جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا حسن مجتبیٰ جل جلالہ نے فرمایا:

مجھے اللہ نے بے پناہ اختیارات سے نوازا ہوا ہے۔ میں چاہوں تو شمال کو جنوب میں اور جنوب کو شمال میں بدل دوں۔ میں چاہوں تو آسمان کو زمین پہ اور زمین کو آسمان پہ لے جاؤں۔ میں چاہوں تو جنت کو جہنم میں اور جہنم کو جنت میں بدل دوں۔ میں چاہوں تو عرب کو عجم میں اور عجم کو عرب میں بدل دوں۔ میں چاہوں تو مرد کو عورت میں اور عورت کو مرد میں بدل دوں۔ میں اتنا اختیار رکھتا ہوں کہ ایک لمحے میں دنیا کو نیست و نابود کر دوں اور اگلے ہی لمحے میں اس سے زیادہ حسین دنیا قایم کر دوں۔ میں اللہ کے تمام تر جاہ و جلال کا مالک ہوں۔ میں رحمتوں کا امیر اور سردار ہوں۔

(حوالہ جلوہ احسن، صفحہ ۷۷۷، طبع قم مولف احمد حسین کربلائی)

عظمت مولا امام تقی جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا حسن عسکری جل جلالہ نے فرمایا:

جو بھی متقی بننا چاہتا ہے جو بھی تقویٰ حاصل کرنا چاہتا ہے وہ در مولا امام تقی پر سجدہ کرے اور مولا امام تقی سے تقویٰ کی بھیک مانگے۔ مولا تقی تمام تر تقووں کے خالق ہیں اور فرش و عرش کے تمام متقیوں کے ارباب ہیں۔ متقیوں کو رزق تقویٰ فراہم کرنے والی ہستی مولا امام تقی کی ہے۔ تمام عبادتیں، تمام ریاضتیں، تمام حاجتیں در مولا تقی سے ہو کر ہی بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوتی ہیں۔

(حوالہ اسرار تقویٰ، صفحہ ۱۷۶ طبع مشہد مولف آغا حر عاملی)

مناقب آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم سیدہ بی بی زینب جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا محمد باقر جل جلالہ نے فرمایا:

دین الٰہی پر سب سے زیادہ احسان کرنے والی ہستی بی بی زینب کی ہے۔ اللہ کا دین اگر آج جہاں میں سلامت ہے تو وہ کربلا کی وجہ سے ہے اور اگر کربلا زندہ ہے تو بی بی زینبؑ کی وجہ سے۔ اگر بی بی زینبؑ نہ ہوتیں تو نہ ہی آج جہاں میں کربلا زندہ ہوتی نہ ہی آج اسلام کا وجود باقی ہوتا۔ آج اسلام صرف بی بی زینب کی نعلین مبارک کے صدقے میں زندہ ہے۔

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا نقی جل جلالہ نے فرمایا:

حضرت زینبؑ ہماری رازق ہیں۔ حضرت زینبؑ نے ہمیں رزق عزاداری سے نوازا ہے۔ بی بی زینبؑ بیشک خالق عزاداری ہیں۔

(حوالہ مناقب زینبیہ، صفحہ ۱۵۶ طبع نجف مولف زاہد حسن نجفی)

بحر الفضل میں ابوالفضل العباس جل جلالہ کے فضایل

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا تقی جل جلالہ نے مولا عباس جل جلالہ کے فضایل بیان کرتے ہوے فرمایا:

ابوالفضل العباسؑ تو خود تمام تر فضیلتوں کو وجود میں لانے والے ہیں ان کے فضایل بیان کرنا ناممکن ہے۔ عباسؑ اللہ کے تمام تر فضل اور کرم کے مالک ہیں۔ عباسؑ ہی فضل مبین کے خالق اور سردار ہیں۔ کاینات کی تمام تر فضیلتیں عباسؑ کی خلق کردہ مخلوق ہیں۔ تمام فضیلتیں شب و روز در عباسؑ پر سجدہ کرتی ہیں۔ عباسؑ پروردگار فضل ہیں۔

ہم معصومینؑ کے جتنے بھی فضایل ہیں وہ ابوالفضل العباسؑ کے ہی خلق کردہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عباسؑ کا نام ابوالفضل رکھا گیا ہے۔

اے مومنوں! جب بھی زندگی میں کسی مصیبت اور پریشانی میں گھر جاو تو پاکیزہ نیت کے ساتھ ابوالفضلؑ سے مانگنا۔ یقیناً عباسؑ تم پر اپنے فضل و کرم کی بارش کریں گے۔

(حوالہ العباس صفحہ ۱۴۷ طبع نجف۔ مولف ابو اصغر زارع)

شان بی بی سکینہ جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا رضا جل جلالہ نے فرمایا:

سکینہؑ اللہ کی اس گرانقدر رحمت و برکت کا نام ہے جس کو تمام انبیا کی رہنمائی کے لیے نازل کیا گیا۔ مگر ان کا مجسم نزول صرف قلب مولا حسینؑ پر ہوا۔ اللہ نے مولا حسینؑ کی دل کی خوشنودی اور تسکین کی خاطر اپنی سب سے گرانقدر رحمت بی بی سکینہؑ کو نازل کیا۔ سکینہؑ اللہ کے تمام تر سکون اور امن کی خالق اور ضامن ہیں۔ دنیا میں جہاں جہاں چین، امن اور سکون دیکھو سمجھ جاو وہاں کے رہنے والوں سے بی بی سکینہؑ راضی ہیں اور جہاں اشتعال، بے چینی اور اضطراب دیکھو سمجھ جاو ان سے سکینہؑ ناراض ہیں۔

(حوالہ۔ خطبات رضوی جلد ۱ صفحہ ۷۵ طبع مشہد)

مدحت مولا قاسم جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا حسین جل جلالہ نے فرمایا:

اللہ کا تمام تر حسن قاسمؑ میں سمایا ہوا ہے۔ قاسمؑ اللہ کے لطیف ترین حصے سے وجود میں آیا ہے۔ کاینات نے قاسمؑ سے زیادہ لطیف اور حسین ہستی کا کبھی مشاہدہ نہیں کیا۔ اللہ نے اپنے تمام تر حسن اور رعنائی کو قاسمؑ میں اتار دیا ہے۔ قاسمؑ جمال خداوندی کا چلتا پھرتا عکس ہے۔ قاسمؑ کے حسن کی زیارت کرنے کی خاطر روزانہ ہزاروں ملایکہ اور انبیا عرش سے فرش پر آتے ہیں۔

(حوالہ مناقب آل محمد صفحہ ۵۵ طبع قم۔ مولف۔ مجتبیٰ حیدری)

شان مولا زین العابدین جل جلالہ

آیت اللہ العظمی رہبر معظم امام برحق مولا محمد باقر جل جلالہ نے فرمایا:

میرے بابا سجادؑ وہ عابد ہیں جن کی عبادت تمام عبادتیں کرتی ہیں۔ میرے باباؑ وہ سجاد ہیں جن کو خود سجدے بھی سجدہ کرتے ہیں۔ میرے باباؑ وہ قرآن ہیں جن کی تلاوت خود قرآن نازل کرنے والا کرتا ہے۔ میرے بابا سجادؑ باب العبادات ہیں اور کائنات میں ہونے والی تمام عبادتوں کو میرے باباؑ ہی شرف قبولیت بخشتے ہیں۔ میرے باباؑ اللہ کی عبادت کرتے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ خود اللہ بھی میرے باباؑ کی عبادت کرتا ہے۔

فضایل بی بی ام کلثوم جل جلالہ

آیت اللہ العظمی رہبر معظم امام برحق مولا موسیٰ کاظم جل جلالہ نے فرمایا:

ایک روز مجھے پاک سیدہ طاہرہ بی بی زہرا جل جلالہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا بی بی زہراؑ نے مجھ سے فرمایا لوگوں پر واجب ہے کہ جتنا میرا احترام کرتے ہیں اتنا ہی بی بی ام کلثومؑ کا احترام کریں۔ بی بی ام کلثوم جل جلالہ میرے تمام تر اختیارات کی مالک ہیں۔ اللہ کے نزدیک جو درجہ میرا ہے وہی درجہ ام کلثومؑ کا ہے۔ ام کلثوم خدائی اسرار سے اتنی ہی باخبر ہیں جتنی میں باخبر ہوں ام کلثومؑ طہارتوں اور پاکیزگیوں کو خلق کرنے والی بی بیؑ ہیں۔ جس طرح بی بی زینبؑ مولا علیؑ کی بے مثل عکس ہیں ویسے ہی ام کلثومؑ بے مثال تصویر ہیں۔

(حوالہ: گفتار کاظمیہ، صفحہ ۸۲، طبع قم، مولف: محمد ہادی زنجانی)

شان مولا علی اصغر جل جلالہ

آیت اللہ العظمی رہبر معظم امام برحق مولا محمد باقر جل جلالہ نے فرمایا: میں نے مولا حسینؑ سے سنا کہ ایک روز مولا حسینؑ نے معرکۂ کربلا کے لیے اللہ سے امداد کی درخواست کی تو اللہ نے مولا حسینؑ سے فرمایا اے حسینؑ میں کربلا میں تمہاری اس شکل میں مدد کروں گا کہ تم بھی حیران ہو جاؤ گے۔ اللہ نے کہا میں خود کربلا میں آؤں گا اور تمہاری امداد کروں گا۔ مولا باقرؑ فرماتے ہیں جب کربلا میں مولا حسینؑ نے چاہا کہ اللہ ان کی امداد کو آئے تو اللہ نے اپنی تمام تر شان بے نیازی اور اپنی تمام تر معصومیت کے ساتھ علی اصغرؑ کی شکل میں ظہور کیا۔ اللہ نے کربلا میں اصغرؑ کی شکل میں مولا حسینؑ کا ساتھ دیا۔

(حوالہ: علوم عقل صفحہ ۱۰۳، طبع نجف، مولف: صادق الحسینی)

مناقب مولا رضا علیہ السلام

آیت اللہ العظمی رہبر معظم امام برحق مولا حسن عسکری جل جلالہ نے مولا رضاؑ کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا مولا رضاؑ کی ذات اللہ کی شان کریمی کا نمونہ ہے۔ خدا کی تمام تر رحمانیت، کریمی اور شفقت کا محور اور مظہر امام رضاؑ کی ذات ہے۔ اللہ کی تمام تر سلطنتوں کے سلطان واحد کا نام رضاؑ ہے۔ مولا رضاؑ تمام جہانوں کے شہنشاہ اعظم ہیں۔ کائنات میں جو بھی مخلوقات ہماری ولایت پر قائم ہیں ان کی شفاعت کے ضامن مولا رضاؑ ہیں۔ مولا رضاؑ کی رضا ہی دراصل اللہ کی رضا ہے۔

(حوالہ: ضامن اہل صفحہ ۹۰ طبع مشہد، مولف ء کیخزو ماتی)

مدحت مولا باقر علیہ السلام

آیت اللہ العظمی رہبر معظم امام برحق مولا جعفر صادق جل جلالہ نے فرمایا میرے بابا باقرؑ اللہ کے تمام تر علوم کا گنجینہ ہیں۔ تمام خداوندی علوم امام محمد باقرؑ میں سمائے ہوئے ہیں۔ اللہ کی عالمیت کو دیکھنا ہے تو مولا باقرؑ کا مشاہدہ کرو۔ خدا کا تمام علم مولا باقرؑ کی زبان اقدس سے گویا ہوتا ہے۔ کائنات کے تمام علوم مولا باقرؑ کے پروردہ ہیں۔ کوئی ایسا علم وجود نہیں رکھتا جو مولا باقرؑ کا تخلیق کردہ نہ ہو۔ مولا باقرؑ علم کے پروردگار ہیں۔ دنیا کے سارے عالم میرے بابا باقرؑ کے در سے رزق علم حاصل کرتے ہیں۔

(حوالہ۔ انوار صالح صفحہ ۳۰۴ طبع قم، مولف عباس دانشمند)

مقام مولا حسن عسکری علیہ السلام

آیت اللہ العظمی رہبر معظم امام برحق مولا جعفر صادق جل جلالہ سے دریافت کیا گیا کہ معصومینؑ میں سب سے افضل و برتر کون ہے؟ مولا جعفرؑ نے فرمایا تمام معصومینؑ کے درجات اور مناقب برابر ہیں۔ تمام معصومینؑ اتنے ہی بلند ہیں جتنا اللہ بلند ہے۔ مگر ہم سب میں سب سے منفرد اور یگانہ مقام مولا حسن عسکریؑ کا ہے۔ کیونکہ ان کے گھر میں ہماری آخری حجت قائم آل محمدؑ کی آمد ہوگی اور پدر مہدیؑ ہونے کی وجہ سے حسن عسکریؑ کا مقام ہم سب سے جدا ہے۔ حسن عسکریؑ رحمتوں اور برکتوں کا منبع ہیں اور حسن عسکریؑ ہی وہ ہستی ہیں جن کے امر سے مہدیؑ ظاہر ہونگے

(حوالہ: اقوال جعفری صفحہ ۱۶۱ طبع نجف، مولف باقر محمد)

منزلت مولا جعفر صادق علیہ السلام

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا موسیٰ کاظم جل جلالہ سے ایک صحابی نے ان کے پدر بزرگوار مولا جعفر صادقؑ کی سب سے بڑی فضیلت دریافت کی تو مولا کاظم نے فرمایا اللہ اور اس کے رسولؐ میرے بابا کے نام سے مشہور ہونگے۔
صحابی نے پوچھا وہ کیسے؟ مولا کاظم نے فرمایا میرے بابا نے دین محمدی کو کمال بخشا اور اتنا کمال بخشا کہ اللہ نے دین محمدی کو دین جعفریہ میں تبدیل کر دیا۔ اللہ اور رسولؐ بھی دین جعفریہ پر ہی قایم ہیں اسی لیے اللہ اس کا رسولؐ اور ہم تمام معصومینؑ جعفری ہیں۔ اور میرے بابا جعفر صادقؑ کے نام سے ہی مشہور ہونگے۔

(حوالہ: شیعہ مذہب حق، صفحہ ۱۴۷ طبع قم، مولف، بہرام ارجمند)

شان مولا تقی علیہ السلام

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا تقی جل جلالہ نے فرمایا میں عرش اور فرش کے تمام حالات سے واقف ہوں۔ میں اس سے بھی واقف ہوں جو ہو چکا اور میں اس سے بھی واقف ہوں جو ہونے والا ہے۔ میں عالم علم لدنی ہوں، میں مالک علم باطن ہوں۔ میں علم غیب کا عالم اور وارث ہوں۔ میں تمام عالموں پر تصرف رکھتا ہوں۔ کوئی عالم ایسا نہیں جس سے میں واقف نہیں ہوں۔ میں تمام روحانی اور دنیاوی علوم کا عالم ہوں۔ میں اللہ کی قوتوں کا مجموعہ ہوں۔ میں جس کو چاہے ماردوں جس کو چاہے زندہ کر دوں۔ جس کو چاہے جنت سے نوازدوں جس کو چاہے جہنم میں دھکیل دوں۔ میں جہاں میں بولی جانے والی تمام زبانوں کا خالق ہوں۔ دنیا میں جتنی بھی بولیاں بولی جاتی ہیں وہ سب میری تخلیق کردہ ہیں۔ اور میں ہی ان زبانوں کو انسانی ذہنوں پر نازل کرنے والا ہوں۔

(حوالہ: حیات آل محمدؐ، صفحہ ۵۴، طبع قم، مولف، آغا مجد دی)

فضایل مولا موسی کاظم علیہ السلام

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا تقی جل جلالہ نے فرمایا مولا موسیٰ کاظمؑ وہ ہستی ہیں جنہوں نے اللہ کے دین کو مشکل ترین حالات میں سہارا دیا۔ خود زندگی بھر تکالیف واذیت میں رہے مگر دین پر آنچ نہ آنے دی۔ موسیٰ کاظمؑ اللہ اور اس کے دین کے محسن ہیں۔ اللہ نے ان کے احسانات کے بدلے میں انہیں باب الحوائج بنا دیا۔ اب جہاں میں جہاں بھی حاجتیں پوری ہوتی ہیں وہ موسیٰ کاظم کی مرضی سے پوری ہوتی ہیں۔ خود اللہ بھی مخلوق کی کسی حاجت کو پورا نہیں کرسکتا جب تک موسیٰ کاظمؑ کی مرضی شامل نہ ہو۔ مخلوقات جہاں کہیں بھی دعا کرتی ہیں تو وہ دعا موسیٰ کاظمؑ کی بارگاہ میں پیش کی جاتی ہے اور اگر موسیٰ کاظمؑ راضی ہوں تو اس دعا کو مستجاب کیا جاتا ہے۔

(حوالہ: مباحث المومنین، صفحہ ۵۵ طبع نجف، مولف، علامہ عمار الحیدری)

اقرار ولایت علیؑ ہر عبادت میں واجب ہے

دور رسولؐ سے ہی مسلمان اپنی تمام عبادات میں ولایت مولا علیؑ کا اقرار کرتے آئے ہیں۔ تمام عبادات میں اقرار ولایت علیؑ ہر مسلمان پر واجب ہے۔ مگر ہر دور کے ہر نسل مولوی، مفتی اور مجتہد نے ولایت پر حملہ کو اپنی پہلی ترجیح سمجھا اور مختلف حیلوں اور ہتھکنڈوں سے مسلمانوں کو ولایت علیؑ سے دور کر دیا گیا۔ دور رسولؐ سے حکومت عمری تک شیعہ سنی تمام مسلمان اذان، کلمہ اور (تشہد) نماز میں ولایت علیؑ کا اقرار کرتے رہے تھے۔ ولایت علیؑ پر پہلا حملہ تاریخ کے سب سے پہلے مجتہد علم اجتہاد کے خالق عمر بن خطاب نے اپنے دور حکومت میں کیا اور اذان، کلمہ اور (تشہد) نماز سے علی ولی اللہ کی گواہی کو خارج کر دیا۔ اہل سنت کے جید عالم دین ابن حجر عسقلانی اپنی کتاب [illegible] میں لکھتے ہیں کہ دور عمر سے پہلے شیعہ سنی تمام مسلمان اپنی ہر عبادت میں علی ولی اللہ کی گواہی دیتے تھے۔ مگر عمر نے جس طرح اجتہاد کے ذریعے دین کے مختلف حصوں پر حملے کیے اور دین کا حلیہ مسخ کیا ویسا ہی حملہ ولایت علیؑ پر بھی کیا گیا اور مسلمانوں کو اس واجب عبادت سے دور کر دیا گیا۔ ولایت پر پہلا دور عمر میں ہوا۔ ولایت پر دوسرا حملہ یزید نے میدان کربلا میں کیا جہاں یزید لعین نے کہا کہ اے حسینؑ علی ولی اللہ کی گواہی ختم کر دو باقی سب کچھ مجھے منظور ہے کیونکہ اللہ اور رسولؐ کی گواہی تو میں بھی دیتا ہوں۔ اس حوالے سے امام جعفر صادقؑ کا قول بھی موجود ہے جس میں امامؑ فرماتے ہیں کہ کربلا کا مقصد صرف علی ولی اللہ کی بقا تھا۔ کیونکہ اللہ اور رسولؐ پر تو تمام یزیدیوں کا بھی ایمان تھا۔ ہر دور کے منکر عمر اور منافق کو

پریشانی صرف ولایت علیؑ سے ہوتی ہے۔ عمر اور یزید کے اجتہادی حملوں کے بعد تیسرا حملہ مذہب شیعہ کے عقائد پر کیا گیا۔ محبان علیؑ جو ہر دور میں تمام تر مصیبتیں اور تکالیف سہنے کے باوجود ولایت علیؑ پر قائم تھے ان کو ایک سازش کے تحت ولایت سے دور کیا جانے لگا۔ مجتہدوں کی صورت میں مذہب جعفریہ میں عمر اور یزید کی ناجائز اولادوں کو داخل کیا گیا جنہوں نے آہستہ آہستہ اپنے وہابی عقائد مذہب شیعہ میں داخل کرنا شروع کیے اور شیعوں کو بھی ولایت علیؑ سے دور کرنا شروع کیا۔ اس سلسلے میں پہلا حملہ (تشہد) نماز میں علی ولی اللہ کی گواہی کو خارج کر کے کیا گیا۔ جبکہ تمام معصومینؑ اپنی نماز، اذان سمیت اپنی ہر عبادت میں اقرار ولایت علیؑ کو فرض واجب کی حیثیت سے کرتے تھے۔ مستند ترین شیعہ کتب بحار الانوار، فقہ امام رضاؑ، تحفہ احمدیہ، کافی، ولایت، اصول ولایت، تفسیر

عیاشی، تفسیر نور الثقلین، تفسیر برہان، تفسیر صافی سمیت بے شمار کتب میں وہ تشہد موجود ہیں جو معصومینؑ اپنی نماز میں پڑھا کرتے تھے اور ان میں ہمیشہ ولایت علیؑ کی گواہی موجود ہوتی تھی۔ بحار الانوار جلد ۸۲ میں وہ تشہد موجود ہے جو امام جعفر صادقؑ اپنی نماز میں پڑھا کرتے تھے۔ وہ تشہد کچھ یوں ہے: اشہد و انک نعم ال رب و اشہد و انک محمدؐ نعم ال رسول و اشہد و انک علیؑ ابن ابی طالب نعم ال مولا۔ اسی طرح اذان، کلمہ اور دیگر عبادتوں میں بھی ولایت علی کا اقرار فرض ہے۔ علی ولی اللہ مذہب شیعہ کی بنیاد ہے اور ولایت کے بغیر شیعیت کی کوئی حقیقت باقی نہیں رہ جاتی۔ مومنین پر لازم ہے کہ عمر اور یزید کی اولادوں ناصبی، سیستانی یا دیگر تو فروش، یہودی، وہابی، نجس مولویوں کی باتوں میں آ کر اپنی بنیاد ترک نہ کریں۔ کیونکہ امام حقؑ کا قول ہے کہ جب مومنوں کو اقرار ولایت سے روکا جائے گا وہی وقت مومنوں کے امتحان کا وقت ہوگا اور حقیقی مومن وہی ہوگا جو اس کڑے وقت میں بھی ولایت علیؑ پر قائم رہے گا۔ خدا کے نزدیک مومن صرف وہ ہے جو اٹھتے بیٹھتے اقرار ولایت علی کرتا رہے۔ یہی سچے مومن کی شناخت ہے۔ ولایت علیؑ کے اقرار کے بغیر ادا کی گئی ہر عبادت شیطان کی عبادت ہے۔۔۔ اللہ کی لعنت ہو تمام منکران ولایت علیؑ پر۔۔۔ لعنت ہو ہر اس شخص پر جو اپنی نماز، اذان، کلمے یا کسی بھی عبادت میں ولایت علیؑ کا اقرار نہیں کرتا۔

ہر عبادت میں اقرار ولایت علیؑ لازم ہے

میں تقریباً اپنی تمام ہی تصانیف میں اس موضوع پر بات کر چکا ہوں۔ مگر افسوس کا مقام ہے کہ خود کو علیؑ کا شیعہ کہنے والے کچھ نام نہاد شیعہ ولایت علیؑ کو غیر ضروری کہہ کر اس کے انکار میں مصروف ہیں۔ جبکہ تمام معصومینؑ کے واضح احکام موجود ہیں کہ شیعوں پر لازم ہے کہ وہ اپنی ہر عبادت میں اقرار ولایت علی کریں۔ معصومینؑ کے احکامات کی روشنی میں شیعوں پر واجب ہے کہ وہ اٹھتے بیٹھتے ہر مقام پر ہر وقت علیؑ ولی اللہ کا اقرار کریں۔ تمام معصومینؑ نے عملی طور پر بھی تمام عبادات میں ولایتِ علیؑ کا اقرار کیا اور اپنے اصحاب کو بھی اس کی تلقین کی۔

میں یہاں بھی چند روایات، واقعات اور احادیث پیش کر رہا ہوں جن سے ولایت علیؑ کی اہمیت اور ضرورت کا اندازہ ہو سکے گا۔

جب کربلا والوں کا قافلہ لوٹ کر مدینے پہنچا اور وقت نماز ہوا تو سرکاری موذن نے علیؑ ولی اللہ کی گواھی کے بغیر اذان دینا شروع کردی۔ مولا سجادؑ نے فرمایا یہ شیطانی نقاروں کی آواز کہاں سے آرہی ہے؟ مدینے کے لوگ امام زین العابدینؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ارض کیا کہ یزید نے علیؑ ولی اللہ کو غیر ضروری کہہ کر اذان سے خارج کر دیا ہے اور اب یہاں اذان میں ولایتِ علیؑ کی گواھی نہیں دی جاتی ہے۔ مولا سجادؑ نے مولا باقرؑ کو ھدایت کی کہ باقرؑ صحیح اذان دو۔۔۔۔ مولا باقرؑ نے جو اذان دی اس میں علیؑ ولی اللہ شامل تھا۔ لوگوں نے مولا سجادؑ سے دریافت کیا کہ کیا علیؑ کے ذکر کے بغیر اذان درست نہیں ہوتی؟؟؟ مولا سجادؑ نے فرمایا وہ اذان اذان ہی نہیں ہوتی جس میں علیؑ ولی اللہ کی گواھی شامل نہ ہو۔ جب اذان میں علی کا ذکر نہیں ہوتا تو وہ شیطانی نقاروں میں بدل جاتی ہے۔

اذان کے بعد مولا سجادؑ کی امامت میں نماز قایم ہوئی اور اس نماز کے تشہد میں بھی علیؑ ولی اللہ کی گواھی با آواز بلند دی گئی۔(بحوالہ کتاب اکمل العبادۃ صفحہ ۴۳)

حضرت خواجہ مرادؒ نے امام رضاؑ سے دریافت کیا کہ نماز ہم بھی قایم کرتے ہیں اور اغیار بھی نماز قایم کرتے ہیں ہماری اور ان کی نماز میں فرق کیا ہوتا ہے؟؟ مولا رضاؑ نے فرمایا ہمارے شیعوں اور ہمارے دشمنوں کی نماز میں صرف ایک فرق ہوتا ہے اور وہ فرق علیؑ ولی اللہ کا ہوتا ہے۔ عبادات میں ولایتِ علیؑ کی گواھی شیعہ ہونے کی دلیل ہے۔ اگر یہ گواھی نہ ہوتی تو مومن اور منافق کا فرق کبھی نہ ہو پاتا۔ جو عبادتیں ہماری ولایت کی گواھی سے خالی ہونگی اللہ ان عبادتوں کو عبادت گذاروں کے منہ پر دے مارے گا۔(بحوالہ کتاب وظایف الخیر ،صفحہ ۳۱۵)

امام موسیٰ کاظمؑ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور کہا کہ ایک مولوی جو ابوحنیفہ کا مقلد ہے علیؑ ولی اللہ کو غلط قرار دیتا ہے اور ولایتِ علیؑ کے خلاف تبلیغ کرتا ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے؟ مولا کاظمؑ نے فرمایا کے اسے قتل کردو۔ ولایتِ علیؑ کے خلاف بات کرنے والا ہر شخص شر ہوتا ہے اور ایسے افراد واجب القتل ہیں۔ (بحوالہ کتاب مباحث متقین صفحہ ۱۵۱)

اہلسنت کے جید مولوی ابوجلیل حنفی مصری اپنی کتاب شریعت العبادات میں مسلمانوں کی اماں عایشہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ عایشہ نے فرمایا رسول اللہؐ دوران نماز تشہد میں آہستہ آواز کے ساتھ علیؑ ولی اللہ کی گواہی دیا کرتے تھے اور ہم کو بھی تلقین کی کہ آہستہ آواز میں یہ گواہی دیا کرو اور ہم ایسا ہی کرتے تھی۔ پھر غدیر خم میں اعلان ولایت کے بعد رسول اللہؐ نے تشہد میں با آواز بلند علیؑ ابن ابی طالبؑ کی ولایت کی گواھی دینا شروع کردی اور ہم کو بھی حکم دیا کہ اب تم بھی با آواز بلند علیؑ ولی اللہ کی گواھی دیا کرو۔ اور ہم نے ایسا ہی کیا۔(بحوالہ کتاب شریعت العبادات صفحہ ۱۵۶)

اہلسنت کے ہی ایک اور مولوی ابن حجر عسکلانی اپنی کتاب قضاے احروافظ میں لکھتے ہیں کہ رسول اللہؐ کے دور میں اور ابوبکر کے دور حکومت تک تمام ہی مسلمان اپنی نماز، اذان اور کلمے میں علیؑ ولی اللہ کی گواہی دیا کرتے تھے۔۔عمر نے حکومت سمبھالتے ہی ولایت علیؑ کو غیر ضروری قرار دے کر تمام عبادتوں سے خارج کر دیا۔

معصومینؑ نے نماز میں جس تشہد کو پڑھنے کا حکم فرمایا ہے وہ یہ ہے اشہد و انک نعم ال رب و اشہد و انک محمدؐ نعم ال رسول و اشہد و انک علیؑ ابن ابی طالب نعم ال مولا۔ (بحوالہ بحارالانوار جلد ۸۴)

آپ نے ملاحظہ کیا کہ تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ اپنی تمام عبادات میں ولایت علیؑ کی گواہی دیں ۔یہی سنت رسولؐ اور آل رسولؐ ہے۔

توحید الٰہی

میں نے اپنی پچھلی تصنیف مومن کا عقیدہ میں اس بات پر روشنی ڈالی تھی کہ معصومینؑ کی وحدت کو ہی توحید کہا جاتا ہے۔۔۔ معصومینؑ ہی اللہ کا مجسم ظہور ہیں اور ان سے ہٹ کر کوئی اللہ وجود نہیں رکھتا۔۔ معصومینؑ ہی خالق، رازق، معبود، مجود، مالک، رہبر اور رہنما ہیں۔ معصومینؑ ہی فکر توحید اور اسم اللہ کے خالق اور مالک ہیں وہی اللہ کے وجود کی واحد دلیل ہیں۔

لوگ معصومینؑ کو مولا اور ولی تو مان لیتے ہیں مگر نہ جانے کیوں لوگ معصومینؑ کو اللہ کا مجسم ظہور ماننے سے کتراتے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ ہی مولا اور ولی ہے۔

قران میں بھی اس حوالے سے واضح احکامات موجود ہیں

سورہ محمدؐ میں اللہ فرماتا ہے اللہ مومنوں کا مولا ہے اور کافروں کا کوئی مولا نہیں ہوتا۔

قران کی روشنی میں تو مولا کو ہی اللہ کہا جاتا ہے اور اللہ کو ہی مولا کہا جاتا ہے اور جو اس حقیقت سے انکار کرتا ہے اسے کافر کہا جاتا ہے۔ اسی طرح ولی کے بارے میں بھی واضح حکم قران میں موجود ہے۔۔ آیت الکرسی میں اللہ فرماتا ہے اللہ ولی ہے مسلمانوں کا

اور اللہ کون ہے اس سوال کا جواب بھی قران میں موجود ہے۔

آیت الکرسی میں ہی اللہ فرماتا ہے کہ وہ (اللہ) علیؑ العظیم ہے

مولا علیؑ نے اس کی تفسیر میں فرمایا میں ہی علیؑ العظیم ہوں۔

قران نے ہی رب حقیقی کے بارے میں مزید وضاحت کر دی کہ

جب نمرود نے خدائی کا دعوا کیا تو حضرت ابراہیمؑ نے اس سے کہا

اللہ سورج کو مشرق سے لاتا ہے اگر تو رب ہے تو سورج کو مغرب سے لے آ (سورہ بقرہ)

گویا اگر نمرود اللہ ہوتا تو سورج کو مغرب سے بلند کرتا۔ نمرود جھوٹا تھا اس لیے وہ ایسا نہ کر سکا ۔۔دنیا منتظر رہی اس رب حقیقی کے دیدار کے لیے جو سورج کو مغرب سے بلند کرے پھر اللہ نے علیؑ کی صورت نزول فرمایا اور کئی بار ڈوبے ہوے سورج کو مغرب سے بلند کر کے دکھا دیا کہ ابراہیمؑ نے جس رب کی نشاندہی کی تھی وہ کون ہے۔ اور پھر مولا رسولؐ نے غدیر خم میں علیؑ کی معبودیت کا اعلان کر کے دین مکمل کر دیا اور عالمین پر حجت تمام کر دی اور فرمادیا کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے۔ اور اپنے خطبہ غدیر میں ہی مزید وضاحت فرمادی کہ سورہ حمد علیؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ یعنی جو جو سورہ حمد میں ہے وہ علیؑ کی شان اقدس میں ہے ۔یعنی تمام حمد ہے علیؑ اللہ کے لیے جو رب العالمین ہے جو رحمان ورحیم ہے جو مالک یوم الدین ہے۔اور ہم علیؑ کی ہی عبادت کرتے ہیں اور اس ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

اس حوالے سے میں چند اقوال معصومینؑ پیش کر رہا ہوں جن کی روشنی میں حقیقت توحید الہی کو جاننے اور سمجھنے میں آسانی ہوگی۔

آیت اللہ العظمی امام برحق مولا نقی جل جلالہ فرماتے ہیں کہ ہم محمدؐ و آل محمدؐ اللہ کے تمام اسموں کے مالک ہیں ہم اللہ کے تمام رازوں سے آشنا ہیں اور اللہ کے تمام رازوں کے مالک ہیں۔ ہم اللہ کا حصہ ہیں ہمارے درجات اتنے ہی بلند ہیں جتنے اللہ کے درجات بلند ہیں۔ہم اللہ کا ظاہری وجود ہیں ہم ہی اللہ کا باطن ہیں

ہمی ہی اللہ کی عزت ہیں ہم ہی اللہ کی شان ہیں ہم اللہ سے جدا نہیں ہیں ہم اللہ کا بنیادی حصہ ہیں۔

ہم کو اللہ سے الگ تصور کرنے والا منکر مقام خداوندی ہے۔ ہماری رضا ہی اللہ کی رضا ہے۔ ہمارا حکم ہی اللہ کا حکم ہے ہماری ستایش ہی اللہ کی ستایش ہے۔ جتنا اللہ کی عبادت کرنا ضروری ہے اتنا ہی ہماری عبادت کرنا ضروری ہے۔ جتنا اللہ کا ذکر کرنا ضروری ہے اتنا ہی ہمارا ذکر کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ اللہ کا وجود ہم سے ہے۔ ہم سے الگ کوئی اللہ وجود نہیں رکھتا۔ ہم اللہ کو منوانے اور جہاں سے روشناس کرانے والے ہیں (بحوالہ کتاب علوم امامیہ)

آیت اللہ العظمیٰ خالق حقیقی امام متقیان مولا علی جل جلالہ نے فرمایا میں باربار آنے والا ہوں میں باربار کائناتوں میں نازل ہوتا ہوں ۔میں باریوں والا ہوں۔

میں آمدوں والا ہوں میں ہر دور میں آتا ہوں۔ میں ہر دور میں موجود ہوتا ہوں۔ کوئی دور ایسا نہیں گزرا جس میں میں موجود نہیں تھا نہ ہی کوئی دور ایسا آئے گا جس میں میں موجود نہیں رہونگا۔ میں ایک وقت میں بے شمار بشری اور نورانی وجودوں کی صورت میں کائنات میں موجود رہ سکتا ہوں ۔ میں ہمیشہ سے تھا اور ہمیشہ رہونگا میں ہر جگہ ہر دور میں حاضر و موجود رہتا ہوں۔ کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں میں موجود نہیں ہوتا میں انسانوں کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں جہاں جہاں جو جو کچھ ہوتا ہے میں اس سے واقف ہوں اور جو جو ہوتا ہے میری مرضی اور منشا سے ہوتا ہے۔ میری مرضی ہی اللہ کی مرضی ہے میری اطاعت ہی اللہ کی اطاعت ہے۔ میری عبادت کرنا ہی اللہ کی عبادت کرنا ہے۔ میرا ذکر اللہ کا ذکر ہے۔ میری بات اللہ کی بات ہے۔ میرا ہر عمل اللہ کا عمل ہے ۔ میں کائناتوں کا نظام چلانے والا ہوں۔ میں قادر مطلق ہوں میں ہی ذات واجب ہوں۔ میں ہی ہر عبادت کا مرکز محور اور مظہر ہوں۔ (بحوالہ کتب خطبات علویہ، بحر المعارف)

مولاؑ اپنے ایک اور فرمان میں فرماتے ہیں

میں اللہ کے اتنے قریب ہوں کے بعض اوقات اللہ مجھ میں سما جاتا ہے۔ میں اللہ کی پناہ گاہ ہوں۔

میں اللہ کا عزیز ترین گھر ہوں میں اللہ کی توحید کا وارث ہوں اور توحید کا نظام چلانے والا ہوں۔ میں اللہ کی وجودی حقیقت ہوں میں ہی اللہ کی مجسم تصویر ہوں۔ میں اللہ کی الھویت اور وحدانیت کا مالک ہوں۔ میرے بغیر اللہ کی کوئی حقیقت نہیں میں اللہ کے وجود کی دلیل ہوں میں اللہ کے اتنے قریب ہوں کہ اکثر دنیا کو شک ہوتا ہے کہ میں اللہ ہوں۔۔۔ مگر وہ وہ ہے اور میں میں ہوں۔
(بحوالہ کتاب حقیقت تقوی)

مولاؑ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں

میں خالقوں کا خالق ہوں میں نا سمجھ میں آنے والی عجیب عجیب خلقتوں کا خالق ہوں۔ میں وہ ہوں جس نے اپنے وجود کو خود خلق کیا۔ میں نے ہی تمام ملایکہ اور انبیا کو احسن طریقے سے خلق کیا۔ میں اللہ کی موجودگی کا خالق ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ کوئی اللہ ہے تو ہے ورنہ اگر میں کہدوں کہ کوئی اللہ ہے ہی نہیں تو دنیا کی کوئی طاقت اللہ کی موجودگی ثابت نہیں کرسکتی۔ میں اسم اللہ کا خالق ہوں۔ اللہ کا کوئی علم اور طاقت ایسی نہیں ہے جو مجھ تک نہ پہنچی ہو۔ جو علم میرے پاس نہیں ہے وہ یقینی طور پر اللہ کے پاس بھی نہیں ہے۔ جو جو اللہ کے پاس ہے وہ وہ میرے پاس ہے۔ جیسا جیسا اللہ ہے ویسا ویسا میں ہوں۔ (بحوالہ کتاب خطبات علویہ)

ایک بار مولاؑ ممبر سلونی پر براجماں تھے کہ سلمان فارسیؓ نے مولاؑ سے سورہ اخلاص کی تفسیر جاننا چاہی تو مولاؑ نے سورہ اخلاص کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا میں ہوں سورہ اخلاص کی تفسیر حقیقی۔ میں توحید کا جسم ہوں۔ میں ہی قل ھو اللہ احد ہوں۔ میں ہی اللہ الصمد ہوں۔ میں ہی ولم یکن لہ کفوا احد ہوں۔ میں ہی واحد ہوں میں

ہی ایکتا ہوں۔ میں ہی بے مثال و بے نظیر ہوں۔ سورہ اخلاص میری شان میں نازل ہوئی۔ سورہ اخلاص میں جو کچھ ہے میرے بارے میں ہے۔۔۔ مولا کے خطبے کے دوران کسی کم ظرف نے سوال کی کہ سورہ اخلاص میں جس کا ذکر ہے اس کو نہ کسی نے پیدا کیا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے جبکہ ہم تو آپ کے اجداد اور آپ کی آل سے بخوبی واقف ہیں۔

مولاؑ نے جلال میں آ کر فرمایا اے جاہل شخص مجھ کو اور میرے اسرار کو سمجھنا تجھ جیسے ناقص العقل انسان کے بس کی بات نہیں۔ میں تم جیسا بشر نہیں بلکہ عالم بشری کا خالق ہوں۔ میں بار بار مختلف شکلوں میں آتا ہوں۔ میرے جتنے بھی اجداد تھے سب میرا ہی نزول تھے اور میری آل بھی میرا ہی ظہور ہیں۔ میں ہی محمد مصطفیؐ ہوں۔ میں ہی فاطمہ الزہراؑ ہوں۔ میں ہی حسن مجتبیٰؑ ہوں۔ میں ہی حسینؑ ہوں۔ میں ہی زینبؑ و کلثومؑ ہوں۔ میں ہی عبدالمطلبؑ ہوں۔ میں ہی عبدالمنافؑ ہوں۔ میں ہی ہاشمؑ ہوں۔ میں ہی ابوطالبؑ ہوں۔ آنے والے باقی امام بھی میرا ہی نزول ہونگے۔ مجھے سمجھنا ناممکن ہے۔ میں عام انسانوں کی سمجھ میں نہیں آ سکتا۔ کبھی مجھے سمجھنے کی کوشش نہ کرنا مجھے سمجھنے کی کوشش کرو گے تو اپنا آپ بھی بھلا بیٹھو گے۔ کبھی میری کسی بات کو رد نہ کرنا اور کبھی میری ذات پر شک کرنے کی غلطی نہ کرنا ورنہ کافر کی موت مرو گے۔ (بحوالہ کتاب اسرار حق)

خالق دو جہاں نے اپنے ایک اور خطبے میں فرمایا

میں وہ ہوں جس کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں۔ میں ہر چیز کا علم رکھتا ہوں میں لوح محفوظ ہوں میں حب اللہ ہوں اور قلب خدا ہوں۔ میں وہ ہوں جس کے پاس گزشتہ اور آئندہ کا علم ہے۔

آدم کا ساتھی میں ہوں۔ نوح کا مددگار میں ہوں میں ابراہیم کا مونس ہوں۔ بادلوں کو پیدا کرنے والا میں ہوں درختوں پر پتے پیدا کرنے والا

میں ہوں پھلوں کو لگانے والا میں ہوں چشموں کو جاری کرنے والا میں ہوں زمینوں کو بچھانے والا

میں ہوں حق اور باطل میں فرق کرنے والا میں ہوں۔ جنت اور جہنم کا
تقسیم کرنے والا میں ہوں۔ میں صاحب روز قیامت ہوں۔ مجھ کو جھٹلانے والے پر جہنم ہے۔ میں وہ ہوں جس نے تمام نبیوں کو مبعوث کیا میں تمام عالمین کو پیدا کرنے والا ہوں۔ میں وہ ہوں جس نے آسمانوں کو دعوت دی انہوں نے میرا حکم قبول کیا اور وہ وجود میں آ گئے۔ میں سورج کو روشنی دینے والا اور صبح کو طلوع کرنے والا ہوں میں ستاروں کو پیدا کرنے والا ہوں ۔ میں قیامت کو برپا کروں گا ۔ میں مومنین کی نماز، زکوۃ، حج اور جہاد ہوں۔ میں صاحب طور ہوں میں کتاب مستور ہوں۔ میں زندہ کرتا ہوں مارتا ہوں پیدا کرتا ہوں اور رزق دیتا ہوں۔ میں اسم اعظم ہوں میں مشرق سے مغرب تک مخلوق کے اعمال کو دیکھتا ہوں اور ان کی کوئی چیز مجھ سے پوشیدہ نہیں ہے ۔ میں کعبہ اور بیت الحرام ہوں۔ میں ہوں محمد مصطفیؐ میں ہوں علی مرتضیؑ میں ہی غفور و رحیم ہوں۔ (بحوالہ کتاب بحر المعارف)

مولا علیؑ نے اپنے ایک اور خطبے میں فرمایا قرآن میں جہاں جہاں اسم اللہ آیا ہے اس سے مراد میں علیؑ ہوں۔ اسم اللہ میرا ہی پروردہ ہے اور جب بھی جہاں بھی اسم اللہ لیا جاتا ہے اس سے مراد میں علیؑ ہوتا ہوں۔ میں اللہ کی حقیقت ہوں میں۔ ہی اسم اللہ کو وجود میں لانے والا ہوں۔ میں الھویت، وحدانیت، رحمانیت اور ربانیت کا مظہر ہوں۔ ملائکہ میرے نام کی تسبیح کرتے ہیں اور انبیا میرے در پر سجدہ ریز رہتے ہیں۔ میں وقت اور زمانے کا خالق ہوں۔ اس لیے وقت اور زمانے کا اطلاق مجھ پر نہیں ہوتا۔ میں ہر زمانے میں اور ہر وقت موجود ہوتا ہوں۔ میری ذات حاضر و موجود ہے۔ میں تمام عالموں کا خالق ہوں ۔ میں اب تک لاتعداد عالموں کو خلق کر کے فنا کر چکا ہوں۔ اور لاتعداد عالموں کو مزید خلق کر کے فنا کروں گا۔ میں وہ ذات ہوں جس کی اطاعت کرنا ہر مخلوق پر فرض ہے۔ میں پروردگارِ روزِ قیامت ہوں۔ میں ہی توحید کا

معدن ہوں۔

مولا علیؑ کے ان فرامین کی روشنی میں یہ بات واضح ہوئی کہ علیؑ ہی اسم اللہ اور فکر توحید کے خالق ہیں علیؑ ہی اللہ کی موجودگی کے خالق ہیں علیؑ ہی قل ھو اللہ احد ہیں علیؑ ہی الھویت، ربانیت، وحدانیت، رحمانیت اور معبودیت کے مظہر ہیں۔ علیؑ ہی کے دم سے اللہ کا وجود باقی ہے۔ علیؑ ہی خالق، رازق، مالک، رہبر اور رب حقیقی ہیں۔ گویا جسے عرش پر اللہ کہا جاتا ہے اسے فرش پر علیؑ کہا جاتا ہے۔ علیؑ ہی وحدۃ لاشریک ہیں۔ علیؑ ہی زمین پر اللہ کا ظہور ہیں جو مختلف مقامات پر مختلف شکلوں میں ظاہر ہوتے رہے۔ کبھی علیؑ علیؑ کی شکل ظاہر ہوئے تو کبھی علیؑ محمدؐ کی شکل میں ظاہر ہوئے کبھی حسنؑ کی شکل میں ظاہر ہوئے تو کبھی حسینؑ کی شکل میں ظاہر ہوئے علیؑ ہی اللہ کا ظہور بن کر بار بار معصومینؑ کی شکل میں ظاہر ہوتے رہے۔ ہر معصوم علیؑ اللہ کا ہی ظہور تھا اور آج بھی علیؑ مولا امام مہدیؑ کی صورت میں پردہ غیب میں حاضر و موجود ہیں۔ یہ ہے حقیقت توحید۔

معصومینؑ سے ہٹ کر کوئی خدا وجود نہیں رکھتا۔ معصومینؑ میں ہی اللہ پوشیدہ ہے انہی کی معارفت معارفت الٰہی ہے انہی کی وحدت کو توحید کہا جاتا ہے۔ ہر اسم کے لیے جسم کا ہونا ضروری ہے اللہ ایک اسم کی صورت موجود تھا اس نے چاہا کہ وہ پہچانا جائے اس لیے اس نے معصومینؑ کی شکل میں ظہور کیا۔

بہت سے کم ظرف لوگ ایسے ہیں جو معصومینؑ کو کسی نامعلوم خدا کا عبد ثابت کرنے پر تلے رہتے ہیں۔ اب یہ کم ظرف افراد یہ سوال اٹھائیں گے کہ اگر معصومینؑ اللہ کا ظہور تھے تو انہوں نے سجدہ کس کو کیا؟ اس بات کا جواب بھی مولاؑ کے فرامین میں موجود ہے۔ مولا علیؑ فرماتے ہیں میں خود اپنی عبادت کرنے والا ہوں۔ میں خود اپنی ستائش کرنے والا ہوں۔ میں نے عبادت کی تا کہ انسانوں کو عبادت کا ڈھنگ سکھا سکوں ورنہ مجھے عبادتوں کی ضرورت کہاں؟ میں تو عبادتوں

کا خالق ہوں۔ میں نمازوں کا پروردگار ہوں۔ میں مرکز مسجود ہوں۔ دنیا میں جو بھی کہیں بھی سجدہ کرتا ہے وہ دراصل مجھ کو ہی سجدہ کرتا ہے۔(بحوالہ کتاب اسرارالھدایت)

مولاؑ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں عابد بھی میں ہوں اور معبود بھی میں ہوں ساجد بھی میں ہوں اور مسجود بھی میں ہوں۔

مولاؑ کے ان فرامین کی روشنی میں یہ بات بھی واضح ہوئی کہ معصومینؑ نے جب کبھی سجدہ کیا یا کسی بھی قسم کی عبادت کی وہ دراصل انسانوں کو عبادت کا ڈھنگ سکھانے کے لیے تھی۔

معصومینؑ نے ہمیشہ اپنی ہی حقیقت کو سجدہ کیا اپنی ہی عبادت کی۔ اس لیے معصومینؑ کو کسی نا معلوم خدا کا عبد قرار دینا غلط ہے۔

ان حقیقتوں کو پڑھ کر بہت سے لوگوں کے ظرف چھلک پڑے ہونگے۔ بہت سے لوگوں کے سینے مقصری کی آگ سے جل رہے ہونگے۔ بہت سے لوگوں سے معصومینؑ کا فضایل برداشت نہیں ہو رہے ہونگے مگر کوئی جلتا ہے تو جلے مرتا ہے تو مرے میرا کام حقیقت بیان کرنا ہے سو میں حقیقت بیان کرتا رہوں گا۔

یہ سب معارفت کی باتیں ہیں ان باتوں کو ہر کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ مسلمان اب تک ملا، مفتی اور مجتہدوں کے فتوؤں اور توضیح المسایل کی گندگی سے ہی باہر نہیں آئے وہ کیا ان باتوں کو سمجھیں گے۔۔۔

معارفت الٰہی حاصل کرنے کے لیے سلمانؓ جیسے پختہ یقین کی ضرورت ہے شک کے دریا میں غرق مسلمان کبھی معارفت الٰہی حاصل نہیں کر سکتے۔۔۔

القاب معصومینؑ

ایک شخص مولا رضاؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور فرمایا کہ کچھ لوگ آل محمدؐ کے القابات کو اپنے لیے اور اپنے پیشواوں کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟ مولا رضاؑ نے فرمایا ہمارے القاب اللہ کے القاب ہیں اور ان کو کسی انسان کے لیے استعمال کرنا شرک ہے۔ جو القابات ہمارے لیے استعمال ہو چکے ہیں وہ کسی بھی انسان کے لیے استعمال نہیں ہو سکتے چاہے وہ انسان کتنا ہی متقی و پرہیز گار کیوں نہ ہو۔ (بحوالہ کتاب افکار رضوی، صفحہ ۱۸)

(غور فرمایں آج ہر طرف شرک کا بازار گرم ہے کوئ مولوی خود کو امام کہلوا رہا ہے تو کوئ خود کو آیت اللہ کہلوا رہا ہے کوئ خود کو عالم کہلواتا ہے تو کوئ خود کو مولانا کہلواتا ہے کوئ خود کو مولا کہلوا رہا ہے تو کوئ خود کو ولی امر یا حجت الاسلام کہلوا رہا ہے جبکہ یہ تمام القابات معصومینؑ کے ہیں اور ان کو انسانوں کے لیے استعمال کرنا شرک ہے گناہ ہے۔)

نماز میں علیؑ علیؑ

ایک روز رسول اللہؐ مسجد نبوی میں جلوہ افروز تھے کہ حضرت سلمانؓ فارس کے رہنے والے ایک نو مسلم کو لے کر رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوے اور فرمایا یا رسول اللہؐ یہ فارس کا رہنے والا ہے اور عربی زبان سے ناواقف ہے اس لیے اس کو نماز ادا کرنے میں مشکلات پیش آتی ہیں اکثر یہ شخص دوران نماز آیتیں بھول جاتا ہے جس کے نتیجے میں اس کی نماز خراب ہو جاتی ہے۔ مولا رسولؐ نے فرمایا اے فارسی شخص تم جب کبھی نماز میں کچھ بھول جاو یا عربی کے الفاظ ادا نہ کر پاو تو نام علیؑ کا ورد کیا کرو اور یہ ورد کرتے ہوے نماز مکمل کیا کرو۔ علیؑ کا ذکر ہر عبادت کو مکمل اور درست بنا دیتا ہے۔ (بحوالہ کتاب ذکر علیؑ اعلیٰ)

صدق اللہ علیؑ العظیم

عشق علیؑ کے جرم میں حضرت میثم تمارؓ کو جب ابن زیاد کے دربار میں لایا گیا تو ابن زیاد ملعون نے کہا اے میثمؓ علیؑ کا ذکر کرنا اور علیؑ کے دشمنوں پر تبرا کرنا چھوڑ دو ورنہ اس بات کی میں تم کو بہت گھناونی سزا دوں گا۔ حضرت میثمؓ نے مسکرا کر فرمایا چاہے تم مجھے جو بھی سزا دے دو مگر میرے دل سے علیؑ کی محبت کم نہ ہوگی۔ ابن زیاد نے کہا میثمؓ میں تم کو بہت تکلیف دہ انداز میں قتل کروں گا۔۔ میں تمہارے ہاتھ پیر کاٹ دوں گا تمہاری آنکھیں نکال لوں گا اور زبان کھینچ کر تم کو شہر کے بیچ موجود درخت پر لٹکا دوں گا تا کہ لوگ علیؑ سے محبت کا انجام دیکھ سکیں۔ یہ سن کر میثمؓ باآواز بلند ہنسنے لگے ۔۔ابن زیاد نے کہا کیا ہوا میثمؓ ؟؟ کیا اپنے انجام کے بارے میں سن کر دیوانے بن گے ہو؟؟ میثمؓ نے فرمایا نہیں میں تو اپنے مولاؑ کی صداقت اور سچائی پر رشک کر رہا ہوں۔ صدق اللہ علیؑ العظیم۔۔ میرے مولاؑ نے مجھے بہت پہلے ہی خبر دے دی تھی کہ مجھے ایسے ہی مارا جاے گا۔ میرے مولاؑ نے مجھے بتا دیا تھا کہ میں ابن زیاد ملعون کے ہاتھوں مارا جاوں گا۔ میرے ہاتھ پیر کاٹے جایں گے میری آنکھیں نکالی جایں گی اور میری زبان کھینچی جاے گی۔۔۔ ابن زیاد ملعون نے کہا اچھا علیؑ نے ایسا کہا تھا؟؟؟ تو ٹھیک ہے اب ہم تمہارے ہاتھ پیر کاٹیں گے اور آنکھیں نکال لیں گے مگر تمہاری زبان نہیں کھینچیں گے۔ ہمارے اس عمل سے علیؑ کی بات غلط ثابت ہو جاے گی اور لوگوں کا ایمان علیؑ کی صداقت پر سے ہٹ جاے گا۔ میثمؓ نے فرمایا دنیا میں صرف وہ ہوتا ہے جو علیؑ نے فرمایا ہوتا ہے۔ علیؑ کی مرضی کے بغیر دنیا میں کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔ ابن زیاد نے اپنے سپاہیوں کو بلایا اور کہا کہ میثمؓ کو لے جاو اور اسے قتل کر دو اور یاد رہے اس کے ہاتھ پیر کاٹنا اس کی آنکھیں نکال لینا مگر زبان نہ کھینچنا۔۔ ابن زیاد کے سپاہیوں نے ایسا ہی کیا حضرت میثم تمارؓ کے ہاتھ پاوں کاٹ دیے ان کی آنکھیں نکال لیں اور شہر کے بیچ موجود درخت پر ٹانگ دیا اور سوچا خون بہنے سے کچھ دیر میں میثمؓ مر

ہی جائے گا۔ سپاہی جانے لگے تو میثمؒ نے کہا سنو کوفے والو! آؤ میں آج تم کو علیؑ کی وہ فضیلتیں سناتا ہوں جو آج تک تم نے نہیں سنی ہونگی۔۔۔ تم جانتے ہو علیؑ نے مجھے لوگوں کے شجرے جانچنے کے علم سے نوازا ہے۔۔ آؤ میں تم کو علیؑ کے دشمنوں کے شجروں سے واقف کروں۔۔۔ جانتے ہو ابوبکر جس کو اپنا باپ کہتا تھا وہ اس کا باپ نہ تھا۔۔ عمر کی ماں جس شخص کو عمر کا باپ بتلاتی تھی وہ عمر کا باپ نہیں تھا۔ عثمان جس باپ کے نام سے مشہور ہے وہ اس کا اصلی باپ نہیں۔۔۔ معاویہ کے جس باپ سے تم لوگ آشنا ہو وہ معاویہ کا حقیقی باپ نہیں۔۔ آو لوگوں میں تم کو علیؑ کے دشمنوں کے شجروں سے اور ان کی ماؤں کی سیاہکاریوں سے واقف کرتا ہوں۔۔ آؤ میں تم کو بتاتا ہوں کہ علیؑ کے یہ دشمن کتنے بڑے حرامی تھے۔۔۔ ابن زیاد کے سپاہی دوڑے ہوئے ابن زیاد کے پاس پہنچے اور کہا میثمؒ تو وہاں سب دشمنانِ علیؑ کے شجرے کھول رہا ہے۔ ابن زیاد نے کہا جلدی جاؤ جا کر میثمؒ کی زبان کھینچ لو کہیں وہ میرا شجرہ بھی نہ کھول دے۔

ابن زیاد کے سپاہی جیسے ہی میثمؒ کی زبان کھینچنے پہنچے حضرت میثمؒ نے فرمایا صدق اللہ علیؑ العظیم سچا ہے اللہ علیؑ اور اس کی ذات عظیم ہے۔۔ بیشک میرے مولاؑ نے سچ فرمایا تھا۔

(بحوالہ کتاب میثم مرتضوی (سوانح حیات میثم تمارؒ) صفحہ ۱۵۱)

اہمیت عزاداری حسینؑ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم مولا حسن عسکری جل جلالہ نے فرمایا تمام انبیا اور ملائکہ اپنے مناصب پر فائز ہونے سے پہلے ۱۰۰۰۰ سال تک ماتم و عزاداری حسینؑ کرتے رہے۔ یہی ان کی عبادت تھی جس کے بدلے میں اللہ نے ان کو عظیم منصبوں سے نوازا۔ یہ وہ عبادت ہے جس کو انجام دینا اللہ و معصومینؑ پر بھی لازم ہے۔

شان مولا حسینؑ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام جعفر صادق جل جلالہ نے فرمایا کربلا میں مولا حسینؑ کی شہادت دراصل اللہ اور اس کے رسولؐ کی شہادت ہے۔ کربلا میں محمدؐ کے جسم پر خنجر چلایا گیا اور اللہ کا خون بہایا گیا۔ اسی لیے مولا حسین کو ثار اللہ کہا جاتا ہے۔۔ حسینؑ ربانیت اور نبوت کا امتزاج ہیں ۔ اللہ اور محمدؐ جب یکجا ہوتے ہیں تو حسینؑ کہلاتے ہیں۔

(بحوالہ کتاب نور العزا صفحہ ۲۱۵)

شان امام زین العابدینؑ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم مولا امام رضا جل جلالہ نے فرمایا مولا سجادؑ کو زین العابدین اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ مولا سجادؑ مولا حسینؑ کی عبادت کرنے والوں کی زینت ہیں۔ مولا حسینؑ کی عبادت عزاداری حسینؑ ہے اور عابد وہ ہوتا ہے جو مولا حسینؑ کا عزادار ہو۔ اور سجادؑ سے بڑا مولا حسینؑ کا کوئی عزادار نہیں ہے۔ اسی لیے مولا سجادؑ کو عزاداروں کی زینت یعنی زین العابدین کہا جاتا ہے۔ (بحوالہ کتاب معراج امامت صفحہ ۱۷۶)

شان مولا علیؑ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم رسول اللہ جل جلالہ نے فرمایا علیؑ اللہ کا ظرف ہیں۔ علیؑ ہی اللہ کی ذات ہیں۔ علیؑ اللہ کی نشانی ہیں۔ علیؑ اللہ کی پہچان ہیں۔ علیؑ اللہ کا حسب ہیں علیؑ ہی اللہ کا نصب ہیں۔ اللہ علیؑ میں پنہاں ہے۔ جسے اللہ کو تلاش کرنا ہے وہ علیؑ میں اللہ کو تلاش کرے۔ جسے اللہ سے ملاقات کرنی ہے وہ علیؑ سے ملاقات کرے۔ جسے اللہ کا دیدار کرنا ہے وہ علیؑ کا دیدار کرے۔ جسے اللہ کی ستائش کرنی ہے وہ علیؑ کی ستائش کرے۔ جسے اللہ کی تعریف کرنی ہے وہ علیؑ کی تعریف کرے۔ جسے اللہ کی عبادت کرنی ہے وہ علیؑ کی عبادت کرے۔ (بحوالہ کتاب سر الٰہی صفحہ ۲۵۷)

شانِ مولا حسنؑ

آیت اللہ العظمٰی رہبر معظم مولا امام نقی جل جلالہ نے فرمایا مولا حسنؑ رزق کے رب ہیں۔ مولا حسن کی ہی مرضی سے مخلوقات میں رزق تقسیم ہوتا ہے۔ جب تک مولا حسنؑ کی مرضی شامل حال نہ ہو کسی مخلوق تک رزق نہیں پہنچ سکتا۔ ساری مخلوقات اپنا رزق حسنؑ کی بارگاہ سے حاصل کرتی ہیں۔

شانِ مولا محمدؑ

آیت اللہ العظمٰی رہبر معظم مولا امام جعفر صادق جل جلالہ نے فرمایا عالم میں جتنے انوار ہیں سب اسم محمدؑ کے سبب سے ہیں۔ مولا محمدؑ انوار کو نور عطا کرتے ہیں۔ اگر آفتاب روشن ہے تو محمدؑ کی عطا سے۔ اگر مہتاب نورانی ہے تو محمدؑ کے سبب سے۔ ستاروں میں جو روشنی ہے وہ محمدؑ کے صدقے سے ہے اگر محمدؑ نہ ہوتے تو کائنات میں کہیں کوئی روشنی نہ ہوتی اور پورا عالم تاریکی میں ڈوبا ہوتا۔ (بحوالہ کتاب مراتب محمدیہ صفحہ ۱۰۸)

شانِ مولا عونؑ و محمدؑ

آیت اللہ العظمٰی رہبر معظم مولا امام محمد باقر جل جلالہ نے حضرت عونؑ و محمدؑ کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا عونؑ و محمدؑ اللہ کے جلال اور جمال کا نزول ہیں۔ ان دونوں میں بے شمار صفات الٰہی پوشیدہ ہیں۔ عونؑ رحمان ہیں تو محمدؑ رحیم ہیں۔ عونؑ غفور ہیں تو محمد کریم ہیں۔ عونؑ لطیف ہیں تو محمدؑ بصیر ہیں۔ عونؑ و محمدؑ اللہ کی خدائی کا عکس ہیں جن کو دیکھ کر خدائی کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے

(بحوالہ کتاب طفلان کربلا صفحہ ۸۸)

شان مولا علی اکبرؑ

آیت اللہ العظمی رہبر معظم مولا امام زین العابدین جل جلالہ نے فرمایا اکبرؑ محمدؐ کی صورت علیؑ کے اسم اور اللہ کی روح کے مالک ہیں۔ اکبر محمدؐ کی صورت علیؑ کا اسم اور اللہ کی روح لے کر جہاں میں آئے۔ ہم کو جب کبھی اپنے جد مولا محمدؐ یا مولا علیؑ کی زیارت کرنی ہوتی ہم اکبرؑ کی زیارت کرتے۔ اکبر کی زیارت کرنا اللہ علیؑ اور محمدؐ کی زیارت کرنے کے مترادف ہے۔

(بحوالہ کتاب جلوہ محمدی صفحہ ۵۳۱)

نماز میں معصومینؑ

مولا امام جعفر صادقؑ سے دریافت کیا گیا کہ کیا دورانِ نماز معصومینؑ کے نام لیے جاسکتے ہیں؟ مولاؑ جعفر صادقؑ نے فرمایا ہاں! خوبصورتی کے ساتھ ہمارے نام نماز میں لیا کرو۔ ا(من لا یحضر الفقیہ)

شان مولا رضاؑ

حضرت ابا صلتؒ نے مولا رضاؑ کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا میں نے ایک بار مولا رضاؑ کی خدمت میں ارض کیا کہ مولاؑ مجھے اپنی کسی ایسی فضیلت سے آگاہ کریں جس سے میں ناواقف ہوں! مولا رضاؑ نے فرمایا میں اللہ کا عظیم اور عزیز ترین راز ہوں ۔ میں فرش اور عرش کا حاکم ہوں اور ہر چیز پر قادر ہوں۔ میں وہ ہوں جس کے امر سے کاینات حرکت کرتی ہے۔

(بحوالہ کتاب فضایل رضوری صفحہ ۱۶)

شان مولا کاظمؑ

آیت اللہ العظمی رہبر معظم مولا امام موسیٰ کاظم جل جلالہ سے ان کے صحابی مالک بن عبداللہ نے سوال کیا کہ مولاؑ جنت کہاں ہے؟ مولا کاظمؑ نے اپنی نعالین مبارک کی طرف اشارہ کر کے کہا یہ ہے

جنت۔۔۔ مالک بن عبداللہ نے پوچھا جہنم کہاں ہے؟ مولا کاظمؑ نے فرمایا جو اس جنت سے دور ہے وہ جہنم ہے۔ جس نے مجھ سے رجوع کیا وہ جنت میں ہے اور جو مجھ سے دور ہوا وہ جہنم میں ہے۔

(بحوالہ کتاب مباحث المومنین، صفحہ ۵۶۸)

شان مولا جعفر صادقؑ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم مولا امام موسیٰ کاظم جل جلالہ نے فرمایا میرے والد بزرگوار مولا جعفر صادقؑ عبادت گذاروں کے آقا اور سردار ہیں۔ سارے عبادت گذار مولا جعفر صادقؑ کے عبد ہیں۔ کوئی تب تک اللہ کا عبد نہیں ہو سکتا جب تک جعفر صادقؑ کا عبد نہ بن جائے۔

(بحوالہ کتاب حیات آل محمدؐ، صفحہ ۷۰)

شان بی بی زینبؑ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم مولا امام جعفر صادق جل جلالہ نے فرمایا بی بی زینبؑ اللہ کی زینت ہیں۔ انہوں نے اللہ کے دین کو زندگی بخشی۔ انہی نے حقیقت کربلا کو زندہ رکھا۔ بی بی زینبؑ امامت کی محافظ ہیں اور تمام اماموں کی سردار ہیں۔ بی بی زینبؑ کے دم سے ہی اسلام باقی ہے، امامت باقی ہے اور اللہ کا وجود باقی ہے۔

شان مولا محمد باقرؑ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم مولا امام محمد باقر جل جلالہ نے فرمایا میں اللہ کی نعمتوں اور برکتوں کا مالک ہوں۔ جو کوئی مجھ سے محبت رکھے گا اس پر اللہ کی نعمتوں اور برکتوں کے در کھول دیے جائیں گے۔ میری محبت جنت کی کنجی ہے۔ جو کوئی مجھ سے محبت رکھتا ہے اس پر جہنم حرام ہے۔

(بحوالہ کتاب انوار صالح، صفحہ ۴۴)

شان مولا عباسؑ

آیت اللہ العظمی رہبر معظم مولا امام حسین جل جلالہ نے فرمایا پنجتنؑ کی وحدت کو ابوالفضل العباسؑ کہتے ہیں۔ عباسؑ ہم پنجتنؑ کی صفتوں اور فضیلتوں کا مجموعہ ہیں۔

ہم پنجتنؑ اللہ کے راز دار ہیں اور عباسؑ ہمارے راز دار ہے۔ ہم پنجتنؑ اللہ کی حقیقت ہیں اور عباسؑ ہماری حقیقت ہے۔ ہم پنجتنؑ میں اللہ نظر آتا ہے اور ہم عباسؑ میں نظر آتے ہیں۔

(بحوالہ کتاب العباس، صفحہ ۸۸)

شان معصومینؑ

آیت اللہ العظمی رہبر معظم مولا تقی جل جلالہ نے فرمایا ہم محمدؐ و آل محمدؐ نے اس عالم کو خلق کیا ہے ۔۔۔جانداروں کو زندگی بخشی ہے اور رزق عطا کیا ہے ۔ہم ہی مخلوقات کو موت دیتے ہیں اور ہمی ان کو زندہ کرتے ہیں۔ ہم ہر جگہ حاضر و موجود ہوتے ہیں اگر ہم نہ ہوں تو کچھ بھی باقی نہ رہے۔

ہم موت اور زندگی کو تقسیم کرنے والے ہیں ۔ہمارے لیے موت نہیں ہے۔ ہم کبھی مرتے نہیں ہیں نہ ہی کوئی قوت ہمیں مار سکتی ہے۔ ہم انسانوں کی نظروں سے کچھ عرصے کے لیے اوجھل ضرور ہو جاتے ہیں مگر ہم مرتے نہیں۔ ہم کو مرا ہوا تصور کرنا گناہ ہے۔ موت تو صرف ہماری تخلیق کردہ ایک مخلوق ہے جو ہمارے حکم سے کام کرتی ہے۔ (بحوالہ کتاب تحفہائے زرین صفحہ ۱۱۷)

آیت اللہ العظمی رہبر معظم مولا امام جعفر صادق جل جلالہ نے فرمایا نہ ہم نے کسی کو جنا اور نہ ہی ہم کسی سے جنے ہیں۔ اور نہ ہم ماوں کے شکموں میں ہوتے ہیں اور نہ ہی یہ سلسلہ ہم کسی ماوں کے شکموں میں رکھتے ہیں۔ ہم اللہ کے وہ راز ہیں جو بشری پیکروں میں نازل ہوئے ہیں۔۔۔کون ہے جو ہمیں جان سکے؟؟؟ (بحاولہ کتاب بحار الانوار جلد ۴۳)

شانِ بی بی زہراؑ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم خالق حقیقی مولا امام علی جل جلالہ نے فرمایا میں تمام عالمین کا حاکم اور سردار ہوں مگر زہراؑ میری بھی حاکم اور سردار ہیں۔ میں تب تک کوئی عمل انجام نہیں دے سکتا جب تک اس میں زہراؑ کا حکم شامل نہ ہو۔ کائنات میری تعظیم کرتی ہے اور میں فاطمہؑ کی تعظیم کرتا ہوں پورا عالم میری تسبیح کرتا ہے اور میں فاطمہؑ کی تسبیح کرتا ہوں۔ تمام مخلوقات میرے آگے جھکتی ہیں مگر میں زہراؑ کے آگے جھکتا ہوں۔۔۔۔ (بحوالہ کتاب ام التوحید)

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم رسول اللہ جل جلالہ سے حضرت ابوذر غفاریؓ نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہؐ آپ بی بی فاطمہ زہراؑ کی تعظیم میں کیوں کھڑے ہوتے ہیں؟ کیا آپ ان کا بیٹی کی حیثیت سے احترام کرتے ہیں؟ رسول پاکؐ نے فرمایا فاطمہؑ کا احترام کرنا مجھ پر لازم ہے میں زہراؑ کا احترام اس لیے نہیں کرتا کہ وہ میری بیٹی ہیں بلکہ ان کے احترام کی وجہ یہ ہے کہ میں ان کی حقیقت سے کچھ حد تک واقف ہوں۔ فاطمہؑ میرے گھر میں بیٹی بن کر نازل ضرور ہوئی ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ وہی تو مجھ کو نبوت عطا کرنے والی ہستی ہیں۔ میں اسی ذات کا پیغام لے کر ہی تو دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔ مجھ سے پہلے بھی جتنے نبی بھیجے گئے سب فاطمہؑ تابع تھے اور انہی کے احکامات پر عمل کرتے تھے اور میرے بعد آنے والے تمام امامؑ بھی فاطمہؑ کے پروردہ ہونگے اور انہی کے احکامات پر عمل کریں گے۔ حضرت ابوذر نے پوچھا یا رسول اللہ کیا فاطمہ ہی اللہ ہیں؟ رسول اللہؐ نے مسکرا کر فرمایا اللہ تو خود فاطمہؑ کے احکامات کا تابع ہے۔ وہ فاطمہؑ ہی تو ہیں جن کی عبادت خود اللہ بھی کرتا ہے۔ حضرت ابوذر نے فرمایا یا رسول اللہؐ کچھ وضاحت فرمادیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا حقیقت یہ ہے کہ فاطمہؑ کی نعالین پاک کی خاک میں سیکڑوں خدا اپنی تمام تر خدائی کے ساتھ موجود ہوتے ہیں۔ فاطمہؑ توحید کی پروردگار اعظم ہیں۔ فاطمہؑ کی رضا سے اللہ کا وجود قایم ہے۔ جس لمحے فاطمہؑ کی رضایت شامل نہ رہی اللہ کا وجود بھی قایم نہیں رہے گا۔ ۔۔اے ابوذر یہ جان لو کہ فاطمہؑ جسے چاہیں خالق بنادیں جسے چاہیں مخلوق بنادیں، جسے چاہیں افضل بنادیں اور جسے چاہیں کمتر بنادیں۔ کائنات عالم کا تمام تر نظام فاطمہؑ کے ہاتھوں میں ہے۔ جو ہوتا ہے جہاں ہوتا ہے جیسا ہوتا ہے سب فاطمہؑ کی مرضی ومنشا سے ہوتا ہے۔ جو فاطمہؑ کا دل دکھائے گا وہ تباہ و برباد ہوگا اور جو فاطمہؑ کی رضا حاصل کرلے گا اس کو جو مقام عطا ہوگا اس کا انسانی تصور میں آنا ممکن نہیں۔ (بحوالہ کتاب ام التوحید)

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم مولا امام محمد باقر جل جلالہ سے ایک صحابی نے پوچھا کہ مولاؑ جب دنیا کا سارا نظام آپ معصومینؑ کے ہاتھوں میں ہے تو ایسے حالات میں خدا کیا کرتا ہے ؟ کیا خدا کچھ بھی نہیں کرتا؟ مولا باقرؑ نے فرمایا خدا عبادت میں مشغول رہتا ہے۔ صحابی نے پوچھا خدا کس کی عبادت کرتا ہے؟ خدا کون سی عبادت کرتا ہے؟ مولا باقرؑ نے فرمایا خدا سلمانؑ بن کر در زہراؑ کی جاروب کشی کرتا ہے۔ یہی اس کی عبادت ہے۔ (بحوالہ کتاب ام التوحید)

شان محمدؐ و آل محمدؑ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم مولا امام حسین جل جلالہ نے فرمایا ہم آلِ اللہ ہیں اور وارث رسول خدا ہیں۔۔ (بحوالہ کتاب بحار الانوار)

مقصدِ کربلا

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم مولا امام حسن عسکری جل جلالہ سے کسی نے کربلا کا مقصد دریافت کیا تو مولاؑ نے فرمایا کربلا میں علیؑ ولی اللہ کو بچانے کے لیے لا الہ الا اللہ

اور محمدؐ رسول اللہ نے قربانی دی اور شہید ہوئے۔ کربلا کا مقصد صرف ولایتِ علیؑ کو زندہ رکھنا تھا۔

واقعہ کربلا ولایت علیؑ کی معراج ہے۔ (بحوالہ کتاب نور العزا صفحہ ۵)

شان بی بی پاک جل جلالہ

آیت اللہ العظمی رہبر معظم خالق حقیقی رب العالمین امام برحق مولا علی جل جلالہ نے فرمایا میں تمام عالمین کا حاکم اور سردار ہوں مگر زہراؑ میری بھی حاکم اور سردار ہیں۔ میں تب تک کوئی عمل انجام نہیں دے سکتا جب تک اس میں زہراؑ کا حکم شامل نہ ہو۔ کائنات میری تعظیم کرتی ہے اور میں فاطمہ کی تعظیم کرتا ہوں۔ پورا عالم میری تسبیح کرتا ہے اور میں فاطمہؑ تسبیح کرتا ہوں۔ تمام مخلوقات میرے آگے جھکتی ہیں مگر میں زہراؑ کے آگے جھکتا ہوں۔۔۔۔۔۔

آیت اللہ العظمی رہبر معظم رسول اللہ جل جلالہ سے حضرت ابوذر غفاریؓ نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہؐ آپ بی بی فاطمہ زہراؑ کی تعظیم میں کیوں کھڑے ہوتے ہیں؟ کیا آپ ان کا بیٹی کی حیثیت سے احترام کرتے ہیں؟ رسول پاکؐ نے فرمایا فاطمہؑ کا احترام کرنا مجھ پر لازم ہے میں زہراؑ کا احترام اس لیے نہیں کرتا کہ وہ میری بیٹی ہیں بلکہ ان کے احترام کی وجہ یہ ہے کہ میں ان کی حقیقت سے کچھ حد تک واقف ہوں۔ فاطمہؑ میرے گھر میں بیٹی بن کر نازل ضرور ہوئی ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ ہی تو مجھ کو نبوت عطا کرنے والی ہستی ہیں۔ میں اسی ذات کا پیغام لے کر ہی تو دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔ مجھ سے پہلے بھی جتنے نبیؑ بھیجے گے سب فاطمہؑ کے طابع تھے اور انہیؑ کے احکامات پر عمل کرتے تھے اور میرے بعد آنے والے تمام امامؑ بھی فاطمہؑ کے پروردہ ہونگے اور انہی کے احکامات پر عمل کریں گے۔

حضرت ابوذر نے پوچھا یا رسول اللہؐ کیا فاطمہؑ ہی اللہ ہیں؟ رسولؐ نے مسکرا کر فرمایا اللہ تو خود فاطمہؑ کے احکامات کا طابع ہے۔ وہ فاطمہؑ ہی تو ہیں جن کی عبادت خود اللہ بھی کرتا ہے۔ حضرت ابوذر نے فرمایا یا رسول اللہؐ کچھ وضاحت فرمادیں

رسول اللہؐ نے فرمایا حقیقت یہ ہے کہ فاطمہؑ کی نعالین پاک کی خاک میں سیکڑوں خدا اپنی تمام تر خدائی کے ساتھ موجود ہوتے ہیں۔ فاطمہؑ توحید کی پروردگار اعظم ہیں۔ فاطمہ کی رضا سے اللہ کا وجود قایم ہے جس لمحے فاطمہؑ کی رضامندی شامل نہ رہی اللہ کا وجود بھی قایم نہیں رہے گا۔

اے ابوذرؓ یہ جان لو کہ فاطمہؑ جسے چاہیں خالق بنا دیں جسے چاہیں مخلوق بنا دیں جسے چاہیں افضل بنا دیں اور جسے چاہیں کمتر بنا دیں۔ کائنات عالم کا تمام تر نظام فاطمہؑ کے ہاتھوں میں ہے۔ جو ہوتا ہے جہاں ہوتا ہے جیسا ہوتا ہے جب ہوتا ہے سب فاطمہؑ کی مرضی ومنشا سے ہوتا ہے۔ جو فاطمہ کا دل دکھائے گا وہ تباہ و برباد ہوگا اور جو فاطمہؑ کی رضا حاصل کرلے گا اس کو جو مقام عطا ہوگا اس کا انسانی تصور میں آنا ممکن نہیں۔۔۔۔۔۔

آیت اللہ العظمی رہبر معظم امام برحق مولا محمد باقر جل جلالہ سے ایک صحابی نے پوچھا کہ مولاؑ جب دنیا کا سارا نظام آپ معصومینؑ کے ہاتھوں میں ہے تو ایسے حالات میں خدا کیا کرتا ہے؟ کیا خدا کچھ بھی نہیں کرتا؟ مولا باقرؑ نے فرمایا خدا عبادت میں مشغول رہتا ہے۔۔۔ صحابی نے پوچھا خدا کس کی عبادت کرتا ہے؟ خدا کون سی عبادت کرتا ہے؟ مولا باقرؑ نے فرمایا خدا سلمانؓ بن کر در زہراؑ کی جاروب کشی کرتا ہے۔ یہی اس کی عبادت ہے۔

مولا علیؑ نے فرمایا: ہم (محمدؐ و آل محمدؐ) کن فیا کن کے مالک نہیں بلکہ کن فیا کن کے خالق ہیں۔ کن فیا کن کی طاقتوں کا مالک تو ہم اپنے پیاروں کو بنا دیتے ہیں۔

مولا امام سجادؑ نے فرمایا: ہر وہ عبادت شیطان کی پرستش کے برابر ہے جس میں علیؑ ولی اللہ کی گواہی شامل نہ ہو۔

مولا امام رضاؑ نے فرمایا: ہم معصومینؑ کائناتوں میں سب سے عظیم ہستیاں ہیں۔ مگر اگر کوئی ہم سے بھی عظیم اور بلند ہے تو وہ بی بی فاطمہؑ ہیں۔ بی بیؑ تمام معصومینؑ پر حجت ہیں

مولا امام نقیؑ نے فرمایا: حضرت زینبؑ ہماری رازق ہیں۔۔۔ حضرت زینبؑ نے ہمیں رزق عزاداری سے نوازا ہے۔ بی بی زینبؑ بیشک خالق عزاداری ہیں۔

مولا امام جعفر صادق نے فرمایا: جو شخص بھی دین اسلام میں فتوا دیتا ہے وہ ناپاک ولادت کا نتیجہ ہے۔ مذہب اسلام کا فتوا بازی سے کوئی تعلق نہیں۔

مولا امام تقیؑ نے فرمایا ہر وہ شخص جو غیر معصوم ہوتے ہوئے خود کو امام کہلوائے وہ مجسم شیطان ہے۔

مولا امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا: ہم (محمدؐ و آل محمدؐ) بشر نہیں ہیں نہ ہمارا بشری تقاضوں سے کوئی تعلق ہے۔ جو ہم کو اپنے جیسا انسان سمجھتا ہے وہ بد بخت ہے۔

مولا علیؑ نے فرمایا: میں ہی مومن کی نماز، روزہ، حج زکوۃ اور جہاد ہوں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخری زمانے میں میری امت کے سب سے برے لوگ میری امت کے علما ہونگے۔

مولا علیؑ نے فرمایا: میں خدا کے وجود کی واحد دلیل ہوں۔

مولا امام حسن عسکریؑ نے فرمایا: جو شخص بھی قران اور ہماری احادیث سے ہٹ کر اپنی عقل سے فتوے دیتا ہے وہ شیاطین میں سے ہے۔

امام زین العابدینؑ نے فرمایا: جس کسی سے تم نے زرا بھی علم حاصل کیا ہے تم اس کے قیدی ہو۔ اس کا احترام کرو اور اس سے اونچی آواز میں بات بھی نہ کرو۔

مولا علیؑ نے فرمایا: میں ہی مخلوق کو مارتا ہوں میں ہی زندہ کرتا ہوں میں ہی مخلوق کو رزق دینے والا ہوں میں نے ہی کائناتوں کو خلق کیا میں نبیوں کو مبعوث کرنے والا ہوں۔ میں صاحب روز قیامت ہوں۔ میں ہی غفور و رحیم ہوں۔

مولا امام حسنؑ نے فرمایا: ہماری ماں فاطمہؑ کے قاتلوں پر لعنت بھیجنا بہت برتر عبادت ہے اور ہمارے لیے مسرت کا باعث ہے۔

مولا امام محمد باقرؑ نے فرمایا: جو بھی اپنی پرستش کرواتا ہے۔ وہ بھی انسان ہو۔ آگاہ رہو کہ تم سب سے بہتر عبادت کرو۔ جو کوئی شخص کرتا ہے۔ جو کوئی بھی انسان ہو۔ آگاہ رہو دوسرے انسان کو اپنے آگے جھکواتا ہے وہ شیاطین میں سے ہے۔ ایسے افراد سے دوری اختیار کرو یہ ہی تم ہمارے حق کے غاصب ہیں کیونکہ قابل سجدہ کریم شخصیات صرف ہم معصومین کی ہیں۔

معبودِ اعظم خالقِ حقیقی رازقِ عالم مولا علی جل جلالہ کے بارے میں ہمارا عقیدہ

صحیح شیعہ عقیدہ ہے کہ مولا علی جل جلالہ جل شانہ معبود اعظم ہیں۔۔۔ مولا علی جل جلالہ ہی خالق، رازق، مالک ورہبر ہیں۔۔۔ مولاؑ کے سوا کوئی معبود نہیں۔۔۔ مولا علی جل جلالہ کے سوا کوئی خالق، رازق و مالک نہیں۔۔ تمام مومن معبود اعظم خالقِ حقیقی مولا علی جل جلالہ کی ہی عبادت کرتے ہیں اور ان ہی سے مدد طلب کرتے ہیں۔۔۔ جو کوئی مولا علی جل جلالہ کے سوا کسی اور کی عبادت کرتا ہے وہ مومن نہیں ہے۔۔۔ اسی طرح مومن صرف مولا علی جل جلالہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوتے ہیں مولا علی جل جلالہ کے علاوہ کسی اور کو سجدہ کرنا حرام ہے۔۔۔

عزاداریِ مولا حسین جل جلالہ کے بارے میں ہمارا عقیدہ ...

صحیح شیعہ عقیدے کے مطابق عزاداریِ مظلومِ کربلا مولا حسین جل جلالہ جل شانہ اعلیٰ ترین عبادت ہے اور صلوٰۃِ حقیقی ہے۔۔عزادری مولا حسین جل جلالہ سے افضل دوسری کوئی اور عبادت نہیں یہ سب سے بڑی عبادت ہے۔۔۔عزاداریِ مولا حسین جل جلالہ کے بارے میں کوئی بندش یا پابندی نہیں۔۔۔۔عشقِ مولا حسین جل جلالہ میں خون کا پرسہ دینا اور بارگاہ مولا حسین جل جلالہ میں اپنے خون کا نذرانہ دینا عزاداری کی معراج ہے اور عبادت کا اعلیٰ ترین طریقہ ہے۔۔۔جو افراد عزادری پر بندشیں لگاتے ہیں، جو لوگ

عزاداری کے خلاف زبان درازی کرتے ہیں وہ کافر ہیں۔۔۔ہر مومن پر لازم اور واجب ہے کہ وہ تمام زندگی عزاداریِ مولا حسین جل جلالہ میں مصروف و مشغول رہے۔۔

ولایتِ مولا علی جلِ جلالہ کے بارے میں ہمارا عقیدہ۔۔

صحیح شیعہ عقیدے کے مطابق ہر عبادت میں ولایتِ علی جل جلالہ کا اقرار کرنا لازم اور واجب ہے۔۔۔مومن اپنی ہر عبادت میں اقرارِ ولایتِ علیؑ کرکے مولا علی جل جلالہ کے حاکم اور معبودِ حقیقی ہونے کا اعلان کرتے ہیں اور انہی کی بارگاہ میں اپنی عبادات کو پیش کرتے ہیں۔۔۔تمام مومنوں کی نماز، اذان اور کلمے سمیت تمام عبادتوں میں علیؑ ولی اللہ کی گواہی کا شامل ہونا لازم اور واجب ہے۔۔جولوگ اپنی عبادتوں میں ولایتِ علیؑ کی گواہی نہیں دیتے وہ کافر ہیں اور جولوگ ولایتِ علیؑ کے خلاف زبان درازی کرتے ہیں

وہ واجب القتل ہیں۔۔

دوازدہ اماموں کے بارے میں ہمارا عقیدہ

صحیح شیعہ عقیدے کے مطابق ہمارے امام صرف ۱۲ ہیں اور تمام ہی امام معبودِ اعظم مولا علی جل جلالہ کا بار بار ہونے والا ظہور ہیں۔۔ مولا امام علی جل جلالہ، مولا امام حسن جل جلالہ، مولا امام حسین جل جلالہ، مولا امام زین العابدین جل جلالہ، مولا امام باقر جل جلالہ، مولا امام جعفرِ صادق جل جلالہ، مولا امام موسیٰ کاظم جل جلالہ، مولا امام علی رضا جل جلالہ، مولا امام محمد تقی جل جلالہ، مولا امام علی نقی جل جلالہ، مولا امام حسن عسکری جل جلالہ اور مولا امام محمد مہدی

جل جلالہ ہمارے امام ہیں۔۔

ان بارہ اماموں کے سوا ہمارا کوئی امام نہیں ہے۔۔اور جو افراد ان بارہ اماموں کہ علاوہ کسی اور کو امام کہتے ہیں وہ کافر ہیں۔۔۔کسی غیر معصوم کو امام کہنا حرام ہے۔۔۔

فضائلِ معصومین جل جلالہ کے بارے میں ہمارا عقیدہ۔۔

صحیح شیعہ عقیدے کے مطابق ہر مومن پر لازم ہے کہ معصومینؑ کے تمام فضائل و مناقب کو دل و جان سے تسلیم کرے اور ان پر مکمل و پختہ ایمان رکھے۔معصومینؑ کی تمام فضیلتوں کو ماننا ہر مومن پر

واجب ہے۔۔ جو لوگ معصومینؑ کے فضائیل کا انکار کرتے ہیں یا ان پر شک کرتے ہیں وہ مقصر ہیں اور شیعوں سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔۔ کچھ لوگ کہتے کہ ہمیں معصومینؑ کے فضائیل سمجھ نہیں آتے۔۔ معصومینؑ کے حقیقی فضائیل تو ہوتے ہی وہ ہیں جن کو انسان سمجھ نہ پائے۔۔ انسانوں کے ناقص ذہن اور عقلیں معصومینؑ کے حقیقی فضائیل کا احاطہ کرنے سے قاصر ہیں۔۔ معصومینؑ تو ذہنوں اور عقلوں کے خالق ہیں اور خالق کبھی مخلوق کی سمجھ میں نہیں آ سکتا ۔۔ مومنوں پر یہی واجب ہے کہ وہ بغیر کسی سوچ بچار کیے، دلیل و منطق کی ٹامک ٹویاں مارے بغیر معصومینؑ کے تمام فضائیل کو دل و جان سے تسلیم کریں اور ان پختہ ایمان رکھیں۔۔

تقلید کے بارے میں ہمارا عقیدہ...

صحیح شیعہ عقیدے کے مطابق مومن صرف معصومینؑ کی تقلید کرتے ہیں۔۔۔مومنین کے لیے صرف ارشاداتِ قرآنی اور فرامین معصومینؑ حجت ہے۔۔تمام مومن صرف ارشادتِ قرآنی اور فرامینِ معصومینؑ کی روشنی میں اپنی زندگی گزارتے ہیں اور انہی کو حجت مانتے ہیں۔۔

جو افراد کسی غیرِ معصوم کی تقلید کرتے ہیں وہ ہرگز شیعہ نہیں ۔۔

انسانوں کی تقلید کرنا شیعہ عقیدے کے مطابق حرام ہے۔۔۔ جو لوگ انسان ہوتے ہوئے اپنی تقلید کرواتے ہیں وہ کافر اور مقصر ہیں۔۔

القابات معصومینؑ کے بارے میں ہمارا عقیدہ...

صحیح شیعہ عقیدے کے مطابق آیت اللہ، امام، عالم، مولا، مولانا، رہبر، ولی امر مسلمین وغیرہ سب معصومینؑ کے القابات ہیں انہی کے لیے مختص ہیں۔۔ جو لوگ معصومینؑ کے القابات کو اپنے لیے استعمال کرتے ہیں وہ معصومینؑ کے حق پر ڈاکہ ڈالتے ہیں اور غاصبین میں سے ہیں۔۔۔ معصومینؑ کے تمام القابات صرف معصومینؑ کے لیے مخصوص ہیں اور ان کو کسی انسان کے لیے استعمال کرنا حرام ہے۔۔

دشمنانِ معصومینؑ پر تبرا کے بارے میں ہمارا عقیدہ..

صحیح شیعہ عقیدے کے مطابق معصومینؑ کے تمام دشمنوں پر سرِ عام کھلے عام تبرا کرنا ہر مومن پر واجب ہے۔۔۔ معصومینؑ کے دشمنوں ابوبکر، عمر، عثمان، عائشہ، حفصہ، معاویہ، یزید وغیرہ پر لعنت بھیجنا ہر شیعہ کے لیے ضروری ہے۔۔۔ نہ صرف ان دشمنوں پر بلکہ آج کے زمانے کے معصومینؑ کے دشمنوں یعنی مُلاؤں، مولویوں، مجتہدوں، پیشہ ور ذاکروں، باطل حکمرانوں پر تبرا کرنا بھی ہر مومن پر لازم ہے۔۔۔ اسی طرح معصومینؑ کے دشمنوں کے پیروکاروں پر تبرا کرنا بھی ہر مومن پر واجب ہے۔۔۔ جو لوگ معصومینؑ کے دشمنوں پر کھلے عام تبرا نہیں کرتے وہ مومن کہلوانے کے حقدار نہیں ہیں۔

مُلاؤں، مولویوں، مفتیوں مجتہدوں اور پیشہ ور ذاکروں کے بارے میں ہمارا عقیدہ

صحیح شیعہ عقیدے کے مطابق تمام مُلا، مولوی، مفتی، مجتہد پیشہ ور ذاکر اور تمام دین فروش افراد دین حق کے دشمن ہیں اور کافروں میں سے ہیں۔۔ وہ مُلا جو مذہب کی تجارت کرتے وہ دین حق کے دشمن ہیں۔ وہ مولوی جو مال و دولت کی خاطر دین کے چہرے کو مسخ کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ دین حق کے دشمن ہیں۔۔ وہ مفتی جو اپنی عقلِ ناقص کی روشنی میں بے تکی فتوے بازی کرتے ہیں وہ دین حق کے دشمن ہیں۔۔ وہ مجتہد جو معصومینؑ کو چھوڑ کر اپنی تقلید کرواتے ہیں وہ دین حق کے دشمن ہیں۔۔

وہ پیشہ ور ذاکر جو پیسوں کے بدلے مولا حسین جل جلالہ کا ذکر کرتے ہیں اور پیسے لیے بغیر مجالس نہیں پڑھتے وہ دین حق کے دشمن ہیں۔۔۔اس طرح کے تمام افراد پر معصومینؑ نے لعنت کی ہے اور ان کو خارج از دین کہا ہے۔۔۔پیسہ لے کر دین بیچنے والے مُلا دین کی تجارت کرتے ہیں اور پیشہ ور ذاکر پیسہ لے کر دین بیچنے والے مُلا دین کی تجارت کرتے ہیں اور پیشہ ور ذاکر پیسہ لے کر خونِ مولا حسین جل جلالہ کی تجارت کرتے ہیں یہ تمام ہی لوگ بد بخت اور رلا دین ہیں اور ان کا عمل مذہب جعفریہ کی تعلیمات کے خلاف ہے۔۔

باطل پرستی کے بارے میں ہمارا عقیدہ۔۔

صحیح شیعہ عقیدے کے مطابق کسی بھی انسان کی پیروی کرنا، کسی بھی انسان کی تقلید کرنا حرام ہے۔۔ کسی انسان کو اپنا لیڈر ماننا اور کسی بھی انسان کے گروہ میں شامل ہونا بھی حرام ہے۔۔ شیعہ عقیدے کے مطابق کسی بھی انسان کو سجدہ کرنا کسی بھی انسان کے آگے سر کو جھکانا بھی حرام ہے۔۔۔ ہمارے عقیدے کے مطابق مودت صرف اور صرف معصومینؑ کی کی جاسکتی ہے۔۔ مومن صرف معصومینؑ کی پیروی کرتے ہیں انہی کو اپنا رہبر مانتے ہیں اور انہی کو سجدہ کرتے ہیں۔۔ جو لوگ کسی بھی غیر معصوم کو سجدہ کرتے ہیں، جو لوگ انسانوں کی پرستش کرتے ہیں وہ مشرک اور مرتد ہیں۔۔ حقیقی مومن صرف معصومینؑ کی عبادت و پرستش کرتے ہیں۔۔

سیاست کے بارے میں ہمارے عقائد

صحیح شیعہ عقیدے کے مطابق سیاست اور اس سے منسلک تمام اعمال حرام ہیں۔۔سیاسی گروہوں میں شامل ہونا اور کسی انسان کو اپنا لیڈر ماننا بھی مومن پر حرام ہے۔۔اس طرح دنیا میں انسانوں کی بنائ ہوئ تمام حکومتیں ہیں اور یہ سب ناجائز ہیں۔۔دنیا بھر میں انسانوں کی جانب سے کی گئ تمام سرحد بندیاں بھی ناجائز ہیں۔۔ ہمارے عقیدے کے مطابق دنیا کی تمام زمین معصومینؑ کی ملکیت ہیں اور ان پر حکمرانی کا حق صرف معصومینؑ کا ہے۔۔جن لوگوں نے دنیا میں ملکوں کی سرحد بندیاں کیں، جنہوں نے سیاسی نظاموں کے ذریعے باطل حکومتیں قائیم کیں انہوں نے معصومینؑ کا حق غصب کیا اور ناجائز و حرام کام کیا۔۔

قوم پرستی کے بارے میں ہمارا عقیدہ

صحیح شیعہ عقیدے مطابق ہماری صرف ایک قوم ہے اور وہ ہے شیعہ قوم۔۔اس کے علاوہ ہر قسم کی قوم پرستی اور لسانی درجہ بندی حرام ہے۔۔ جو لوگ قوم پرستی اور لسانی درجہ بندی میں ملوث ہیں وہ مومن نہیں۔۔

جمعہ و عیدن کی نمازوں کے بارے میں ہمارا عقیدہ..

صحیح شیعہ عقیدے مطابق جمعہ وعیدن کی نمازیں صرف حاضر امام کی موجودگی میں حاضر امام کی امامت میں ہی ادا کی جا سکتی ہیں۔۔ امام زمانہ جل جلالہ کی غیبت کے زمانے میں جمعہ اور عید کی نماز کسی غیر امام کی امامت میں ادا کرنا غلط ہے۔۔اس طرح حج بھی حاضر امام کی موجودگی میں ہی ادا ہو سکتا ہے حج کے موقع پر حاضر امام کی زیارت کرنا واجب ہے۔۔۔ابھی جبکہ امام زمانہ غیبت میں ہیں اس لیے اس زمانے میں حج ممکن نہیں۔۔

اتحاد بین المسلمین کے بارے میں ہمارا عقیدہ...

صحیح شیعہ عقیدے کے مطابق ابوبکر، عمر اور عثمان کو خلیفہ ماننے والے اور ان کے پیروکار یعنی سنی واجب القتل کافر ہیں اور ان سے دوستی یا اتحاد کرنا حرام ہے۔۔سنی نجس العین ہیں اور ان سے دوستی رکھنا یا ان سے رشتہ رکھنا یا کسی بھی قسم کا تعلق بنانا غلط اور ناجائز ہے۔۔ تمام سنی، وہابی، دیوبندی، نجدی معصومینؑ کے دشمن ہیں اور ان سے دوستی رکھنے والے بھی معصومینؑ کے دشمن ہیں۔۔

شعار اللہ کے بارے میں ہمارا عقیدہ۔۔

صحیح شیعہ عقیدے کے مطابق معصومینؑ سے منسوب علَم، ذوالجناح، شبیہ، زیارات وغیرہ شعار اللہ ہیں۔۔ معصومینؑ سے منصوب اُن کی نشانیاں ہیں اور ان سب کا عقیدت واحترام کرنا ہر مومن شیعہ پر واجب ہے۔۔۔ جو افراد شعار اللہ کا احترام نہیں کرتے یا شعار اللہ کے خلاف زبان درازی کرتے ہیں وہ تمام لوگ دشمنِ دین ہیں اور کافر ہیں۔۔

تقیہ کے بارے میں ہمارا عقیدہ

عام طور پر یہ خیال عام کر دیا گیا ہے کہ منافقت کے ذریعے اپنے مذہب اور عقائید کو چھپانے کا نام تقیہ ہے۔۔۔جبکہ یہ سراسر غلط خیال ہے۔۔۔چند منافقوں اور خوف زدہ لوگوں نے اس قسم کے خیالات کو عام کیا ہوا ہے۔۔۔منافقوں کا کہنا ہے کہ جب حالات ناسازگار ہوں اور مارے جانے کا خطرہ ہو تو اپنے مذہب اور عقیدہ کو چھپا لینا چاہیے اور اس عمل کو منافقین تقیہ کا نام دیتے ہیں۔۔
جبکہ درحقیقت یہ عمل تقیہ نہیں سراسر منافقت ہے۔۔معصومینؑ نے کبھی اس قسم کی منافقت کی تعلیم نہیں دی معصومینؑ نے کبھی بھی اپنے شیعوں کو اس بات کا حکم نہیں دیا کہ وہ اپنے عقیدے اور مذہب کو

چھپا لیں، سنیوں کی طرح زندگی گزاریں اور خوف زدہ ہو کر بیٹھ جائیں۔۔۔معصومینؑ کا کوئی غلام کوئی صحابی کبھی بھی اپنے عقائد کو چھپا کر خوف زدہ ہو کر گھر میں نہیں بیٹھا۔۔معصومینؑ کے تمام غلاموں اور صحابیوں نے سرِ عام اپنے عقائد کا اظہار کیا اور اسی وجہ سے ان پر ظلم ڈہائے گئے اور انہیں شہید کیا گیا۔۔درحقیقت تقیہ نام ہے صاحبِ اختیار ہوتے ہوئے کسی خاص پوشیدہ تدبیر کے تحت اپنے مفاد کے لیے اپنے اختیارات کو استعمال نہ کرنے کا۔۔۔ تقیہ کا سب سے بڑا نمونہ کربلا ہے۔۔۔مولا حسین جل جلالہ اتنے با اختیار تھے کہ اگر چاہتے تو پلک جھپکنے سے پہلے یزیدی لشکر کو تھس نھس کر دیتے مگر خاص پوشیدہ تدبیر کے تحت مولا حسین جل جلالہ نے تقیہ کیا اور شہادت کو قبول کیا۔۔

تقیہ وہ ہے جو مولا علی جل جلالہ نے کیا۔۔۔ مولا علی جل جلالہ مے معبود و مسجود ہوتے ہوئے خود مجسم اللہ ہوتے ہوئے خاص پوشیدہ تدبیر کے تحت انسانوں کو عبادت کا ڈھنگ سکھانے کے لیے سجدہ کر کے دکھایا۔۔ یہ ہے تقیہ! تقیہ وہ عمل ہے جس کو صرف معصومؑ ہی انجام دے سکتا ہے یہ کسی غیر معصوم کے بس کی بات نہیں۔۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کچھ غلامِ علی کے بارے میں.....!

مولفِ بے مثال، مصنفِ باکمال، شاعرِ بےنظیر، وکیل اسرارِ ولایتِ علیؑ، واقفِ فضایل معصومینؑ، مقلدِ نعالین محمدؐ وآل محمدؐ، خادمِ فرش عزا معروف محقق واسکالر، ناشرِ تبرا غلامِ علی ۳ نومبر ۱۹۸۸ کو کراچی پاکستان کے ایک معروف مذہبی وسیاسی گھرانے میں پیدا ہوئے۔۔ ابتدائی تعلیم کراچی میں ہی حاصل کی پھر حصول علم کے لیے ہجرت کی اور ایران چلے گئے۔۔مشھدِ مقدس اور قم میں زیرِ تعلیم رہے۔۔۔

مولاؑ نے شروع سے ہی غلامِ علی کی رہنمائی فرمائی اور انہیں صراطِ مستقیم پر قایم رکھا اور عقیدۂ حق عطا فرمایا۔۔غلامِ علی نے جب عقیدۂ حق کا پرچار شروع کیا تو ہر طرف سے منکروں اور مقصروں کی جانب سے اُن کے اپنے بعض خاندان والے اور قریبی افراد بھی اُن کے دشمن ہوگئے۔۔غلامِ علی نے باطل پرست اور منافق سماج اور اپنے خاندان سے بغاوت کی اور عقیدۂ حق کا پرچار کرتے رہے۔۔۔غلامِ علی کی اب تک متعدد کتب شایع ہوچکی ہیں۔۔۔ان کتابوں میں غلامِ علی نے ان فضایلِ معصومینؑ کو شامل کیا ہے جن کو مقصر مولوی چھپاتے تھے۔۔۔غلامِ علی وہ واحد رایٹر ہیں جنھوں نے اپنی کتابوں میں کھل کر محمدؐ وآل محمدؐ کے دشمنوں پر تبرا کیا، ولایتِ مولاعلی جل جلالہ کی صحیح معنوں میں وکالت کی اور ہر باطل پرست مقصر قوت کی مذمت کی۔۔غلامِ علی کا دلبرانہ اور جرءتمندانہ اندازِ حق گوئی دیکھ کر باطل پرست، مقصر، منکر اور منافق قوتیں غلامِ علی کی دشمن ہوگیں۔۔

حرام خور ملا، مولوی اور مجتہد اور ملاؤں، مولویوں اور مجتہدوں کے پوجاری غلام علی کی مخالفت میں ہر حد سے تجاوز کر گئے باطل پرستوں نے پاکستان کے کئی مقامات پر متعدد بار غلام علی پر جانی حملے کیے۔۔۔غلام علی کے ہمدردوں کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔۔۔ظالموں نے غلام علی کی کتب کو سر عام نذر آتش کیا مختلف طریقوں سے غلام علی کو اذیتیں پہنچائی گئیں۔۔۔مگر ظالم منکر، مقصر اور منافق افراد غلام علی کو کمزور اور پسپا نہ کر سکے اور غلام علی نے حق کا پرچار جاری رکھا۔۔

آخر کار غلام علی کے دشمنوں نے ایک گھناونی چال چلی اور ۲۱ مارچ ۲۰۱۲ کو زندان میں قید کروادیا۔۔۔غلام علی پر فضائل معصومینؑ کے دشمنوں پر تبرا کرنے کا کیس بایا گیا۔۔۔یہ الزامات بیشک غلام علی کے لیے باعثِ فخر ہیں۔۔۔جیل میں بھی غلام علی پر بدترین تشدد و ظلم کیا گیا۔۔۔غلام علی کو وہ اذیت پہنچائی گئی جس کا بیان ناممکن ہے۔۔۔مگر غلام علی ہر مقام پر ثابت قدم رہے اور مولاؑ کی مدد ہر لمحہ ان کے شاملِ حال رہی۔۔۔غلام علی نے ہار نہیں مانی اور زندان میں رہتے ہوئے بھی عقیدۂ حق کا پرچار کرتے رہے۔۔۔

ہم بارگاہ محمدؐ و آل محمدؐ میں دعا گو ہیں کہ محمدؐ و آل محمدؐ غلام علی کے عزم و حوصلے میں اضافہ فرمایں ان کی مشکلات کو ختم فرمایں اور ان کو راہِ حق پر ثابت قدم رکھیں۔۔۔آمین یا علیؑ رب العالمین

ناشرِ تبرا غلام علی کی دیگر معرکۃ الارا کتب کی فہرست

۱۔ مودتِ معصومینؑ
۲۔ مودتِ معصومینؑ (۲)
۳۔ یدالفضل
٤۔ مرگ بر مقصرین
۵۔ مومن کا عقیدہ
٦۔ فیضانِ ولایت
۷۔ اسیرِ ناموسِ تبرا
۸۔ ناموسِ رسالت اور مسلمان
۹۔ عقائدِ جعفریہ
۱۰۔ ھے عجز بندگی کے علیؑ کو خدا کہوں (جلد ۱)
۱۱۔ لمحہ فکریہ
۱۲۔ معراج العزا
۱۳۔ گنجینۂ مودت
۱٤۔ قندیلِ معرفت
۱۵۔ تذکرۂ حق
۱٦۔ Blasphemy And Muslims
۱۷۔ فضائلِ حیدری
۱۸۔ عظمتِ نادِ علی
۱۹۔ جو مجھ پر بیتی
۲۰۔ معدنِ سخا
۲۱۔ کلماتِ حق
۲۲۔ فضلِ ذوالجلال
۲۳۔ شمعِ عشق
۲٤۔ عقیدے کی جنگ
۲۵۔ عرش
۲٦۔ اعتقاداتِ شیعہ
۲۷۔ علی اللہ (جل جلالہ جل شانہ)
۲۸۔ ھے عجز بندگی کے علیؑ کو خدا کہوں (جلد ۲)
۲۹۔ ضامنِ توحید
۳۰۔ سکونِ عالمین
۳۱۔ ضربِ مختار
۳۲۔ سلطانِ واجد
۳۳۔ ابوالاسلام
۳٤۔ جامِ انوار
۳۵۔ رب العزا
۳٦۔ بوسۂ ماتم
۳۷۔ توحید در زندان
۳۸۔ انا عبد علی المرتضیٰ
۳۹۔ مسکنِ نبوت و ولایت
٤۰۔ محمد علیؑ
٤۱۔ گوہرِ ولایت
٤۲۔ Divine Reality of Welayat E Mutliqa
٤۳۔ رب النبیا

دنیا بھر میں غلام علی کی کتب انٹرنیٹ پر اس ویب سائٹ پر پڑھی جا سکتی ہیں

www.Twiitter.com/Ghulamealibooks